بانی ومہتمم :مفتی محمد رضا قادری نقشبندی مصباحی خلیفہ حضور شیخ العالم وسربراہ اعلیٰ علما کونسل نیپال
بفیض روحانی : مجمع الفضائل والبرکات،مظہر کمالات امام ربانی حضور شیخ العالم مولانا شاہ احمد رضا نقشبندی دامت برکاتہم العالیہ
قیادت :قائد ملت نیپال حضرت مولاناالحاج سید غلام حسین مظہری مرکزی صدر علما کونسل نیپال

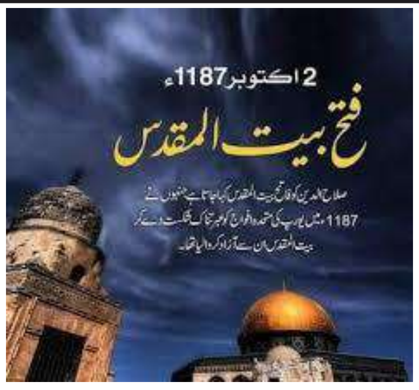

نیپال اردو ٹائمز

Nepal Urdu Times

Weekly
The NEPAL URDU TIMES

چیف ایڈیٹر: عبدالجبار علیمی نظامی

جلد نمبر1
VOL:(1)

شمارہ نمبر 57
ISSUE (57)

weeklynepalurtutimes@gamil.com | 10 صفحات | ۲/اکتوبر/۲۰۲۵ مطابق ۹/ربیع الثانی ۱۴۴۷ھ ۱۶ گتے اسوج ۲۰۸۲ بروز جمعرات

اسرائیلی فوج کا غزہ کیلئے امداد لے جانے والے قافلہ پر حملہ

لندن: (ایجنسیز) اسرائیلی فوج نے غزہ کیلئے امداد لے جانے والے گلوبل صمود فلوٹیلا پر حملہ کر دیا ہے۔ فلوٹیلا کے منتظمین کے مطابق اسرائیلی اہلکار قافلے میں شامل ایک جہاز میں داخل ہوگئے ہیں اور تمام ارکان کو اسرائیلی فوجیوں نے حراست میں لے لیا ہے۔ فلوٹیلا پر موجود افراد کے مطابق اسرائیلی فوج نے 'الما' اور 'سائرس' نامی کشتیوں کو گھیر لیا ہے۔ اس سے قبل گلوبل صمود فلوٹیلا کے منتظمین نے اعلان کیا تھا کہ انہوں نے اپنے جہازوں پر ہنگامی حالت نافذ کر دی ہے۔ اسرائیلی بحریہ کی جانب سے جاری کی گئی ویڈیو میں اسرائیلی فوج کی جانب سے فلوٹیلا کو ریڈیو کے ذریعے خبردار کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ اسرائیلی فوج کی جانب سے فلوٹیلا کو کہا گیا ہے کہ اگر وہ غزہ کو امداد پہنچانا چاہتے ہیں تو اپنا رخ اشدود کی بندرگاہ کی جانب موڑ لیں جہاں سے امداد کو غزہ پہنچا دیا جائے گا۔ اسرائیلی وزارت خارجہ کی جانب سے بھی کہا گیا ہے کہ اسرائیلی فوج فلوٹیلا تک پہنچ گئی ہے اور فلوٹیلا کو راستہ تبدیل کرنے کا کہا جارہا ہے، اسرائیلی فوج نے خبردار کیاہیکہ فلوٹیلا وار زون میں داخل ہو رہا ہے۔ فلوٹیلا کی اسٹیئرنگ کمیٹی کے رکن تیاغو اویلا نے اپنے جہاز سے بھیجے گئے ایک آڈیو پیغام میں کہا کہ ہم اپنے مشن کے ایک فیصلہ کن مرحلے پر پہنچ رہے ہیں۔ اس وقت ہم ان (اسرائیل) کی فوجی ناکہ بندی کے قریب بڑھ رہے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ اسرائیلی جہازوں کی ایک بڑی تعداد یہاں موجود ہے، جو اسرائیلی وزارتِ خارجہ اور میڈیا کی اُن اطلاعات سے مطابقت رکھتی ہے جن میں کہا گیا تھا کہ آج رات ہمارے اس مشن کو غیر قانونی طور پر روکا جائے گا، حالانکہ ہمارا مقصد محاصرہ توڑنا اور ایک انسانی راہداری قائم کرنا ہے۔ فلوٹیلا پر موجود عرب صحافی کے مطابق کم از کم 12 مشتبہ اسرائیلی جہاز ان سے تقریباً 4 بحری میل کے فاصلے پر ہیں، تاہم یہ واضح نہیں ہے کہ یہ جہاز کس رفتار سے بڑھ رہے ہیں یا صرف فلوٹیلا کو روکنے کے لیے رکاوٹ کے طور پر کھڑے ہیں۔ عرب میڈیا کے مطابق اس سے قبل گلوبل صمود فلوٹیلا نے اپنی ویب سائٹ پر بتایا ہے کہ بیڑہ اس وقت غزہ سے 118 بحری میل کے فاصلے پر ہے، جو اس مقام سے صرف 8 میل دور ہے جہاں جون میں امدادی جہاز 'میڈلین' پر اسرائیلی فوج نے قبضہ کر لیا تھا۔ ترک خبر رساں ادارے سے فلوٹیلا کے ایک جہاز پر موجود کارکن زین العابدین اوزکان نے بتایا کہ رات بھر فلوٹیلا کے اوپر ڈرونز کی پروازیں جاری رہیں

الجزیرہ کے مطابق اسرائیلی بحریہ نے اس وقت تک 15 کے قریب کشتیوں پر قبضہ کر لیا ہے جن پر درجنوں کارکنان اور صحافی سوار تھے، جن میں "الجزیرہ مباشر" کی صحافی حیات الیمانی بھی شامل ہیں۔ اسرائیلی میڈیا کے مطابق باقی کشتیوں پر بھی کنٹرول کا سلسلہ جاری رہے گا۔ الصمود قافلہ جو سرزمین انبیاء کی جانب رواں دواں ہے اس قافلے میں 44 ممالک کے 497 افراد شامل ہیں۔ سب سے زیادہ شرکاء رکھنے والے ممالک:

ترکی: 56 اسپین: 49 اٹلی: 48 تیونس: 28 ملیشیا: 27 یونان: 26 امریکا: 22 جرمنی: 19 الجزائر: 17 آئرلینڈ: 16 برطانیہ: 15 برازیل: 14 فرانس: 33 پاکستان: 4۔۔۔۔۔

جنریشن زی نئی پارٹی بنا کر الیکشن میں حصہ لے گی: سوڈان گرونگ

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبدالقادر اویسی
کاٹھمانڈو

جنریشن زی مہم چلانے والے سوڈان گرونگ نے کہا ہے کہ جنریشن زی نسل نئی پارٹی بنائے گی اور انتخابات میں حصہ لے گی۔ سشیلا کارکی کی قیادت والی عبوری حکومت نے 21 فروری کو ایوان نمائندگان کے انتخابات کا شیڈول بنایا ہے۔ گرونگ نے کہا کہ ایک نئی پارٹی الیکشن میں حصہ لے گی۔ انہوں نے یہ نہیں بتایا کہ پارٹی کا نام کیا ہوگا۔ جب پرائم ٹی وی کے صحافی رشی دھمالا نے سوال کیا کہ کیا جنریشن زی نسل نئی پارٹی شروع کر کے انتخابات میں حصہ لے گی، سوڈان نے کہا، ہاں، ہمیں یہ دکھانا ہے کہ ہم ایک نیا نیپال کیسے بنا سکتے ہیں اور یہ دکھانا ہے کہ ہم قابل ہیں۔ سوڈان گرونگ نے یہ بھی کہا کہ وہ ابھی تک کاٹھمانڈو میٹروپولیٹن سٹی کے میئر بالندر شاہ سے نہیں ملے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگرچہ بالندر نے امیدیں پیدا کی ہیں کہ وہ آزادانہ طور پر لڑ سکتے ہیں اور جیت سکتے ہیں لیکن وہ انہیں ذاتی طور پر نہیں جانتے۔ انہوں نے کہا، ہر نیپالی کو ان لوگوں کی حمایت کرنی چاہیے جو اچھا کام کرتے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ بلند ذ شاہ، کلمان گھیسنگ اور ہارک سمپانگ کو شامل کرنے کی کوششیں کی جارہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کلمن گھیسنگ نے یہ بھی کہا ہے کہ وہ پارٹی شروع کریں گے، انہیں بھی شامل کرنا تھا، جب مقصد ایک ہی ہے تو راستے الگ کیوں کریں۔ اگر وہ سب وزیر اعظم بننا چاہتے ہیں تو میں چھوڑنے کو تیار ہوں، لیکن ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم انہیں اکٹھا کریں۔ ان کا کہنا تھا کہ وہ چاہتے ہیں کہ ملک کے حالات بدلیں، چاہے کوئی بھی وزیر اعظم کیوں نہ ہو

عام انتخابات کے انعقاد کے لیے تمام جماعتوں کا تعاون ضروری ہے: صدر پوڈیل

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبدالقادر اویسی
کاٹھمانڈو

صدر رام چندر پوڈیل نے تمام لوگوں پر زور دیا ہے کہ وہ عوام کی نمائندہ پارلیمنٹ اور حکومت کے تسلسل کے لیے وقت پر طے شدہ انتخابات کو مکمل کر کے تحمل کا مظاہرہ کریں۔ سموار کو بڑھا دشین تہوار کے موقع پر نیک خواہشات کا پیغام جاری کرتے ہوئے صدر رام چندر پوڈیل نے 21 فروری کو مقررہ ایوان نمائندگان کے انتخابات کو مکمل کرنے کے لیے سب کے تعاون کی ضرورت کی نشاندہی کی۔ انہوں نے کہا کہ میں دعا کرتا ہوں کہ دیوی درگا بھوانی ملک میں پیدا ہونے والے تمام مسائل بشمول ملک میں پیدا ہونے والے غیر معمولی حالات اور انسانی نقصانات کے ساتھ ساتھ حکومت، اداروں اور نجی شعبوں میں ہونے والے جسمانی اور دیگر نقصانات کو حل کرنے اور مقررہ وقت پر انتخابات کے انعقاد کے لیے طاقت فراہم کرے گی، اور اس حکومت کے تسلسل اور عوام کی نمائندہ حکومت کے تسلسل اور پارلیمان کے تسلسل کے لیے ہر کسی کو ضروری مدد اور تعاون فراہم کرے گی۔ اور پوری قوم کی فلاح و بہبود، ملک میں خوشی، امن، استحکام، گڈ گورننس اور خوشحالی کے لیے مبارکباد کا پیغام دیا۔ انہوں نے کہا کہ دشین کو باطل پر حق کی فتح کا تہوار بھی سمجھا جائے گا، صدر رام چندر پوڈیل نے کہا کہ انہیں یقین ہے کہ یہ تہوار معاشی خوشحالی، سماجی اتحاد، باہمی ہم آہنگی اور بھائی چارے کے ساتھ انصاف اور مساوات کے ساتھ اپنے اپنے شعبوں میں تمام نیپالیوں کو فروغ دینے میں معاون ثابت ہوگا۔

نیپال پولیس میں اپلائی کرنے والوں کے لئے اچھا موقع، 1594 نئی بھرتیوں کا اعلان

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبدالقادر اویسی
کاٹھمانڈو

नेपाल सरकार
गृह मन्त्रालय
नेपाल प्रहरी प्रधान कार्यालय
(मानवस्रोत विकास विभाग, वृत्ति विकास महाशाखा, भर्ना छनौट शाखा)
नक्साल, काठमाडौं ।
नयाँ भर्ना सम्बन्धी सूचना !!!

نیپال پولیس کے لیے بھرتی شروع ہے۔ پولیس ہیڈ کوارٹر نے جمعہ کو ایک نوٹس جاری کیا جس میں تقریباً 1,600 نئے پولیس افسران کی بھرتی کے لیے درخواستیں طلب کی گئیں۔ پولیس آفس اسسٹنٹ کیٹیگری میں 1594 افراد کی بھرتی کے لیے درخواستیں طلب کی گئی ہیں جن میں 1553 پولیس کانسٹیبل، 11 حجام، 15 حجام اور 15 کھلاڑی شامل ہیں۔ نوٹیفکیشن میں کہا گیا ہے کہ پولیس کانسٹیبل کے لیے کم از کم تعلیمی قابلیت تسلیم شدہ تعلیمی ادارے سے کم از کم آٹھویں جماعت پاس کرنا ہے۔ پولیس آفس اسسٹنٹ کے لیے، اہلیت عام طور پر پڑھنے لکھنے کے قابل ہونا ہے۔ یہ ذکر کیا گیا ہے کہ دفتری معاونین کے لیے، وہ سادہ مضامین پڑھنے اور لکھنے کے قابل ہونے چاہئیں۔ دلچسپی رکھنے والے اور اہل نیپالی شہری 19 اکتوبر سے 28 نومبر تک نامزد مرکز پر ذاتی طور پر درخواست فارم جمع کر سکتے ہیں۔ جوان، حجام اور کچیکر کے عہدوں کے لیے درخواست فارم ساتوں صوبوں کے صوبائی پولیس دفاتر، تمام ضلعی پولیس دفاتر اور کاٹھمانڈو وادی کے تینوں اضلاع کے پولیس کمپلیکس میں جمع کیے جا سکتے ہیں۔ کھلاڑیوں کے معاملے میں، انہیں اپنی درخواست نیشنل پولیس ٹریننگ اکیڈمی، مہاراج گنج، کاٹھمانڈو میں جمع کرانی ہوگی۔ درخواست کی فیس تین سو روپے فی ضلع ہے، اور اگر آپ ایک سے زیادہ گروپ میں اپلائی کرتے ہیں تو ہر گروپ کے لیے ساٹھ روپے اضافی فیس وصول کی جائے گی۔ کھلاڑیوں کی فیس 200 روپے ہے اور گروپس شامل کرنے کے لیے ہر گروپ کے لیے 40 روپے اضافی فیس وصول کی جائے گی۔

نیپال میں ووٹ ڈالنے کی عمر دو سال کم کر دی گئی

16 سال کی عمر کے افراد ووٹ ڈال سکیں گے

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبدالقادر اویسی

निर्वाचन आयोग, नेपाल
ELECTION COMMISSION, NEPAL
प्रेस विज्ञप्ति

کاٹھمانڈو نیپال میں ووٹ ڈالنے کی عمر 18 سے کم کر کے 16 سال کر دی گئی ہے۔ جنریشن زی تحریک کے بعد حکومت نے یہ فیصلہ مزید نوجوانوں کو انتخابی عمل میں حصہ لینے کی ترغیب دینے کے لیے لیا۔ جمعرات کو وزیر اعظم سشیلا کارکی کے قوم سے خطاب کے فوراً بعد، الیکشن کمیشن نے ایک نوٹیفکیشن جاری کیا جس میں 16 سال تک کی عمر کے نوجوانوں سے ووٹر فہرستوں میں اندراج کرنے کی اپیل کی گئی۔ وزیر اعظم کارکی نے قوم سے خطاب میں جنرل جی گروپوں کے مطالبے کے جواب میں ووٹنگ کی عمر میں کمی کا اعلان کیا۔ اس کے فوراً بعد الیکشن کمیشن نے ایک پبلک نوٹس جاری کیا جس میں 16 سال تک کی عمر کے تمام نوجوانوں پر زور دیا گیا کہ وہ ووٹر فہرستوں میں اپنا نام درج کرائیں۔ نوٹیفکیشن میں کہا گیا ہے کہ 16 نومبر تک 16 سال یا اس سے زیادہ عمر کے نوجوان صبح 8 بجے سے شام 6 بجے کے درمیان اپنے مقامی انتخابی دفتر میں جا کر اپنے ووٹرز کا اندراج کر سکتے ہیں۔ الیکشن کمیشن نے اپنی ویب سائٹ کے ذریعے پری رجسٹریشن اور بائیو میٹرکس اور تصویر کے لیے مقامی الیکشن آفس یا ضلعی انتظامیہ کے دفتر جانے کی درخواست کی ہے۔ جنرل جی کے احتجاج کے بعد سے، نوجوان یہ مطالبہ کر رہے ہیں کہ 16 سال سے کم عمر افراد کو ووٹنگ کا حق دیا جائے۔ فی الحال صرف 10 ممالک میں ووٹ ڈالنے کی عمر 16 سال ہے، جن میں برازیل، ارجنٹائن، آسٹریا، کیوبا، مالٹا، ایکواڈور اور نکاراگوا شامل ہیں۔

کوئٹہ میں سیکیورٹی فورسز کا آپریشن، 10 دہشت گرد ہلاک

کوئٹہ: (یو این آئی) کوئٹہ کے نواحی علاقے غزابند میں سیکیورٹی فورسز کے مشترکہ آپریشن میں 10 دہشت گرد ہلاک ہوگئے، مارے گئے دہشت گرد سیکیورٹی فورسز پر حملوں اور تخریبی کارروائیوں میں ملوث تھے۔ کوئٹہ میں سیکیورٹی فورسز نے غزابند میں دہشت گردوں کے خلاف مشترکہ آپریشن کیا، پہاڑی علاقے میں انٹیلی جنس اطلاعات پر ہونے والے اس آپریشن کے دوران شدید فائرنگ کا تبادلہ ہوا، جس کے دوران سیکیورٹی فورسز نے 10 دہشت گردوں کو ہلاک کر دیا۔

گلوبل صمود فلوٹیلا: اسرائیل کی جانب سے روکے جانے پر ردعمل

(ایجنسیاں) اسرائیلی افواج نے غزہ کے لیے امداد اور غیر ملکی کارکنان کو لے جانے والی کشتیوں کے قافلے میں سے کچھ کو روک لیا۔ یہ بات اس بیڑے کے منتظمین نے آج جمعرات دو اکتوبر کو بتائی۔

شائع کردہ
علما فاؤنڈیشن
نوال پراسی
نیپال

وزیر اعظم سشیلا کارکی کا قوم سے خطاب

نیپال میں مقررہ وقت پر انتخابات کرانے کا عزم

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبدالقادر اویسی
کاٹھمانڈو

جمعرات کو نیپال کی عبوری حکومت کی وزیر اعظم سشیلا کارکی نے پہلی بار قوم سے خطاب کیا۔انہوں نے جنریشن-زی بغاوت کے بعد پیدا ہونے والی صورتحال،8 ستمبر کو ہونے والے احتجاج اور اس کی تعمیر نو کے دوران ہونے والی توڑ پھوڑ اور آتش زنی اور اس وقت کی حکومت کے جبر کا احاطہ کرتے ہوئے ہم وطنوں سے خطاب کی۔انہوں نے الیکشن پروگرام کے مطابق کرانے کے عزم کا اظہار کیا۔انہوں نے کہا کہ غیر منافع بخش گروپوں کے مطالبات کے بعد ووٹر لسٹیں مرتب کرنے کی آخری تاریخ میں ایک ماہ کی توسیع کر دی گئی ہے۔انہوں نے یہ بھی کہا کہ 16 سال تک کی عمر کے نوجوانوں کو ووٹ کا حق دینے پر غور کیا جا رہا ہے۔قوم سے اپنے خطاب میں وزیر اعظم کارکی نے کہا

کہ بیرون ملک مقیم نیپالی شہریوں کو ووٹ کا حق دینے کے لیے ضروری قانونی ترامیم شروع کر دی گئی ہیں۔اپنے خطاب میں سشیلا کارکی نے کہا کہ منی لانڈرنگ کی تحقیقات کے محکمے کو غیر منافع بخش احتجاج کے دوران سیاست دانوں کے گھروں سے ملنے والی رقم کی تحقیقات کی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔سابق وزیر اعظم شیر بہادر دیوبا، سابق وزیر خارجہ ڈاکٹر ارجو رانا اور وزیر توانائی دیپک کھڑکا کے گھروں پر کروڑوں روپے کا سامان جلایا گیا۔انہوں نے کہا کہ جیسا کہ جنرل اسمبلی نے مطالبہ کیا ہے، آئین میں بڑی تبدیلیاں آئینی عمل کے ذریعے ہی کی جا سکتی ہیں۔اس لیے سب سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ الیکشن میں حصہ لیں۔وزیر اعظم کارکی نے تمام وزارتوں کے لیے ہاٹ لائن نمبرز جاری کرنے کا اعلان کیا تاکہ بدعنوانی کے مقدمات کی سماعت اور تیزی سے عمل درآمد میں آسانی ہو۔انہوں نے یہ بھی کہا کہ تمام متعلقہ اداروں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ کرپشن کے تمام بڑے کیسز کی تحقیقات کو تیز کریں۔انہوں نے کہا ہے کہ حکومت نے پہلے ہی اربوں روپے کا ریلیف دینے کا فیصلہ کیا ہے۔احتجاج کے دوران جانیں گنوانے والوں کے لواحقین کو 15 لاکھ روپے اور زخمیوں کا مفت علاج کیا جائے گا۔عبوری حکومت نے آئندہ ایوان نمائندگان کے انتخابات کے لیے 21 فروری کی تاریخ کا اعلان کر دیا ہے۔چونکہ اس تاریخ پر انتخابات کرانے کے لیے سیاسی جماعتوں کے درمیان اتفاق رائے اور افہام و تفہیم کی ضرورت ہے، وزیر اعظم کارکی بھی انتخابات کے لیے ماحول پیدا کرنے پر زور دی ہیں

سابق وزیر خارجہ ڈاکٹر ارجو رانا کے کئی ٹھکانوں پر چھاپے مارے۔

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبدالقادر اویسی
کاٹھمانڈو

سابق وزیر خارجہ ڈاکٹر ارجو رانا کے کاٹھمانڈو کے کئی مقامات پر بیک وقت چھاپے مارے گئے ہیں۔نیپال پولیس کے مرکزی تفتیشی بیورو (سی آئی بی) کی ٹیموں نے اس کے گھر اس کے ماموں کے گھر اور کاٹھمانڈو میں رشتہ داروں کے گھروں پر چھاپہ مارا۔ اتوار کی رات سے جاری تحقیقات کی وجہ سے سی آئی بی کے اہلکار تفصیلی معلومات فراہم نہیں کر رہے ہیں۔سی آئی بی کے چیف ایڈیشنل انسپکٹر جنرل آف پولیس ڈاکٹر منوج کے سی نے بتایا کہ ڈاکٹر ارجو رانا کے گھر پر کروڑوں روپے کی کرنسی کی دریافت کی تحقیقات کو آگے بڑھانے کے لیے چھاپے مارے گئے۔ انہوں نے تسلیم کیا کہ اتوار کی آدھی رات سے ڈاکٹر آرجو رانا کے والدین کے سنیپا واقع گھر ارجو کے بھائی بھوشن رانا کے گھر جولا خیل اس کے بیٹے جیویر کے گھر بڈھا نلکنٹھ اور ڈاکٹر رانا کے سمدھی یونی جیویر کے سسرال کے گھر پر چھاپے مارے گئے ہیں۔ڈاکٹر آرجو پر بڑی سیاسی تقرریوں سے لے کر سرکاری تبادلوں اور تقرریوں تک بڑے پیمانے پر لین دین میں ملوث ہونے کا الزام ہے۔سی آئی بی کا دعویٰ ہے کہ اس نے اپنے خاندان کے افراد کو ان تمام بڑے پیمانے پر لین دین کی سہولت فراہم کرنے کے لیے استعمال کیا۔حکومت پہلے ہی ڈاکٹر ارجو رانا اور ان کے شوہر ڈاکٹر شیر بہادر دیووا کے پاسپورٹ منسوخ کر چکی ہے۔دیووا جوڑے نے اپنے بیرون ملک سفر کی تیاری کے لیے 19 ستمبر کو نئے پاسپورٹ حاصل کیے تھے۔حکومت کے پاس معلومات تھیں کہ یہ جوڑا نئے پاسپورٹ کا استعمال کرتے ہوئے سنگاپور جانے کی تیاری کر رہا ہے، لیکن گزشتہ روز حکومت نے تمام سابق وزرائے اعظم اور کئی سینئر وزرا کے پاسپورٹ معطل کرنے کا حکم دیا

بزرگ شہریوں کو 'روشن خیالی' کا ذریعہ سمجھا جانا چاہئے، 'بوجھ' نہیں: نائب صدر یادو

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبدالقادر اویسی
کاٹھمانڈو

نائب صدر رام سہائے پرساد یادو نے خاندانوں کو اپنے سینئر ارکان کو نہ صرف دیکھ بھال کے محتاج افراد کے طور پر بلکہ خاندان کے اہم ستون کے طور پر قبول کرنے کی ضرورت کی نشاندہی کی ہے۔بزرگوں کے عالمی دن کے موقع پر نیک خواہشات کا اظہار کرتے ہوئے، انہوں نے کہا، بزرگوں کے تئیں احترام، ہمدردی اور حساسیت کا مظاہرہ کرنا نوجوان نسل کا اخلاقی طرز عمل، فرض اور ذمہ داری بھی ہے۔آج ضرورت اس بات کی ہے کہ نئی نسل اپنے متعلقہ گھروں میں بزرگوں کی شرکت کو یقینی بنائے، اپنے متعلقہ گھروں میں فعال مشورے اور خاندانوں کی مدد اور نظریات کو قبول

کرنے میں مدد کریں۔وہ ڈیجیٹل خواندگی سے لے کر صحت کی دیکھ بھال تک ہر چیز تک رسائی حاصل کرنے میں۔نائب صدر جمہوریہ یادو نے کہا کہ سینئر سٹیزن ڈے ان کے اجتماعی بیداری، ذمہ داری اور جوابدہی کو یاد کرنے کا دن ہے۔ان کا یہ بھی ماننا ہے کہ بزرگ شہریوں نے اپنی زندگی کے طویل سفر کے دوران جو تجربات کیے ہیں اور ان کی قربانیوں، خدمت اور لگن سے معاشرے کی رہنمائی ہو گی۔انہوں نے کہا کہ وہ ہمارے ثقافتی، سماجی اور اخلاقی ورثے کی علامتیں ہیں۔ان کی خدمات کو سراہنا نہ صرف ہمارا فرض ہے، بلکہ ہماری تہذیب کی نشانی بھی ہے۔نائب صدر یادو نے کہا کہ نئی نسل کو بزرگ شہریوں کو نہ صرف بزرگوں کے طور پر بلکہ تجربہ، علم اور رہنمائی کے ذرائع کے طور پر بھی دیکھنا چاہیے۔ انہوں نے کہا، "معاشرے کو بزرگ شہریوں کو 'افہام و تفہیم' کے ذریعہ کے طور پر دیکھنے کے قابل ہونا چاہئے نہ کہ 'بوجھ' کے طور پر۔ان کے وقار کو برقرار رکھنے کے لیے، بزرگ شہریوں کے لیے دوستانہ بنیادی ڈھانچے اور خدمات کے نظام کو تیار کرنے، سماجی تحفظ کو یقینی بنانے، واحد بزرگ شہریوں کے لیے کمیونٹی کی حمایت، اور ذہنی صحت اور خود اعتمادی کی حفاظت پر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

نوجوانوں کی تحریک کا مقصد منصفانہ اور خوشحال معاشرہ، لوک راج تھاپا

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبدالقادر اویسی
کاٹھمانڈو

اقوام متحدہ میں لوک بہادر تھاپا نے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے 80ویں اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ ان کے ملک میں حالیہ دنوں جمہوریت کو مضبوط کرنے، اداروں کی بحالی اور ان پر عوامی اعتماد کی واپسی کی جانب پیش رفت ہوئی ہے۔انہوں نے کہا کہ رواں ماہ کے اوائل میں چلنے والی نوجوانوں کی سیاسی تحریک میں شفاف طرز حکمرانی، معاشرے میں مساوی مواقع اور بدعنوانی کے خاتمے کا مطالبہ کیا گیا۔نوجوانوں کی امنگیں کسی کم تر چیز کے لیے نہیں بلکہ ایک منصفانہ، عادلانہ اور خوشحال نیپال کے لیے ہیں۔انہوں نے احتجاج کے دوران تشدد، جانی نقصانات اور شہری تنصیبات کو پہنچنے والے نقصان پر افسوس کا اظہار کیا اور اس کے بعد ہونے والی سیاسی پیش رفت کو بھی اجاگر کیا جس میں ملک کی پہلی خاتون وزیر اعظم کی تقرری اور

2026 میں ہونے والے عام انتخابات شامل ہیں۔انہوں نے عالمی بحرانوں سے نمٹنے کے لیے بین الاقوامی یکجہتی کی فوری ضرورت پر زور دیا اور دنیا میں بڑھتے ہوئے عسکری اخراجات، پائیدار ترقی کے لیے کیے گئے وعدوں کی عدم تکمیل اور بگڑتے موسمیاتی بحران پر گہری تشویش کا اظہار کیا۔لوک بہادر تھاپا نے دنیا بھر میں جاری بحرانوں کا ذکر کیا جن میں یوکرین کی جنگ اور سوڈان اور ساحل خطے میں جاری تنازعات بھی شامل ہیں۔انہوں نے غزہ کی جنگ میں عام شہریوں پر مرتب ہونے والے ہولناک اثرات کا ذکر کرتے ہوئے تمام یرغمالیوں کی فوری رہائی کا مطالبہ کیا جن میں ایک نیپالی طالب علم بھی شامل ہے جسے 7 اکتوبر کو اسرائیل پر حملوں کے دوران حماس نے اغوا کیا تھا۔تھاپا نے کہا کہ پائیدار ترقی کے لیے 2030 کے ایجنڈے کی جانب تیز تر پیش رفت اور ماحولیاتی تبدیلی سے نمٹنے کے لیے بھرپور اقدامات پر زور دیا اور کاربن کے اخراج میں کمی لانے اور قابل تجدید توانائی کے فروغ کی اہمیت کو اجاگر کیا۔انہوں نے بین الاقوامی مالیاتی اداروں اور سلامتی کونسل میں مزید منصفانہ نمائندگی کی ضرورت بھی واضح کی اور ان اداروں کو مزید جامع، شفاف اور جوابدہ بنانے کا مطالبہ کیا اور یاد دلایا کہ اقوام متحدہ گزشتہ 80 برس سے امن، انصاف، انسانی حقوق اور ترقی کی علامت کے طور پر کام کر رہا ہے۔ان کا کہنا تھا کہ جب اقوام متحدہ کامیاب ہوتا ہے تو پوری انسانیت کامیاب ہوتی ہے۔جب یہ ناکام ہوتا ہے تو اس کی سب سے بھاری قیمت معصوم اور کمزور افراد کو چکانا پڑتی ہے

500 اور 1000 روپے کے نوٹوں پر پابندی لگانے کا کوئی ارادہ نہیں: وزیر خزانہ

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبدالقادر اویسی
کاٹھمانڈو

وزیر خزانہ رامیشور کھنال نے کہا ہے کہ صوبائی ڈھانچے کو ختم کرنے کا کوئی امکان نہیں ہے۔براٹ نگر ہوائی اڈے پر میڈیا کے نمائندوں سے مختصر گفتگو کرتے ہوئے وزیر خزانہ کھنال نے، جو وفاقی امور اور جنرل ایڈمنسٹریشن کی وزارت کی ذمہ داری بھی رکھتے ہیں، کہا کہ صوبوں کے خاتمے کے حوالے سے کوئی بات نہیں ہوئی کیونکہ موجودہ حکومت آئین کے مطابق کام کر رہی ہے۔انہوں نے کہا، یہ ایک سیاسی مسئلہ ہے، اس پر ابھی بات نہیں ہوئی ہے۔ آئین میں قائم اداروں کو ختم نہیں کیا جا سکتا، ایک سوال کے جواب میں وزیر کھنال نے یہ بھی کہا کہ موجودہ صورتحال میں 500 اور 1000 روپے کے نوٹ پر پابندی لگانے پر کوئی بات چیت نہیں ہوئی ہے۔انہوں نے کہا کہ اس معاملے پر ابھی تک کچھ نہیں ہوا ہے۔انہوں نے یہ بھی کہا کہ بھارتی حکومت کی طرف سے عائد کردہ انٹیگریٹڈ ٹیکس 'گڈز سیلز ٹیکس' میں کمی کے حوالے سے بھی ایک مطالعہ کیا جا رہا ہے اور اگر ایسی صورت حال ہو کہ اس سے صنعتوں، کاروباری اداروں اور صنعتی اداروں کو نقصان پہنچے تو اسے بہتر کیا جائے گا۔

سابق بادشاہ گیانیندر شاہ نے نیپال کی موجودہ صورتحال میں اتحاد کی اپیل کی

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبدالقادر اویسی

کاٹھمانڈو: سابق بادشاہ گیانندر شاہ نے اتوار کو ایک پیغام جاری کیا جس میں ملک کی موجودہ سنگین صورتحال کا مقابلہ کرنے کے لیے تمام جماعتوں سے اتحاد کا مطالبہ کیا گیا۔انہوں نے یہ بھی بتایا کہ انہوں نے اس سال کی نوراتری کے دوران ٹیکا کے موقع پر تقریبات نہ منعقد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔اپنے بیان میں سابق بادشاہ گیانیندر شاہ نے کہا کہ یہ تہوار صرف خاندان کے اندر اور ثقافتی انداز میں منایا جائے گا کیونکہ قوم اس وقت انتہائی تباہی اور سوگ کی کیفیت میں ہے۔انہوں نے کہا کہ اس سال تہواروں کا موسم ہر سال کی طرح پر مسرت نہیں ہو گا، کیونکہ ملک نے درجنوں بیٹے کھوئے ہیں۔اپنے پیغام میں انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ نیپال ہمیشہ ایک آزاد اور خوددار قوم کے طور پر کھڑا رہا ہے۔انہوں نے کہا کہ ایک متحد نیپال کی تعمیر نو کے لیے ضروری ہے کہ وہ بغیر کسی انحصار یا جغرافیائی سیاسی رسہ کشی کے اپنا راستہ خود طے کر سکے۔انہوں نے مزید کہا کہ عوام کے جذبات کو مد نظر رکھتے ہوئے ریاستی نظام میں بروقت اصلاحات اور متحرک انتظامی طریقوں کو اپناتے ہوئے آگے بڑھنا ضروری ہے۔اپنے پیغام میں ملک کی مجموعی ترقی پر زور دیتے ہوئے، انہوں نے کہا کہ نیپال کو عالمی رجحانات کے مطابق قومی معاشرے کے بدلتے ہوئے ڈھانچے کو قبول کرنا چاہیے۔ان کے پیغام میں اس بات پر زور دیا گیا کہ وقت اور زمانے کے مطابق ایسی تمام کوششیں کرتے ہوئے ہمیں اپنی شناخت اور اقدار کو بچانا چاہیے۔انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ نوجوان نسل ہمارے مستقبل کی بنیاد ہے۔ان کا موروثی حب الوطنی کا جذبہ، توانائی اور اختراعی سوچ ہی قوم کو طاقت خوشحالی اور خود انحصاری کی طرف لے جا سکتی ہے

نیپال نے ٹی ٹوئنٹی سیریز میں ویسٹ انڈیز کو شکست دے کر تاریخ رقم کر دی

نیپال کرکٹ ٹیم نے دو بار کے عالمی چیمپئن ویسٹ انڈیز کو ٹی ٹوئنٹی میچ میں شکست دے کر تاریخی فتح حاصل کر لی۔نیپال نے ویسٹ انڈیز کو مسلسل دو ٹی میچوں میں شکست دے کر تین میچز کی سیریز میں 2-1 کی برتری سے ٹرافی حاصل کر لی، اگرچہ تیسرے میچ پوری ٹیم کی ناقص کارکردگی کی بنیاد پہ شکست کا سامنا کرنا پڑا ہے، نیپال نے شارجہ میں 3 میچز کی سیریز کے پہلے ہی مقابلے میں ویسٹ انڈیز کو شکست دے کر انٹرنیشنل کرکٹ میں کسی بھی فل ممبر ٹیم کے خلاف اپنی پہلی کامیابی حاصل کی۔ اس سے قبل 2014 میں نیپال نے افغانستان کو ایک ٹی ٹوئنٹی میچ میں ہرایا تھا لیکن اس وقت افغانستان ایسوسی ایٹ رکن تھا۔ شارجہ میں کھیلے گئے میچ میں نیپال نے پہلے بیٹنگ کرتے ہوئے مقررہ 20 اوور میں چھ وکٹ پر 173 رنز بنائے۔آصف شیخ نے آٹھ چوکوں اور دو چھکوں کی مدد سے 68 رنز کی ناقابل شکست اننگ کھیلی۔سندیپ جورا نے تین چوکوں اور پانچ چھکوں کی مدد سے 63 رنز بنائے۔ویسٹ انڈیز کی جانب سے عقیل حسین اور کائل مایرز نے دو، دو کھلاڑیوں کو آؤٹ کے تعاقب میں ویسٹ انڈیز کی ٹیم صرف 83 رنز پر ڈھیر ہو گئی۔جیسن ہولڈر 21 رنز بنا کر نمایاں رہے۔نیپال کی جانب سے محمد عادل عالم نے چار اور کوشال بُھورتل نے تین وکٹیں حاصل کیں۔ نیپال کی یہ جیت نہ صرف ٹیم کے لیے ایک اہم سنگ میل ہے بلکہ عالمی کرکٹ میں نئے امکانات کے دروازے بھی کھولتی ہے۔یہ جیت کسی ایسوسی ایٹ ٹیم کی جانب سے فل ممبر ٹیم کے خلاف ریکارڈ کی گئی سب سے بڑی فتح تھی، اور نیپال کے کپتان روہت پوڈیل اس نتیجے سے بے حد خوش نظر آئے۔پوڈیل نے کہا، "ہم بہت خوش ہیں۔ ایک ٹیسٹ کھیلنے والی ٹیم کے خلاف جیتنا آسان نہیں تھا اور دو دن کے اندر دو طرفہ سیریز جیتنا واقعی بہت خوشی کی بات ہے۔ یہ ہمارے لیے ایک اہم سیریز تھی تاکہ ہم اپنی کرکٹ اور صلاحیتیں دنیا کے سامنے پیش کر سکیں۔ گزشتہ دو یا تین سالوں میں جس طرح ہم کھیل رہے ہیں، بہت سی نظریں ہم پر ہیں۔ ہم اسی طرح کھیلنا اور مزید ٹیسٹ کھیلنے والی ٹیموں کے خلاف میچ کھیلنا چاہتے ہیں

ہفت روزہ
نیپال اردو ٹائمز
Weekly The
NEPAL URDU TIMES
۲/اکتوبر/۲۰۲۵مطابق ۹/ربیع الثانی ۱۴۴۷ھ ۱۶گتے اسوج ۲۰۸۲ بروز

حماس کے پاس غزہ منصوبے کو مسترد کرنے کا کوئی جواز نہیں رہ گیا: فرانس

(ایجنسیاں)
محمد حسن سراقہ رضوی

فرانسیسی وزیرِ خارجہ ژاں نوئیل بارو نے منگل کو کہا کہ حماس کے پاس اب امریکی امن منصوبہ مسترد کرنے کی کوئی وجہ نہیں رہ گئی۔ انھوں نے ریڈیو فرانس سے گفتگو میں کہا "حماس اب مکمل طور پر تنہا ہو چکی ہے۔ اسے حقیقت پسند ہونا ہو گا... وہ ہار چکی ہے"۔

بارو 12 ستمبر کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں بڑی اکثریت سے منظور ہونے والی اُس قرارداد کا حوالہ دے رہے تھے جس میں مستقبل میں حماس کو شامل کیے بغیر فلسطینی ریاست کے قیام کی حمایت کی گئی تھی۔

امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے غزہ امن منصوبے کے اعلان اور اسرائیلی وزیرِاعظم بنیامین نیتن یاہو کی حمایت کے ایک روز بعد بارو نے زور دے کر کہا کہ حماس کو اس موقع سے فائدہ اٹھانا چاہیے، اپنے ہتھیار ڈالنے چاہییں اور منظر سے ہٹ جانا چاہیے۔

انھوں نے مزید بتایا کہ انھوں نے اپنے امریکی ہم منصب مارکو روبیو سے فون پر بات کی ہے تاکہ دونوں فریقوں کو موقع سے فائدہ اٹھانے پر آمادہ کیا جا سکے۔ انھوں نے کہا "ظاہر ہے، اصل دباؤ حماس پر ڈالا جانا چاہیے تاکہ وہ امن منصوبہ قبول کرے اور اس پر عمل درآمد ہو سکے"۔ منگل ہی کو حماس کے سیاسی بیورو کے رکن حسام بدران نے کہا کہ تحریک حل کی تمام تجاویز کے لیے فراخی کا دامن رکھتی ہے، مگر اپنے بنیادی قومی اصولوں پر کوئی سمجھوتا نہیں کرے گی۔

ایک فلسطینی ذریعے نے بتایا کہ حماس نے امریکی منصوبے کا جائزہ اپنی سیاسی اور عسکری قیادت اور فلسطینی دھڑوں کے ساتھ مشاورت کے دائرے میں شروع کر دیا ہے۔ اس کے مطابق حماس اندرونِ ملک اور بیرونِ ملک اپنے قیادتی ڈھانچے میں تفصیلی بحث کر رہی ہے اور آئندہ چند دنوں میں ایک مشترکہ جواب پیش کیا جائے گا۔ ٹرمپ نے حماس کو امن منصوبے پر جواب دینے کے لیے 4 دن کی مہلت دی ہے، بصورتِ دیگر "سنگین انجام" سے خبردار کیا۔ وائٹ ہاؤس سے روانگی کے وقت صحافیوں سے گفتگو میں انھوں نے کہا "حماس کے پاس 3 یا 4 دن ہیں۔ اگر اس نے جواب نہ دیا تو اسرائیل وہ کرے گا جو ضروری ہے"۔ انھوں نے مزید کہا کہ امریکا حماس سے منصوبے پر اتفاق اور "اچھے رویے" کی توقع رکھتا ہے اور یہ کہ مذاکرات کی بہت زیادہ گنجائش نہیں ہے۔

امریکی صدر کے مطابق کئی عرب ممالک نے اس منصوبے کا خیر مقدم کیا ہے اور کچھ نے اس کی تیاری میں حصہ بھی لیا ہے۔ بعد میں امریکی فوجی رہنماؤں سے خطاب میں ٹرمپ نے دوبارہ خبردار کیا کہ اگر حماس نے منصوبہ مسترد کیا تو اسے "سیاہ انجام" کا سامنا کرنا پڑے گا۔

وائٹ ہاؤس نے پیر کی شام 20 نکاتی منصوبے کی کچھ تفصیلات جاری کیں۔ اس کا مرکزی نکتہ یہ ہے کہ اگر اسرائیل اور حماس دونوں اسے قبول کریں تو فوراً جنگ بندی ہو جائے۔ منصوبے میں غزہ کو غیر عسکری علاقہ بنانے اور اسے ایک فلسطینی کمیٹی اور بین الاقوامی ماہرین کے زیرِ انتظام دینے کی بات ہے، جبکہ حماس کا کوئی کردار نہیں ہو گا۔ امریکی ایلچی اسٹیو وِٹکوف کے مطابق منصوبے میں مزید کچھ تفصیلات طے ہونا باقی ہیں، لیکن انھیں اس کی کامیابی پر اس لیے امید ہے کہ اسے عرب اور یورپی ممالک کی حمایت حاصل ہے

حماس کا امریکی صدر کے غزہ پلان میں ترمیم کا مطالبہ

بیروت:
(ایجنسیاں) فلسطین کی مزاحمتی تحریک حماس نے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے غزہ سے متعلق 20 نکاتی امن منصوبے میں ترمیم کا مطالبہ کر دیا۔ حماس کی قیادت کے قریبی فلسطینی ذریعہ نے غیر ملکی خبر ایجنسی سے گفتگو کرتے ہوئے ٹرمپ کے غزہ امن منصوبے میں غیر مسلح ہونے کی شق میں ترمیم کا مطالبہ کیا ہے۔ غیر ملکی خبر ایجنسی کے مطابق حماس کے مذاکرات کاروں نے گزشتہ روز دوحا میں ترک، مصری اور قطری حکام کے ساتھ بات چیت کی۔ فلسطینی ذرائع کے مطابق حماس کچھ شقوں میں ترمیم کرنا چاہتی ہے، حماس اسرائیل کے مکمل انخلا اور رہنماؤں کے فلسطین کے اندر یا باہر قتل نہ کیے جانے کی بین الاقوامی ضمانتیں چاہتی ہے۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ حماس کو جواب دینے کے لیے زیادہ سے زیادہ دو یا تین دن درکار ہیں

۔ یاد رہے کہ امریکی صدر ٹرمپ نے غزہ کے لیے 20 نکاتی امن منصوبہ پیش کیا تھا اور ساتھ ہی انہوں نے حماس کو دھمکی دی تھی کہ اگر انہوں نے امن منصوبہ تسلیم نہ کیا تو پھر انہیں سنگین نتائج بھگتنا ہوں گے۔ ٹرمپ کے غزہ امن معاہدہ کے تحت حماس کے جنگجو مکمل طور پر غیر مسلح ہوں گے اور انہیں مستقبل کی حکومت میں کوئی کردار نہیں دیا جائے گا، البتہ جو ارکان 'پرامن بقائے باہمی' پر راضی ہوں گے انہیں عام معافی دی جائے گی۔ منصوبے کے مطابق اسرائیل تقریباً دو سال سے جاری جنگ کے بعد بتدریج غزہ سے نکلے گا تاہم ٹرمپ کے ساتھ مشترکہ پریس کانفرنس کے بعد جاری کردہ ایک ویڈیو بیان میں نیتن یاہو نے کہا کہ فوج غزہ کے بیشتر حصوں میں رہے گی اور واشنگٹن میں مذاکرات کے دوران انہوں نے فلسطینی ریاست کے قیام پر اتفاق نہیں کیا

ایران پر دوبارہ حملہ خارج از امکان نہیں: اسرائیلی اعلیٰ فوجی عہدیدار

تل ابیب:
(ایجنسیاں) دنیا کی توجہ اس وقت غزہ میں امن منصوبے پر مرکوز ہے، مگر اسرائیل بڑے فیصلوں کی تیاری کر رہا ہے۔ اسرائیلی فوج کے ایک اعلیٰ عہدیدار کے مطابق ایران پر ایک اور حملے کا امکان موجود ہے۔

اسرائیلی اخبار یروشلم پوسٹ نے منگل کو اپنی رپورٹ میں بتایا کہ ایک اعلیٰ عسکری عہدیدار کے مطابق اسرائیل نے کئی ممکنہ منصوبے بنا رکھے ہیں، جن میں ایران پر دوبارہ حملہ بھی شامل ہے۔

عہدیدار کا کہنا تھا: "ہم مشرقِ وسطیٰ اور ایران کی صورتحال پر گہری نظر رکھے ہوئے ہیں اور مختلف امکانات اور اقدامات کے لیے تیار ہیں، جن میں ایک امکان ایران کے خلاف دوبارہ کارروائی کا بھی ہے۔"

اسرائیلی عسکری عہدیدار نے مزید کہا کہ "تہران کو اسرائیلی فوج کی جانب سے ایک کاری ضرب لگی ہے اور اب وہ بخوبی جانتا ہے کہ اسے کتنا نقصان پہنچا ہے اور اسرائیل کی اصل طاقت کیا ہے۔" "غزہ کا کیا بنے گا؟

غزہ سے متعلق اسرائیلی عہدیدار کا کہنا تھا کہ "فوج پوری کوشش کر رہی ہے کہ جنگ بندی کے لیے بہترین حالات پیدا کیے جائیں اور قیدیوں کے تبادلے کا معاہدہ ممکن بنایا جا سکے۔" یہ بیانات ایسے وقت میں سامنے آئے ہیں جب حالیہ دنوں میں متعدد ایرانی فوجی حکام بار بار یہ اعلان کر چکے ہیں کہ اسرائیل کی جانب سے اگر کوئی نیا حملہ کیا گیا، تو اس کا جواب نہایت سخت اور غیر معمولی انداز میں دیا جائے گا۔

سابق کمانڈرِ پاسداران انقلاب محسن رضائی نے خبردار کیا کہ اگر ان کے ملک پر اسرائیل نے دوبارہ حملہ کیا تو ایرانی افواج اپنی تمام صلاحیتیں استعمال کریں گی اور اپنی ریڈ لائن بدل دیں گے۔

ستمبر 2025 کے آخری دنوں میں درجنوں ایرانی قانون سازوں نے جوہری بم تیار کرنے اور ملک کی دفاعی حکمتِ عملی کا از نو جائزہ لینے کا مطالبہ کیا تھا۔ اسی دوران کئی اسرائیلی حکام نے حال ہی میں اپنے بیانات میں اس بات کو دہرایا کہ وہ ایران کے قائم کردہ "محور" کو شکست دیں گے۔ انہوں نے متعدد بار یہ بھی خبردار کیا کہ ایران کے ٹھکانوں پر مزید حملے کیے جا سکتے ہیں۔

جرمنی میں گرفتار ہونے والوں سے ہمارا کوئی تعلق نہیں ہے: حماس

فلسطین: (ایجنسیاں) حماس نے جرمن حکومت کی جانب سے اپنے ارکان کی گرفتاری کے اعلان کی واضح طور پر تردید کر دی ہے۔ ایک بیان میں حماس نے کہا کہ جرمنی میں آج گرفتار کیے گئے کسی بھی فرد سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

حماس نے کہا یہ الزامات کہ گرفتار کیے گئے افراد پر حماس سے تعلقات کا شبہ ہے بے بنیاد ہیں۔ ان الزامات کا مقصد تحریک کو نقصان پہنچانا اور فلسطینی عوام کے لیے جرمن عوام کی ہمدردی اور اسرائیل کے خلاف اور غزہ کی پٹی میں جاری جنگ کے خلاف ان کی جائز جدوجہد کو نقصان پہنچانا ہے۔ حماس نے اس بات پر بھی زور دیا کہ اس کی پالیسی اسرائیل کے خلاف اپنی جدوجہد کو صرف فلسطین تک محدود رکھنا رہی ہے اور رہے گی۔ یہ بات جرمن حکام کی جانب سے حماس سے تعلق کے شبہ میں برلن میں تین غیر ملکیوں کی گرفتاری کے اعلان کے بعد سامنے آئی ہے۔

ہتھیار اور چھاپے "العربیہ" کے نمائندے نے اطلاع دی ہے کہ جرمن پولیس کو جرمنی میں حماس کے مشتبہ ارکان کے قبضے سے ہتھیار ملے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس وقت سکیورٹی فورسز اس تحریک کے تین مشتبہ ارکان کی گرفتاری کے بعد جرمنی کے کئی شہروں میں چھاپے مار رہی ہیں۔

رائٹرز کے مطابق پبلک پراسیکیوٹر کے دفتر نے بدھ کے روز وضاحت کی ہے کہ حراست میں لیے گئے افراد پر تشدد کی سنگین کارروائیوں کی تیاری کا شبہ ہے۔ اس میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ گرفتار کیے گئے تینوں افراد پر شبہ ہے کہ وہ جرمنی میں اسرائیلی یا یہودی اداروں کو نشانہ بنانے والے قتل عام کے لیے حماس کو آتشیں اسلحہ اور گولہ بارود فراہم کرتے تھے۔ پراسیکیوٹر کے دفتر نے یہ بھی اطلاع دی کہ گرفتاری کے دوران ایک "اے کے 47" اسالٹ رائفل، کئی پستول اور بڑی مقدار میں گولہ بارود ملا ہے۔ اسرائیل کے بارے میں موقف یادر ہے یہ گرفتاری جرمنی کی وفاقی حکومت کے انسدادِ امتیازی دفتر کی طرف سے حمایت یافتہ ایک مطالعہ کے بعد ہوئی ہے جس میں منگل کو یہ نتیجہ اخذ کیا گیا تھا کہ ملک میں یہودی 7 اکتوبر 2023 کے حملے کے نتائج بھگت رہے ہیں اور یہ کہ وہ جرمنی میں اکثر لاوارث یا مسترد شدہ محسوس کر رہے ہیں۔ غزہ کی پٹی میں خونریز جنگ کی وجہ سے جرمنی نے 7 اکتوبر 2023 سے اسرائیل کو ہتھیاروں کی برآمدات اور فروخت جزوی طور پر معطل کر دی ہے۔ اس نے حماس سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ جنگ ختم ہونے کے بعد غزہ میں مستقبل کے کسی بھی حل سے باہر رہے

شام کو ٹکڑوں میں تقسیم کرنے کی اجازت نہیں دیں گے: طیب ایردوآن

انقرہ:
(ایجنسیاں)
ترکیہ کے صدر طیب ایردوآن نے خبردار کیا ہے کہ ترکیہ شام کو ٹکڑوں میں بانٹنے اور تقسیم کرنے کی ہرگز اجازت نہ دے گا اور نہ ہی اس کی قومی و علاقائی سلامتی کے لیے کسی خطرے کو برداشت کیا جائے گا۔

ترک صدر نے اس امر کا اظہار بدھ کے روز حکومت اور کردوں کے زیر نگرانی سیرین ڈیفنس فورس کے درمیان مذاکرات کی ناکامی کے نقصان سے خبردار کرتے ہوئے کہا ہے۔

صدر ایردوآن نے پارلیمنٹ کی افتتاحی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہم نے شام کی علاقائی سلامتی کے تحفظ اور دہشت گردی کا ڈھانچہ اپنی سرحدوں کے پار بننے سے روکنے کے لیے تمام مذاکراتی اور سفارتی چینلز استعمال کرنے کی کوشش کی ہے۔ لیکن ہماری ان کوششوں کا مثبت جواب عملی طور پر نہ دیا گیا تو ترکیہ کی پالیسی اور پوزیشن واضح ہے۔ ترکی شام میں تقسیم کی کبھی اجازت نہیں دے گا۔

واضح رہے ترکیہ کردوں کی حمایت یافتہ فوج کو ایک دہشت گروہ قرار دیتی ہے۔ ترکیہ نے خبردار کیا ہے کہ اگر اس نے اپنے آپ کو شامی حکومتی اداروں کے سپرد نہ کیا تو اس کے خلاف فوجی کارروائی کی جائے گی جیسا کہ شامی حکومت کے ساتھ اس کا معاہدہ ہے

غزہ پلان پر حساس مذاکرات کیے، حماس کے لیے ڈیڈ لائن برقرار ہے: وائٹ ہاؤس

واشنگٹن: (ایجنسیاں) وائٹ ہاؤس نے بدھ کو اعلان کیا کہ واشنگٹن غزہ منصوبے کے حوالے سے حساس مذاکرات کر رہا ہے۔ وائٹ ہاؤس کے ترجمان نے اس بات کی تصدیق کی ہے کہ حماس کے ردعمل کی آخری تاریخ برقرار ہے۔

دریں اثنا قطری امیری دیوان نے ایک بیان میں کہا ہے کہ قطر کے امیر شیخ تمیم بن حمد الثانی نے بدھ کے روز امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ سے فون پر بات چیت کے دوران غزہ کی پٹی میں جنگ کے خاتمے کے حالیہ منصوبے پر تبادلہ خیال کیا۔

بیان میں مزید کہا گیا ہے کہ امیر قطر نے امن کی کوششوں کے لیے قطر کی حمایت کا اعادہ کیا اور منصفانہ تصفیہ تک پہنچنے کے منصوبے کی حمایت کرنے والے ممالک کی صلاحیت پر اپنے اعتماد کا اظہار کیا جو خطے میں سلامتی اور استحکام کو یقینی بناتا ہے اور فلسطینی عوام کے حقوق کا تحفظ کرتا ہے۔

ٹرمپ کی آخری تاریخ

منگل کے روز ٹرمپ نے حماس کو امریکی تجویز پر اپنا ردعمل پیش کرنے کے لیے تین سے چار دن کا وقت دیا اور کہا کہ تجویز نہ مانی گئی تو اسے سنگین قسمت کا سامنا کرنا پڑے گا۔ دریں اثنا حماس کے قریبی ایک فلسطینی عہدیدار نے وضاحت کی کہ حماس نے اس تجویز کا مطالعہ شروع کر دیا ہے اور بات چیت میں کچھ دن لگ سکتے ہیں۔ دریں اثنا حماس کے ایک ذریعے نے انکشاف کیا کہ حماس نے قطری اور مصری ثالثوں سے پلان کی کچھ شقوں اور نکات کی وضاحت کرنے کو کہا ہے۔ ذرائع نے "العربیہ" کو بدھ کے روز مزید کہا کہ حماس نے ثالثوں کو یقین دہانی کرائی ہے کہ اسے اس منصوبے میں کچھ ترامیم کرنے کا حق حاصل ہے جب تک کہ اسرائیلی وزیر اعظم بنجمن نیتن یاہو ایسا ہی کرتے رہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ تحریک حماس نے درخواست کی تھی کہ غزہ کی پٹی کا انتظام کسی بین الاقوامی کمیٹی کے بجائے فلسطینیوں کے پاس ہو۔

واضح ٹائم لائن

ذرائع کے مطابق حماس نے جارحانہ اور دفاعی ہتھیاروں کے درمیان فرق کرنے کا مطالبہ بھی کیا جس کی ضمانت بین الاقوامی قانون کے ذریعے دی گئی ہے۔ مزید برآں ذریعے نے وضاحت کی ہے کہ فلسطینی تحریک نے جنگ کے مکمل خاتمے اور اسرائیل کی واپسی کے ساتھ ساتھ غزہ کی پٹی سے اسرائیلی انخلاء کے لیے واضح ٹائم لائن کا مطالبہ کیا ہے۔

نیتن یاہو نے گزشتہ روز تصدیق کی ہے کہ ان کی افواج قیدیوں کی رہائی کے بعد بھی غزہ کی پٹی کے بیشتر علاقوں میں موجود رہیں گی۔ انہوں نے زور دیا کہ وہ فلسطینی ریاست کے قیام کو قبول نہیں کرتے ہیں اور نہ کریں گے۔ ان کا یہ بیان اس حقیقت کے باوجود کہ ٹرمپ کے منصوبے میں غزہ سے بتدریج انخلاء شامل ہے اور فلسطینی ریاست کے قیام کے دروازے کھلے ہیں سامنے آیا ہے۔

سعودی وزیر خارجہ اور شامی ہم منصب کی ملاقات، دوطرفہ تعلقات پر تبادلہ خیال

ریاض: (ایجنسیاں) سعودی وزیر خارجہ شہزادہ فیصل بن فرحان نے العلا میں منعقدہ میونخ سیکیورٹی کانفرنس کے رہنماؤں کے اجلاس کے موقع پر اپنے شامی ہم منصب اسعد الشیبانی سے ملاقات کی۔ ملاقات کے دوران انہوں نے دونوں برادر ممالک کے درمیان دوطرفہ تعلقات کا جائزہ لیا اور شام کے برادر عوام کی امنگوں کے حصول کے لیے اس کی سلامتی اور معیشت کی حمایت کے لیے کوششوں پر تبادلہ خیال کیا۔

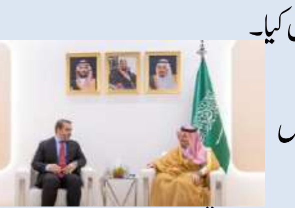

دنیا کی سب سے باوقار سیاسی اور سکورٹی کانفرنس کے رہنماؤں کا اجلاس بدھ کو سعودی عرب کے شہر العلا میں شروع ہوا جس میں تقریباً 100 سینئر بین الاقوامی رہنماؤں کی شرکت تھی۔ شام نے پہلے دن کے افتتاحی سیشن کے دوران بات چیت پر غلبہ حاصل کیا۔ شرکاء نے مضبوط علاقائی اور بین الاقوامی حمایت کی ضرورت پر زور دیا اور غیر ملکی مداخلت یا داعش کے دوبارہ سر اٹھانے جیسے خطرات سے خبردار کیا

اداریہ

گلوبل صمود فلوٹیلا، غزہ کے محاصرہ کو توڑنے کے لئے آخری انسانی کوشش

ایڈیٹر کے قلم سے۔۔۔۔۔۔۔

دنیا کی تاریخ میں بے شمار ایسی مثالیں ملتی ہیں جن میں بہادری اور انسانیت پسندی نے ظلم و ستم کے پہاڑ ہلا دیے۔ جب طاقت ور طبقے نے مظلوموں کی آواز کو دبانے کی کوشش کی، تب کسی نہ کسی صورت میں ہر دور میں ایسے افراد یا قافلے سامنے آئے جنھوں نے انصاف و ہمدردی کے لیے اپنی جانیں جوکھم میں ڈال دیں۔ یہ وہی روح ہے جو صدیوں سے انسانیت کی بقا اور عزت کا ضامن رہی ہے اور یہی جذبہ آج بھی دنیا بھر کے دلوں کو جگاتا ہے۔

تاریخ گواہ ہے کہ اسلام نے انسانیت کے اصولوں کو عالمگیر طور پر پہنچانے کا پہلا اور روشن پیغام دیا۔ جب مکہ کی سرزمین پر ظلم و جبر کی فضا طاری تھی، بے سہاروں، بیواؤں اور یتیموں کی فریاد سننے والا اور ان کے حقوق کا محافظ دینِ اسلام ہی بنا۔ اسی جذبۂ انصاف کی روشنی نے مظلوموں کے حق میں اٹھنے والی آوازوں کو قوت بخشی اور تاریخ نے انہیں فراموش نہ کیا۔

ہمارے ماضی کے بہادروں میں محمد بن قاسم کا نام انتہائی شان و شوکت سے لیا جاتا ہے۔۔۔ وہ کسی تخت و تاج کے لیے نہیں بلکہ انسانیت کے دفاع کے لیے لڑا۔ ایسے عظیم کردار ہمیں یہ سکھاتے ہیں کہ جب حق اور انسانیت کی بات ہو تو حدودِ ملک و ملت پیچھے رہ جاتی ہیں اور انسانیت کا تقاضا سب سے بالاتر ہو جاتا ہے۔

دورِ حاضر میں اسی جذبے کا عکاس ایک عالمی قافلہ بھی سامنے آیا۔۔۔ عالمی صمود قافلہ (Global Sumud Flotilla) — جس کا مقصد غزہ پٹی پر اس طویل اور کٹھور محاصرے کو توڑ کر وہاں پھنسے ہوئے انسانوں تک امداد پہنچانا اور بین الاقوامی توجہ مبذول کروانا تھا۔ یہ قافلہ تقریباً چالیس ممالک کے شہریوں پر مشتمل تھا اور اس نے دنیا کو مظلوم غزہ کے لیے یکجا ہونے کی دعوت دی۔ تاہم اس کوشش کو اسرائیلی بحریہ نے روکا اور اس کی کشتیاں بین الاقوامی پانیوں میں پابندیوں کے ساتھ روکی گئیں، متعدد رضاکاروں اور نمائندوں کو حراست میں لیا گیا۔۔۔ یہ واقعہ عالمی سطح پر شدید ردِ عمل اور احتجاج کا باعث بنا۔

یہاں سوال یہ ہے کہ جب انسانیت کی خاطر یہ پرامن اور علامتی کوششیں کی گئی تھیں تو انہیں روکنا کیا واقعی انسانی حق و ضمیر کے مطابق ہے؟ متعدد بین الاقوامی ادارے اور حقوقِ انسانی کے نگراں ادارے اس مداخلت کو غیر قانونی قرار دے رہے ہیں جبکہ دوسری جانب جو اخلاقی اور انسانی نقطۂ نظر سے سوالات اٹھتے ہیں وہ عالمی ضمیر کو جگانے کے لیے کافی ہیں۔ بعض حکومتوں اور عوامی حلقوں نے قافلے کے اقدام کو تاریخی ہمت اور انسانیت پسندی کی جیت قرار دیا، تو بعض نے اسے سیاسی تحریک بھی کہا۔۔۔ مگر بنیادی حقیقت یہ ہے کہ وہاں لاکھوں عام انسان بھوک، بیماری اور تباہی کے درمیان زندگی گزار رہے ہیں، اور ان کی مشکلات پر آنکھیں بند رکھنا آسان نہیں۔

اِس اداریے کا مؤقف یہ ہے کہ ظلم و جبر کے خلاف اٹھنے والی ہر انسانی آواز کو عزت دی جانی چاہیے۔۔۔ چاہے وہ علامتی ہو یا عملی، مگر پرامن اور انسانی مقاصد کے تحت۔ تاریخ گواہ ہے کہ سچائی اور ہمدردی کی آوازیں وقت کے ساتھ نہ صرف سنی جاتی رہی ہیں بلکہ وہی آوازیں بدلتی دنیا میں ضابطے اور انصاف کے نئے دروازے کھولتی آئیں۔ آج بھی جب غزہ کے مستقل شہری بنیادی انسانی حقوق سے محروم دکھائی دیتے ہیں، تو بین الاقوامی سماج کو چاہیے کہ وہ انسانی بنیادوں پر معاملہ اٹھائے، سفارتی راستے کھولے، انسانی امداد کے محفوظ اور مؤثر راستے باقاعدہ بنائے اور طویل مدتی حل کی طرف اپنا کردار سنجیدگی سے نبھائے۔

ہم اپنے قارئین سے یہ اپیل کرتے ہیں کہ انسانیت کے تقاضوں کو فراموش نہ کریں؛ تاریخ ان کو یاد رکھتی ہے جو ظلم کے خلاف کھڑے ہوئے، اور وہی آئندہ نسلوں کے لیے مشعلِ راہ بنتے ہیں۔ انصاف، ہمدردی اور ایسا روّیہ جو انسانی جانوں کی حرمت کو مقدم جانے۔۔۔ یہی اصل تقاضا ہے۔ آخر میں صرف اِتنی بات کہ ظلم کے خلاف صدا بلند کرنا شرمندگی کا باعث نہیں، بلکہ انسانی وقار کا تقاضا ہے۔ اور جب دنیا کے بہادر انسان، بحری قافلوں کی شکل میں یا کسی اور انداز میں، اسی تقاضے کی خاطر سامنے آتے ہیں تو انہیں عزت دی جانی چاہیے، نہ کہ روکنے کی کوشش کی جانی چاہیے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو سچائی اور انسانیت کے راستے پر ثابت قدم رکھے، آمین۔

ہندوستان کے بدلتے حالات پس منظر و پیش منظر

ادیب شہیر علامہ نور محمد خالد مصباحی ازہری: مرکزی خازن علما فاؤنڈیشن نیپال

آج سے 78 سال قبل 1947 مین ہندوستان انگریزوں کے پنجہ استبداد سے آزاد ہوا مگر اس کی آزادی سے لیکر اب تک کچھ ایسے ملک دشمن عناصر تنظیمین اور تحریکیں سرگرم عمل ہیں جو اس ملک کی جمہوریت۔ وحدت و سلامتي کے لئے خطرہ ہیں۔ بابا بھیم راو امبیدکر جن کی ولادت 14 اپریل۔ 1891 کو رتنا گیری۔ مہاراشٹر کے ایک مہار دلت قبیلے میں ہوئی تھی۔ 1950 مین انھون نے دستور ہند مرتب کرکے ایک دستور عطا کیا جو اج تک رو بعمل ہے۔ اس دستور ہند کی رو سے ہندوستان ایک جمہوری ملک ہے۔ جمہوریت کی تعریف: حکومت کي ایک ایسی حالت جس مین عوام کا منتخب شدہ نمایندہ حکومت چلانے کا اہل ہوتا ہے۔ اس کا مترادف انگریزی میں Democracy اور عربی میں دیمقراطیۃ ہے۔ Democracy یونانی زبان Demo بمعنی عوام Cracy بمعنی حاکمیت یعنی عوام کي حاکمیت۔ سے ماخوذ ہے۔ جمہوریت کے بنیادی اصول۔ مندرجہ ذیل ہین۔ مذہبی ازادی۔ معاشی ازادی۔ سیاسی آزادی۔۔ مگر 2014 میں جب سے بے۔ جے۔ پی۔ اقتدار میں آئی ہے ہندوستان کے حالات یکسر بدل گئے ہیں ہندوستان میں اقلیتون اور دلتون کا جینا حرام ہوگیا۔ انکے جان ومال دین وایمان کا تحفظ خطرے میں پڑ گیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ موجودہ ہندوستان وہ ہندوستان نہ رہا جسے ہندو مسلم اتحاد کے نام پر انگریزوں کے پنجہ استبداد سے آزاد کروا گیا تھا۔ جس کی آزادی کی جدوجہد میں لاکھوں علماء وعوام مسلمین تختہ دار ہر لٹکا دیے گئے یا شہید کر دیئے گئے۔ جس کی آزادی کے لئے علامہ فضل حق خیرا بادي نے جزیرہ انڈمان میں جیل۔ کی صعوبتین جھیلیں RSS نامی تنظیم جس کی بنیاد 1925 کو ناگپور میں رکھی گئی۔ جس کا اس ملک کی آزادی میں کوئی کردار نہیں جو انگریزوں کے ساتھ خفیہ معاہدہ کرکے ملک کی آزادی میں رخنہ ڈالے ہوئے تھی۔ اس دعوی کی دلیل۔ بھٹہ کی۔ تصنیف کردہ کتاب Hindu Nationalism 2001 صفحہ 99 مین ہے۔ During the colonial period RSS collaborated with British Raj and played no role in Indian independence movement. استعاری دور حکومت مین راشٹریہ سیوک سنگھ برٹش گورنمنٹ سے اندر ہی اندر ملی ہوئی تھی اور ہندوستان کے آزادی کی جدوجہد میں اس کا کوئی کردار نہیں تھا۔ مگر واہ رے ہندوستان تیری بد نصیبی پر رونا آتا ہے کہ آج اسی تنظیم کی سیاسی بازو بھارتیہ جنتا پارٹی مستقل 11 سالون سے حکومت کر رہی ہے۔ مسلم۔ سکھ۔ عیسائی۔ جین۔ بدھست اقلیتوں کو انکے حقوق سے محروم کرکے بھارت کو ایک انتہا پرست ہندو ریاست قائم کرنا چاہتی ہے اس کے لیے مودی۔ نے آرٹیکل 370 کو ختم کر دیا وقف املاک کے۔ قانون کو تبدیل کرکے۔ وقف املاک پر قبضہ کروا دیا۔ چنانچہ دیلی۔ میں مکیش امبانی کا بنگلہ ایک مسلم۔ یتیم خانہ کے وقف جائیداد پر تعمیر کی گئی ہے۔ یوں ہی مسلم پرنسل لا میں تبدیلی کرکے نیا قانون پاس کیا گیا اور طلاق ثلاثہ کو ایک طلاق تسلیم کرنے کی ناپاک کوشش کی گئی۔ جو سراسر مسلمانوں کی مذہبی۔ آزادی کو چھیننے کے مترادف ہے۔ مسلمانوں کی معاشی واقتصادی ازادی پر قدغن: مودی سرکار کے تیسری بار اقتدار میں آنے کے بعد اقلیتوں کو اکثریتی ہندو تنظیموں کے ہاتھوں دھمکی، ہراساں کیے جانے اور تشدد کے بڑھتے واقعات کا سامنا کرنے میں روزانہ کا معمول بن گیا۔ ہے۔

حال ہی میں صحت اور حفاظت کے قواعد کو یقینی بنانے کی آڑ میں مسلم مخالف پالیسی اتر پردیش اور ہماچل پردیش میں متعارف کرائی گئی ہے۔

اس مسلم مخالف امتیازی پالیسی میں ریستوران مالکان پر یہ لازم قرار دیا گیا ہے کہ وہ اپنے تمام ملازمین کے نام تحریري طور پر ظاہر کریں۔

یہ پالیسی پہلے ہندتوا کے پرچارک اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے متعارف کروائی تھی جو کہ بعد میں ہماچل پردیش میں بھی لاگو کیا گیا۔

مقامی کاروباریون اور تنظیمی کارکنوں کا دعویٰ ہے کہ نئے قوانین کے مسلمان کارکنوں اور اداروں پر تعصب اور نفرت کے تحت حملہ ہے مسلم کاروباری مالکان کو یہ تشویش ہے اس سخت گیر پالیسی کے تحت ہندو تنظیموں جیسے بجرنگ دل۔ شیو سینا وعیرہ کے دریعہ منصوبہ بند حملہ یا اقتصادی بائیکاٹ کا دروازہ کھولا گیا ہے، جس سے ان کے کاروبار کو شدید خطرات لاحق ہونے کا اندیشہ ہے۔۔

ہندوستان میں پچھلے پانچ سالوں میں مسلمان دوکانداروں کے خلاف تشدد کے واقعات میں جو اضافہ دیکھا گیا ہے۔ گزشتہ مہینے بجرنگ دل کے ایک ریاستی رہنما کی ایک ویڈیو منظر عام پر آئی ہے جس میں بجرنگ دل کے رہنما، نے حاضرین سے یہ عہد کرنے کا مطالبہ کیا ہے کہ وہ کسی مسلمان دوکاندار سے سامان نہیں خریدیں گے۔ اس طرح کا نیا لاگو کردہ قانون بی جے پی کی جانب سے مسلم مخالف ایجنڈے کا حصہ ہے، جو معاشرے میں خوف وہراس پھیلانے کی کوشش کر رہی ہے۔ اتر پردیش کے کاروباری اور دوکاندار مالکان نے بتایا کہ نئے قوانین کے نتیجے میں انہوں نے مسلم عملے کو اپنے کاروبار سے برطرف کر دیا ہے، کیونکہ انہیں ڈر ہے کہ وہ ہندوتوا کے حامیوں کا آسانی سے نشانہ نہ بن جائیں۔

دیگر مسلم زیرِ کنٹرول کاروباریون نے انکشاف کیا کہ انہیں اس ظالمانہ پالیسی کے باعث شدید ہراساں کیا جا رہا ہے، اور بعض تو اپنا کاروبار بند کرنے پر مجبور ہو چکے ہیں۔

اتر پردیش کے شہر مظفر نگر میں ایک ریسٹورنٹ کے مسلمان مالک، رفیق نے کہا؛ "مجھے اپنے مسلمان عملے کو برطرف کرنا پڑا کیونکہ اس حکم کے بعد میں ان کی حفاظت کے لیے بے حد فکر مند تھا" اس طرح بے جے پی حکومت مسلم مخالف ایسی ایسی۔ پالیسیاں لاتی رہتی ہے جس سے مسلمانوں کا کاروبار برباد ہو جائے۔ مثلا مراداباد کے پیتل۔ کا کاروبار۔ بنارس کی ریشمی ساریوں کا کاروبار۔ بھدوہی کی قالین سازی کی فیکٹریان۔ کانپور کے چمڑے کی فیکٹریان۔ بڑے کے گوشت کی کمپنیاں۔ بھیونڈی کی لومین علی گڑھ کی تالہ ساز فیکٹریان۔ جس کے اکتر مالکان مسلمان ہوا کرتے ہیں بی جے پی دور حکومت مین۔ سب کو ٹارگٹ کیا گیا ہے۔ مسلمانوں کو اظہار رائے کی آزادی پر قدغن: اظہار رائے کی ازادی ہر جمہوری ملک کے ہر شہری کا بنیادی حق ہے۔ چاہے۔ وہ جس نسل۔ قبیلے گروہ یا۔ مذہب سے تعلق رکھتا ہو۔ مگر موجودہ بی۔ جے۔ پی۔ دور حکومت مین مختلف طرح کا بہانہ بنا کر مسلمانوں کو اظہار رائے کی آزادی کے حقوق سے محروم کیا جارہا ہے۔ چنانچہ کانپور میں I love Mohammad کہنے پر کچھ مسلم نوجوانوں کے خلاف پولیس نے F.I.R درج کرکے انہیں جیل کے سلاخوں کے پیچھے دھکیل دیا۔ جب بریلی کے باغیور سنی مسلمانوں نے کانپور کے ان مظلوم عاشقان رسول۔ کی حمایت میں پرامن جلوس نکال کر ان پر ڈھائے گئے مظالم کے خلاف بواسطہ ڈی ایم۔ ہوگی ادیتھ ناتھ کو۔ میمورندم پیش کرنے کی کوشش کی تو ان پر لاٹھی چارج کرکے انھیں خوب مارا پیٹا گیا۔۔ اور اس کے قائد شیر اہلسنت حضرت علامہ توقیر رضا صاحب بریلوی اور انکے حامیان کو پا بند سلاسل کر دیا گیا۔ وزیر اعلی اتر پردیش مسٹر ہوگی نے بڑے تحکمانہ ومتکبرانہ انداز میں کہا' غزوہ ہند کا تصور کرنے والوں کو ہم جہنم کا ٹکٹ دے دیتے ہیں" یہ بیان ایک جمہوری ملک کے وزیر اعلی کے شان کے مناسب نہیں ہے جب کہ بریلی۔ کے اس پر امن جلوس کا غزوہ ہند سے کوئی تعلق نہیں۔ بلکہ حکومت کے دستور ہند مخالف قوانین کے نفاذ پر رد عمل کا ایک طرح اظہار ہے۔ مسلمانوں کو سیاسی آزادی کے حقوق سے محرومی: جولائی 2023 کے اعداد و شمار کے مطابق پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کے ممبران کی مجموعی تعداد 776 ہے۔ راجیہ سبھا کے 233 ممبران مین مسلمان کي تعدار 13 ہے اور لوک سبھا کے 543 ممبران مین مسلمانوں کی تعداد 26 ہے راجیہ سبھا کے 233 ممبران مین انکا تناسب 5.58 فیصد اور لوک سبھا کے 543 ممبران مین انکا تناسب 4.49 فیصد ہے۔ جو آبادی کے تناسب سے ناگفتہ بہ ہے۔ آزادی سے لیکر اب تک تمام سیاسی جماعتوں نے مسلمانوں کے اوت کو Use and throw کے فارمولے پر عمل کرتے ہوئے استعمال کیا۔ اور انہیں ذلت کے قعر عمیق میں ڈال دیا ہے۔ اس لئے میں ہندوستان کے سیاسی۔ سماجي۔ کاروباري۔ شخصیات و مذہبی قائدین سے گذارش کروں گا کہ آپ حضرات اوت کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے اپنے آوٹ کا مناسب جگہ استعمال کریں اور ہندوستان مسلمانوں کو انکا حقیقي مقام دلوانے میں ایک اہم کردار ادا کریں۔ خاص طور پر خانقاہی نظام سے مربوط پیران عظام وسجادہ نشین حضرات بھی اپنے اپنے مریدین ومتوسلین میں سیاسی شعور بیدار کریں۔ اور اب عرس وجلسہ وجلوس میں یہ لکھنا چھوڑ دیں کہ جلسہ ھذا کو سیاست حاضرہ سے کوئی تعلق نہیں ہے الناس علی دین ملوکھم کے مطابق موجودہ ہندوستان کي سیاست میں حصہ لیکر اس میں اصلاح کرنے کی کوشش کرین۔ اگر۔ مسلمان سیاسی طور پر بھارت میں کمزور ہوگا تو لازما مذہبی۔ معاشی۔ سماجی طور پر بھی کمزور ہو گا۔ مضمون کے آخر میں میں سرکار غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی سیاسی خدمات پر بھی روشنی ڈالوں گا تاکہ موجودہ دور کے علماء ومشائخ جو۔ اس موضوع کو اہل خانقاہ و اہل مدارس اپنے لئے شجر ممنوعہ تصور کرتے ہین۔ انہین آپ کی سمجھ اجائے اپ کی ولادت 1078 عیسوي گیلان وصال 1166 عیسوی بغداد۔ گیلان بغداد سے 627 کلو میتر دور بجانب شمال مغرب بحیرہ کیپسن کے قریب واقع ہے آپ سلجوقی دور حکومت مین موجودہ ایران کے صوبہ گیلان کے قصبہ نیف میں ایک حسني حسیني سادات گھرانے میں پیدا ہوئے۔ اپ کی ولادت کے وقت بغداد میں المقتدی بامراللہ 1075 تا 1094 کي برائے نام حکومت تھی اپ مستنصر۔ باللہ 1094 تا 1118 کے دور خلافت میں گیلان سے بغداد حصول علم کے لئے تشریف لائے اپ۔ نے 9 سال تک اس وقت کے مروجہ علوم دینیہ مین حاصل کي 25 سال تک بعداد گرد ونواح کے جنگلات میں ریاصت شاقہ کرکے اپنے نفس کا تزکیہ۔ کرکے بحکم خدا 50 سال۔ کی عمر میں مخلوق خدا کی روحاني۔ علمي اخلاقي تربیت کي۔ جب ہم غوث اعظم کے دور کے مسلم حکمرانون کی صورتحال پر نظر دوڑاتے ہیں تب مجھے لقب محي الدین کا حقیقي معني سمجھ میں آتا ہے کہ اپنے کس ظرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ک ے مردہ ہو چکے دین کو حیات نو بخشي اپ۔ کے دور میں خلافت عباسیہ برائے نام کی تھی۔ خلفاء فاطمیہ جو شیعان علی تھے شمالي افریقیا کے تمام ممالک بشمول مصر۔ فلسطین۔ لبنان جارڈن حتي کی مکہ و مدینہ پر حکومت کر رہے تھے۔ سلاجقہ گر چہ عالم اسلام کے 3900000 لاکھ مربع کلو میٹر پر حکومت کر رہے تھے۔ مغرب مین ترکي اور مشرق مین چین کے بارڈر تک انکی حکومت پھیلی ہوئی تھی۔ افعانستان۔ پاکستان میں عوریہ۔ عزنویہ۔ کی حکومت تھی۔ غوث اعظم سرکار کي عمر مبارک جب 18 برس کي تھی جب اپ حصول علم کے لئے گیلان سے بغداد تشریف لائے تھے 1096 عیسوي مین پہلی صلیبی جنگ لڑی گئی جس میں صلیبیون نے فاطمیون یعنی شیعان علی سے فلسطین چھین کر اس پر قبضہ کر لیا۔ اور اسکے چار حصے کر دئے تاکہ کوئی دوبارہ اس پر قبضہ نہ کر سکے۔ غوث اعظم سرکار اس وقت اپنی نگاہ ولایت سے مسلم حکمرانون کی بے بسی کا سارا منظر ملاحظہ فرما رہے تھے۔ ساتھ ساتھ اپنی خداداد علمی وروحاني صلاحتیون سے بغداد مین بیتھ کر لاکھوں بندگان خدا کو عشق و معرفت کا جام پلا رہے۔ تھے۔ انہیں بندگان خدا میں سلطان نورالدین زنگی۔ وسلطان صلاح الدین ایوبي رحمۃ اللہ علیھما بھی تھے. اول الذکر نے دوسری صلیبی جنگ سے قبل 1144 مین فلسطین کی عیسائی ریاست ادیسہ جو موجودہ ترکی میں واقع ہے کو عیسائیوں سے آزادی کروائی مگر عیسائیوں نے دوبارہ بیت المقدس پر قبضہ کر لیا لیکن_ نورالدین زنگی کے سپہ سالار صلاح الدین الأیوبي نے 1198 عیسوی میں مصر وحجاز مقدس کو فاطمی شیعوں سے اور بیت المقدس کو صلیبیون سے دوبارہ آزادی دلوا کر سنیون کے تصرف میں کر وا دیا۔ یہ دونوں جرنیل سرکار غوث اعظم کے دینی۔ مذہبی۔ سماجی سماجی تعلیمات سے متاثر تھے اخر میں یہ کہنا پڑتا ہے۔ نگاہ ولی میں یہ تاثیر دیکھی۔ بدلتے ہزاروں کی تقدیر دیکھی چنانچہ حیات غوث اعظم میرا موضوع تو نھین ہے اس لئے اسے تفصیل سے ذکر نھین کر رھاھون ورنہ آپ کی حیات وخدمات کو احاطہ تحریر مین لانے کے لئے ایک دفتر بھی ناکافی ہے۔ اللہ تعالی ہم غلامان غوث اعظم کو اپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

صاحب مسند کا تکبرانہ لہجہ

آگ پانی میں لگا دوں گا ہے شاسن میرا
شہرِ الفت کو جلا دوں گا ہے شاسن میرا

مجھ پہ آواز اٹھانے کی نہ جرأت کرنا
ورنہ مٹی میں ملا دوں گا ہے شاسن میرا

اپنے مذہب کی حمایت میں نہ نکلو ورنہ
لاٹھیاں تم پہ چلا دوں گا ہے شاسن میرا

غزوۂ ہند کا مت دیکھنا سپنا ورنہ
تم کو دوزخ میں بھیجا دوں گا ہے شاسن میرا

کھول کر کان سنو! شور مچانے والو!
تم کو بزدل میں بنا دوں گا ہے شاسن میرا

جب تلک میری حکومت ہے مسلسل ہر سو
کھل کے نفرت کو ہوا دوں گا ہے شاسن میرا

مجھ سے ٹکرانے کی ہمت نہ کرو! ورنہ بشیر
قہر کی بجلی گرا دوں گا ہے شاسن میرا

از۔
محمد بشیر القادری رضوی گلاب پوری نیپال

Published By: Ulama Foundation Nepal, Bhairahwa, Rupandehi Lumbini Pradesh Nepal, Reg: 372860
Email:- weeklynepalurdutimes@gmail.com, Web site: www.nepalurdutimes.com, Contact:- +91 8795979383, +977 9817619786, +9779821442810

اعراس سے اداروں تک: وقت کا تقاضا اور ہماری ذمہ داری

ابوالعطر محمد عبدالسلام امجدی برکاتی
تاراپٹی، دھنوشا (نیپال)

تعارف و تاریخی پس منظر

ملتِ اسلامیہ کی تاریخ میں خانقاہیں اور درگاہیں نہ صرف روحانی مراکز تھیں، بلکہ فکری، تعلیمی اور اجتماعی زندگی کے روشن منارے بھی تھیں۔ بغداد کی مدارسِ نظامیہ، قرطبہ و غرناطہ کے جامعات، اور دہلی کی قدیم خانقاہیں اس بات کی روشن مثال ہیں کہ جب سجادگانِ خانقاہ نے اپنے وسائل کو علم، تربیت اور خدمتِ خلق میں صرف کیا، تو قوم نے عروج پایا۔ علم و عرفان کی شمعیں روشن ہوئیں، نسلوں کو فکری و روحانی تربیت ملی، اور دنیا نے اسلامی تہذیب کی تابناک مثالیں دیکھی۔

لیکن تاریخ کی کتابوں کا مطالعہ سے یہ بھی واضح ہے کہ جس وقت خانقاہی وسائل عارضی لذتوں، نمائشی محفلوں اور محض اعراس کی رونقوں پر ضائع ہوئے، وہاں قوم کی فکری و عملی ترقی رک گئی اور زوال کے بادل چھا گئے۔ بغداد کے زوال اور اندلس کی تباہی اسی اسباب کی روشن مثالیں ہیں، جہاں علم و حکمت کی روشن شمعیں بجھ گئیں، درسگاہیں ویران ہوئیں اور قوم اپنی روحانی و علمی قیادت سے محروم ہو کر دشمنوں کا آسان شکار بن گئی۔

جب خانقاہیں اور مدارس اپنی اصل روح یعنی تزکیۂ نفس، تعلیم و تربیت اور معاشرتی رہنمائی کے بجائے ظاہری جاہ و جلال کے مراکز بن جائیں، تو پھر قومیں قافلۂ تہذیب و تمدن سے پیچھے رہ جاتی ہیں۔ تاریخ گواہ ہے کہ جب بھی دینی مراکز نے دنیاوی نمود و نمائش کو اپنا مقصد بنالیا، وہاں سے اخلاص رخصت ہوا، عمل کمزور پڑ گیا اور قوتِ عمل کے بجائے کمزوری و غلامی نے جگہ لے لی۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمان جہاں بھی اپنے روحانی و علمی سرمایہ کو غلط مصرف میں کھپاتے رہے، وہاں عزت و عظمت کے بجائے رسوائی اور محکومی ان کا مقدر بنی۔

افسوس کہ یہی منظرنامہ آج بھی کئی خانقاہوں میں دیکھنے کو ملتا ہے۔ روحانی مراکز جو کبھی خدمتِ خلق، اصلاحِ باطن اور سماجی رہنمائی کے سرچشمے تھے، اب کئی مقامات پر محض میلوں، ڈھول تاشوں، چادریں چڑھانے اور نمائشی جلوسوں تک محدود ہو کر رہ گئے ہیں۔ نوجوانوں کی تعلیم و تربیت کے بجائے ان کا وقت، مال اور صلاحیتیں رسمی تقریبات کی نذر ہو رہی ہیں۔ حالانکہ اگر یہی توانائیاں تعلیم، تحقیق، رفاہی خدمات اور قومی بیداری میں صرف ہوتیں تو آج امت زوال و پسماندگی کے بجائے ترقی و قیادت کی منازل طے کر رہی ہوتی۔ یوں لگتا ہے کہ ہم نے تاریخ کے تلخ اسباق سے کچھ سیکھنے کے بجائے انہیں دہرانے کی راہ اختیار کرلی ہے۔

عصری واقعات اور میڈیا کی جانبداری:

آج ملتِ اسلامیہ کے سامنے سب سے بڑا المیہ یہ ہے کہ ظلم اور مظالم کی تصویر ہمیشہ مسخ ہو کر دنیا کے سامنے پیش کی جاتی ہے۔ میڈیا، جو حقیقت کو بیان کرنے کا ذریعہ ہونا چاہیے، اکثر طاقتوروں اور حکمرانوں کے مفادات کا آلہ بن کر سامنے آتا ہے۔ حقیقت کے دھندلے عکس کو بڑے شعلوں میں پیش کر کے مظلوم کو ہی مجرم، اور ظالم کو ہی ہیرو ثابت کیا جاتا ہے۔ (اس حوالے سے فقیر کا مضمون ”ذرائع ابلاغ کی جانبداری اور ملتِ اسلامیہ کی بے بسی“ شائع ہو چکا ہے)

خانقاہی سرمایہ، اعراس اور قوالی: ایک تنقیدی جائزہ:

ملت کے سامنے سب سے بڑا سوال یہی ہے کہ ہمارے خانقاہی وسائل کہاں استعمال ہو رہے ہیں؟ ایک طرف یہ مراکز علم و عرفان اور روحانیت کے منار ہیں، تو دوسری طرف وہی خانقاہیں اور درگاہیں دو روزہ یا سہ روزہ اعراس، قوالی کے خیمے، چراغاں اور تماشائی محافل کی نذر ہو رہی ہیں۔

قوالی کے خیمے، چراغاں کے جلوس، اور سہ روزہ اعراس اس بات کا مظہر ہیں کہ ملت کے اصل سرمایہ، یعنی وقت، توانائی اور دولت، وقتی لذتوں، اسراف اور پیروں کی دست بوسی، غلو آمیز عقیدت اور نذرانہ بٹوری میں ضائع ہو رہے ہیں۔ لاکھوں اسی سرمایہ سے ملت کے لیے دیرپا اور نتیجہ خیز منصوبے وجود میں لائے جاسکتے ہیں۔

سوچیے، اگر یہی رقم میڈیا ہاؤسز، اخبارات، ٹی وی چینلز، تعلیمی ادارے، ہسپتال اور تجارتی مراکز کے قیام پر صرف کی جائے تو چند برسوں میں ملت کی تقدیر بدل سکتی ہے۔ نوجوانوں کو وسائل اور تربیت فراہم کرنے سے وہ محافل کے تماشائی کے بجائے فکری اور عملی سپاہی بن سکتے ہیں، اور ملت کے بیانیے کو خود دنیا کے سامنے پیش کر سکتے ہیں۔

ہاں! یہ کہنا ہرگز مناسب نہیں کہ تمام خانقاہیں اس روش پر گامزن ہیں۔ الحمد للہ، بعض ممتاز خانقاہیں آج بھی ملت کے لیے شمعِ رہنمائی ہیں۔ ان کی خدمات سے آج بھی علم و عرفان کے چشمے پھوٹتے ہیں۔ لیکن وقت کا تقاضا یہ ہے کہ ان ممتاز خانقاہوں سے بھی مودبانہ درخواست کی جائے کہ وہ سہ روزہ اعراس اور طویل محفلوں کی بدعت حسنہ مؤلہ سے نکل کر سادگی اور اخلاص کی طرف رجوع کریں۔

ملت کو آج چراغاں اور قوالی کے شور کی نہیں بلکہ فکری بیداری، تعلیمی خود کفالت اور اجتماعی ترقی کی ضرورت ہے۔ اگر خانقاہی سرمایہ درست سمت میں لگایا جائے تو یہ وسائل محض وقتی مسرتوں پر خرچ ہونے کے بجائے نسلوں کی تعمیر و تربیت کے ضامن بن سکتے ہیں۔ انہی وسائل سے عصری و دینی تعلیم کے ادارے قائم ہو سکتے ہیں، تحقیقی مراکز وجود میں آسکتے ہیں، نوجوانوں کے لیے تربیتی پروگرام اور اسکالرشپ کے دروازے کھل سکتے ہیں، اور سماجی و رفاہی منصوبے امت کی پسماندگی کو دور کر سکتے ہیں۔

قرآن مجید میں ارشاد ہے: ﴿وَأَعِدُّوا لَهُم مَّا اسْتَطَعْتُم مِّن قُوَّةٍ﴾ (الأنفال:60)

یعنی "اپنے دشمنوں کے مقابلے کے لیے اپنی استطاعت کے مطابق قوت تیار رکھو۔"

یہ قوت صرف عسکری نہیں بلکہ علمی، فکری اور تعلیمی قوت بھی ہے جس کے بغیر کوئی قوم سربلند نہیں رہ سکتی۔

اسی طرح نبی کریم ﷺ نے فرمایا "طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ" (ابن ماجہ)

"علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔"

یہی وہ سرمایہ ہے جسے اگر فلاحِ عامہ اور علمی ترقی میں صرف کیا جائے تو ہم اپنی قوم کو نہ صرف جہالت اور غربت کی زنجیروں سے آزاد کر سکتے ہیں بلکہ دنیا کو علم و اخلاق کا وہ نور بھی دے سکتے ہیں جس کی روشنی سے تاریخ میں ایک نیا اور روشن باب رقم ہو۔

یہی وہ راستہ ہے جو خانقاہوں کو دوبارہ ان کے اصل کردار — یعنی روحانی اصلاح، علمی رہنمائی اور سماجی خدمت — کی طرف لوٹا سکتا ہے۔

اصلاحی منشور اور عملی لائحہ عمل:

ملت کی بقاء اور ترقی اسی وقت ممکن ہے جب خانقاہی سرمایہ عوامی فلاح، تعلیم اور میڈیا کی طرف موڑ دیا جائے۔ اس کے لیے عملی اقدامات درج ذیل ہیں:

1. اعراس اور قوالی کی محافل کو مختصر اور بابرکت انداز میں محدود کریں:

دو روزہ یا سہ روزہ نمائش کی بجائے فاتحہ و قرآن خوانی اور مختصر محفلیں کافی ہوں۔ اس سے اخلاص بڑھے گا اور وسائل ضائع نہیں ہوں گے۔

2. میڈیا اور ذرائع ابلاغ کا قیام:

اپنے ٹی وی چینل، اخبارات اور ڈیجیٹل پلیٹ فارمز قائم کریں تاکہ ملت کا بیانیہ خود دنیا کے سامنے پیش ہو، اور سچائی کے خلاف جھوٹ کا مقابلہ ہو سکے۔

3. تعلیمی ادارے اور یونیورسٹیاں:

خانقاہی سرمایہ سے جدید معیار کے کالج اور یونیورسٹیاں قائم کریں تاکہ نوجوان علم و فہم حاصل کریں اور ملت کے روشن مستقبل کے لیے تربیت یافتہ ہوں۔

4. ہسپتال اور طبّی مراکز:

نادار اور بیمار افراد کی خدمت کے لیے مستند ہسپتال قائم کریں، تاکہ خدمتِ خلق خانقاہی سرمایہ کی اصل ترجمانی بنے۔

5. تجارتی اور معاشی منصوبے:

ملت کی معاشی خود کفالت کے لیے تجارتی مراکز قائم کریں، تاکہ دولت مستقل وسائل پیدا کرے اور وقت کے ساتھ ترقی کی بنیاد رکھے۔

6. نوجوانوں کی تربیت:

نوجوانوں کو محافل کے تماشائی کے بجائے فکری، عملی اور میڈیا کے میدان میں قائد بنایا جائے، تاکہ وہ ملت کی صحیح ترجمانی کر سکیں۔ 7. ممتاز خانقاہوں کا رول ماڈل بننا: مستثنیٰ خانقاہیں سادگی، اخلاص اور تعمیری منصوبوں کی قیادت کریں، تاکہ باقی خانقاہیں بھی ان سے سبق سیکھیں۔

گذارش: اے اہلِ ملت! آج وقت کا سب سے بڑا تقاضا یہ ہے کہ ہم اعراس سے اداروں تک کا سفر طے کریں۔ خانقاہی سرمایہ اگر تعلیمی اداروں، میڈیا، صحت کے مراکز اور اجتماعی ترقی کی طرف لگے تو ملت کا مستقبل تابناک ہو سکتا ہے۔ بصورتِ دیگر، یہ وسائل ہماری آنکھوں کے سامنے تماشوں اور نمائشی محافل میں ضائع ہو جائیں گے، اور آنے والی نسلیں ہمیں کوتاہ بیں اور غافل قوم کے طور پر یاد رکھیں گی۔

🌹 پروردگار! ہمیں وہ حکمت عطا فرما کہ ہم اپنے وسائل کو صحیح راہوں میں صرف کریں، اپنی خانقاہوں کو ملت کی عزت و وقار کا مینار بنائیں، اور اپنی قوم کو فکری، تعلیمی اور معاشی خود کفالت کی نعمت عطا فرما۔ آمین۔

ابوالعطر محمد عبدالسلام امجدی برکاتی
تاراپٹی، دھنوشا (نیپال)
حال مقیم: دوحہ قطر

30 ستمبر 2025

ضروری اعلان

قلمکار حضرات اپنے مضامین دلائل کے ساتھ ہی ارسال فرمائیں بغیر دلائل کے کوئی بھی مضمون قابل قبول نہیں

ادارتی ٹیم۔

علومِ جدیدہ کے ایجاد و تدوین میں مسلمانوں کا کردار. اور غیروں کی سازش

داستاں گو. محمد ضیا برکاتی احسنی نیپال
متعلم جامعہ احسن البرکات مارہرہ شریف

پوری کائنات میں میں لا تعداد مذاہب و ادیان ہیں اور روز بروز نئے جنم لے رہے ہیں۔ پھر ہر مذہب میں الگ الگ افکار و نظریات کے لوگ پائے جاتے ہیں، لیکن ان سب میں مہذب مذہب، دینِ اسلام اور بانیٔ اسلام ﷺ نے جس قدر علم اور اہلِ علم کی اہمیت اور قدر و منزلت کا احساس لوگوں کے دلوں میں ابھارا اور تعلیم کی رغبت دلائی اور اس کی تلقین کی، کسی بھی دھرم یا کسی بھی فکر کے لوگوں میں اس کا شائبہ تک نہیں پایا جاتا ہے اور دور دور تک اس کا عکس خفیف میں نظر نہیں آتا۔

ابتدائے اسلام سے ہی کفار و مشرکین اور تمام فرقہائے باطلہ کے ماننے والوں کی یہ عادتِ فاسدہ رہی ہے کہ جب وہ ہر طرح سے اسلام کی نشر و اشاعت سے عاجز آکر نبیِ رحمت ﷺ کی نگاہِ بندہ نواز پر دل و جان فدا کرنے والے وارفتگانِ عشقِ حقیقی کے بلند حوصلوں کو پست نہ کر سے، تو وہ دینِ حنیف پر باطل طریقے سے انگشت نمائی کا عمل جاری کیا۔ اسلام کو محدود کرنے میں نے اپنی پوری استطاعت صرف کر دی۔ لیکن اسلام کی فطرت میں قدرت نے لچک دی ہے جتنا ہی دباؤ گے اتنا ہی یہ ابھرے گا۔ ہوا بھی ایسا ہی کہ آج خطۂ عالم میں ضیاء اسلام کی معطر شعاعیں پہنچ چکی ہیں۔

لیکن اس کے باوجود، عہدِ رسالت کے مشرکین کی روحانی اولاد آج بھی اپنے آباؤ اجداد کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے قسم قسم کے باطل تنقیدات کا نشانہ اسلام کو بناتے ہیں۔ ان تنقیدات میں سے ایک دور حاضر میں تعلیم قرار پا رہا ہے کہ علم دوست دینِ اسلام کو علم کا مخالف ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی جاتی ہے۔ حالانکہ قرآنِ مقدس میں متعدد مقامات پر علم کی اہمیت اور فضیلت کو اجاگر کیا گیا ہے۔ اور خود رسولِ ہاشمی ﷺ نے جابجا اپنے اصحاب و امت کو حصولِ علم کی تلقین فرمائی، جس کا اثر آج بھی نمایاں ہے کہ عالم اسلام کے اکثریت قریات و قصبات میں متعدد تعلیم گاہیں دیکھنے کو ملتی ہیں اور لاکھوں کی تعداد میں اصحابِ علوم و فنون تشنگان وراثت انبیاء کو سیراب کر رہے ہیں۔۔۔

ساتھ ہی زمانۂ قدیم میں اسلام کے دامنِ پرانوار میں کتنے ہی لعل و جواہر نے جنم لیا، جنہوں نے اپنی خداداد صلاحیت اور عقل و فہم کو بروئے کار لا کر ایسے ایسے عدیم المثال فنون کو وجود بخشا جس نے پوری عالم انسانیت کو انگشت بدنداں کر دیا۔ اور حقائق عام کو اس قدر منکشف کر دیا کہ کما حقہ جس کے افہام و تفہیم سے عقل انسانی قاصر ہے۔ اور نہ جانے کتنے ہی علوم ایسے ہیں جن کا ادراک انسان کے لیے ایک مشکل امر ثابت ہو چکا ہے۔

لیکن ساتھ ہی ایک دردناک المیہ یہ بھی ہے کہ ان علوم اور ان کے موجدوں کے ناموں کو اس طرح بدل دیا گیا ہے کہ تاریخ سے غافل شخص یہ تسلیم کرنے سے منکر ہے کہ کہ ان علوم کو مسلمانوں نے ایجاد کیا تھا۔ ساتھ ہی مسلمانوں نے بھی ان علوم سے اس قدر عدم التفات کیا کہ آج ان علوم عقلیہ کو مسلمانوں کی طرف منسوب کرنا تو در کنار، لوگوں نے یہ عقیدہ بنا لیا ہے کہ ان علوم سے مسلمانوں کا نہ تو کوئی تعلق تھا اور نہ اب کوئی ربط ہے۔ ایسے علوم جنہیں مسلمانوں نے ایجاد کیا لیکن اب ان علوم اور موجدین علوم کو بدل کر دیگر قوموں نے اپنی وراثت بنالی

انے والی سطریں پڑھیے اور حقیقت کے رخ سے پردہ اٹھا کر خود آپ اسلامی موجدین اور ان کے ایجاد کردہ علوم کو دیکھیے۔۔

۱۔ علم: الجبرا مغربی نام۔ Algebra
عددی و حرفی مساواتوں کو حل کرنے کا علم
موجد: محمد بن موسیٰ الخوارزمی۔ 850 ۔ 780 ق م
مغربی نام: Algoritmi–(الگورِتمی)

۲۔ علم: فلکیات۔ مغربی نام۔ Astronomy (فلکیات)
آسمانی اجسام، سورج، چاند اور ستارے کا مطالعہ
موجد: البتانی۔ 858-929ء
مغربی نام: Albatenius – (الباطینیوس)

۳۔ علم: طب Medicine (میڈیسن)
انسانی جسم، بیماریوں اور علاج کا علم
موجد: ابن سینا 980-1037ء
مغربی نام: Avicenna–اوِی سینا

۴۔ علم: کیمیا Chemistry–(کیمسٹری)
مادے کی ساخت، خواص اور تبدیلیوں کا علم۔
موجد: جابر بن حیان۔ 815--721ء
مغربی نام: Geber–(جیبیر)

۵/۶۔ علم: بصریات و طبیعیات (Optics& physics–(آپٹکس و فیزیکس)
روشنی، عکس حرکت اور طبیعی قوانین کا ادراک
موجد: ابن الہیثم
965-1040ء
مغربی نام: Alhazen–الہیزن

۷۔ علم: جغرافیہ (Geography) (جغرافیہ)
زمین، مقامات، موسم اور نقشہ جات کا علم
موجد: محمد الادریسی۔ 1100-1165ء
مغربی نام: Al-Idrisi–الادریسی

۸۔ علم: ریاضی – Mathematics (میتھمیٹکس)
اعداد، اشکال، مقدار اور تناسب کا علم
موجد: محمد بن موسیٰ الخوارزمی۔ 780- 850ء
مغربی نام: Algoritmi–الگورِتمی

۹۔ علم: عمرانیات Sociology) (سوشیالوجی)
انسانی معاشروں اور ان کے ارتقاء و تعلقات کا علم
موجد: ابن خلدون۔ 1332-1406ء
مغربی نام: Ibn Khaldun – ابن خلدون

۱۰۔ علم: موسیقیات Musicology) میوزکالوجی)
آواز دھن اور آلات موسیقی کے اصول
موجد: ابن سجاح۔ 1095-1138ء
Ibne sajjah-مغربی نام

۱۱۔ علم: ادویات Pharmacology– (فارماکولوجی)
دواؤں جڑیں بوٹیوں اور انکے اثرات کا علم
موجد: ابن سینا۔ 980-1037ء-
مغربی نام: Avicenna–اوِیسینا

یہ تو ان عقلاء مسلمین کا ذکر تھا جنہوں نے ماضی بعید میں اپنی عقلی جواہر کا مظاہرہ کیا ان کے علاوہ ان گنت ایسے ماہرین علوم عقلیہ کو اسلام نے پیدا کیا جن کی آج تک کوئی مثال نہیں ملتی ماضیِ قریب میں ایک ہی مسلمانوں کے عظیم امام و مقتدیٰ جن کو ے دنیائے اسلام امام احمد رضا خان بریلوی کے نام سے جانتی ہے آپ نے اپنی ساری زندگی خدمتِ دین میں صرف کر دی۔ فقہ و حدیث کے ساتھ ساتھ منطق، فلسفہ، ریاضی، فلکیات اور سائنس جیسے عقلی علوم میں بھی آپ یکتائے روزگار تھے۔

آپ نے زمین کی حرکت، سورج کی مرکزیت وقت و فیصلہ کے متعلق نیوٹن، گلیلیو، آئن سٹائن، ارسطو، افلاطون، کانٹ، ٹوڈے کارڈ جیسے سائنسدانوں اور فلسفیوں کے باطل دعووں کا سیکڑوں دلیلوں سے زوردار رد فرمایا، خاص طور پر اپنی شہرۂ آفاق کتاب "فوز مبین" میں قران، عقل اور سائنسی اصولوں کی روشنی میں زمین کی ساکنیت ثابت۔ آپ کی دیگر کتب جیسے "نزول آیاتِ فرقان" اور "معین مبین" نے مغربی فلسفے اور سائنسی خیالات کا زوردار رد کرتے ہوئے دین و سائنس میں ھم آہنگی پیدا کر دی۔ ریاضی کے مشکل پیچیدہ لکو آسان زبانی حل کرنا اور فلسفیانہ اشکالات کو سادہ دلائل سے سلجھا دینا، جو آپ کی عقلی عظمت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

آپ ن مشہور و معروف سائنسی دنیا کے بادشاہ نیوٹن۔ گلیلیو۔ آئن سٹائن ارسطو و افلاطون ۔ کانٹ و ڈیکارٹ جیسے علوم عقلیہ کا ایسا رد کیا جس کے سامنے تمام دلائل عقلیہ دم بخود ہیں۔ ابن الہیثم کی بصریات، جابر بن حیان کی کیمیا، الخوارزمی کا الجبرا البیرون کی فلکیات، اب سینا کا طب الفارابی کی منطق اور نصیر الدین طوسی کی ہیئت۔ یہ سب اسلامی سائنسدانوں کی وہ روشن لکندیلیں ہیں جن کی روشنی سے صدیوں تک دنیا نے علم حاصل کیا آج مغرب جن سائنسی اصولوں کی بنیاد پر اسلام کو حقارت کی نظر سے دیکھنے کی جرئت کرتا ہے وہ کبھی ہمارے ہی آباء واجداد کی ایجاد تھی۔

مگر وہ علم ک موتے، کتابیں اپنے آباء کی
جو دیکھیں ان کو یوروپ میں تو دل ہوتا ہے سیپارہ۔

لیکن افسوس صد افسوس! آج وہی مسلمان علم و سائنس سے دور اور وہی فنون اسلامی غیروں کے قبضے میں ہیں۔ جو قوم ایک وقت تک دنیا کی معلم تھی آج خود دوسروں کی محتاج بن چکی ہیں۔ تعجب اور افسوس ہے کہ جنہوں نے کائنات کے راز سے پردہ اٹھائے، آج ان کی اولاد کتاب سے نام واقف، تحقیق سے غافل اور علم کے بیگانہ ہے ۔ یہ غفلت صرف نقصان نہیں بلکہ ایک عظیم امانت سے خیانت ہے۔

روایات قدیمہ کو زیر پا کیا تم نے
، بزرگوں کے مقدس نام کو رسوا کیا تم نے۔
کوئی خوبی طریق اہل یورپ کی نہیں سیکھی،
لباس اپنا بدل ڈالا فقط اتنا کیا تم نے

اپنی نگارشات و مضامین ہمارے ای میل پر ارسال کریں
weeklynepalurdutimes@gmail.com
www.nepalurdutimes.com
+918795979383۔
۔+977 9817619786
+91 7398 208 053

ضلع ٹھاکر گنج ـــــ ایک التماس برائے اردو کی بحالی

پیارے دوستو!! جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں کہ ہمارا علاقہ مسلمانوں کا ہے اور یہاں مدارس، مساجد اور دینی مراکز کی کثرت ہے۔ اگر کوئی سنجیدہ سروے کیا جائے تو بھارت کے اندر مساجد کی تعداد میں ضلعِ کشن گنج کا نام اوپر آئے گا۔ ہمارے دیہاتوں میں جگہ جگہ ایک، دو نہیں بلکہ کئی کئی مساجد ملتی ہیں ـــــ کہیں پانچ، چھ، سات تو کہیں دس دس مساجد ایک ہی گاوں میں۔ الفت نگر، جھار باڑی، آم تولہ، تیتل گوڑی، باون ڈانگی، کھیلا بھیٹہ میں گیارہ مساجد ہیں۔ جال ملک، دھلی گاؤں، برچوندی، پٹیسری، گل گلیہ، مالن گاؤں، بھینکر دواری ـــــ ہر طرف یہ منظر ملتا ہے۔

جب اذانیں گونجتی ہیں تو ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے ہم کسی جامع مسجد کے ماحول میں گھوم رہے ہوں ـــــ بمبئی کے مینارہ، سری نگر کے لال چوک یا کلکتہ کے مٹیا برج کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔ بیرونِ ملک باتیں الگ ہیں، مگر میرا ماننا ہے کہ اگر ضلعِ کشن گنج کا مکمل سروے ہو تو یہ بہار میں سب سے آگے نکل آئے گا۔ ہمارے یہاں مساجد، مدارس، علم و عمل کی روایت، اور دینی رہنماؤں کا ایسا خزانہ موجود ہے جس پر ہمیں فخر ہے۔

ہماری تاریخ بھی حیران کن نقل و حرکتوں سے بھری ہے ـــــ بعض خاندان سندھ اور ڈھاکہ سے آئے، بعض نے یہاں بس کر کامیابیاں حاصل کیں۔ ہمارے علماء اور طالب علم دنیا بھر میں ـــــ ہالینڈ، جنوبی افریقہ، جاپان، کینیڈا وغیرہ ـــــ علمی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ شہرِ کشن گنج میں بکثرت درس و تدریس ہے اور کئی قابلِ ذکر شخصیات اسی خطے سے وابستہ ہیں، مثلاً حضرت مفتی محمد شبیر نعیمی اور دیگر نامور علماء جن کا تذکرہ فخر سے کیا جاتا ہے۔

کشمیر، سیاسی حالات، اور عالمی واقعات کا ذکر اپنے مقام پر ضروری ہے، مگر آج میری آپ سب سے جو عاجزانہ عرض ہے وہ زبانِ اردو کے بارے میں ہے۔ ہمارے علاقے میں بول چال، شادی بیاہ، انصاف، دعوں اور دینی تقریبات وغیرہ میں اردو کا بڑا حصہ ہے۔ اسکولوں اور سرکاری عمارتوں میں بھی اردو نظر آتی ہے، مگر روڈ، بازار، دوکانوں اور چوراہوں پر اردو بورڈنگ بہت کم دکھائی دیتی ہے۔ یہ گہرا دکھ ہے ـــــ ہماری ثقافت، ہماری زبان، ہماری شناخت کم و بیش پسِ پردہ ہوتی جارہی ہے۔ اسی لئے میری آپ سے پُر زور التماس یہ ہے:

۱) تمام امیدوارانِ انتخابات اور مقامی رہنماؤں سے مطالبہ کریں کہ وہ عوامی جلسوں، ریلیوں اور تقاریر میں اردو استعمال کریں۔

۲) ہر گاؤں، ہر چوک، ہر مسجد و مدرسہ اور مارکیٹ میں اردو کے سائن بورڈ لگوائے جائیں ـــــ ہر پنچایت میں کم از کم بیس اردو بورڈ ـــــ تاکہ ہماری زبان منظرِ عام پر آئے۔

۳) سرکاری اسکولوں میں شامل کیے گئے اردو و عربی کے نصابی مواد کو پڑھانے کے لیے اہلِ علم اساتذہ اور معتبر مدارس کے معلّمین کی تقرری یقینی بنائی جائے۔

۴) جماعتی و افرادِ موثر سے درخواست کریں کہ وہ مقامی یونیورسٹیوں ـــــ خاص طور پر امام احمد رضا یونیورسٹی اور مسلم علی گڑھ یونیورسٹی شاخ ـــــ کو سپورٹ کریں تاکہ تعلیم و تحقیق میں عمدگی لائی جاسکے۔

ہمیں یہ احساس دلانا ہوگا کہ اردو محض دعاؤں یا تعویذوں کی زبان نہیں، بلکہ علم، ادب، اور روزمرہ زندگی کا اہم جز ہے۔ اگر ہم آج اردو کو روشنی میں لائیں تو ہماری آنے والی نسلیں اپنی پہچان کے ساتھ جئیں گی۔

میں تمام اہلِ علاقہ، طالب علم، علما، تاجروں اور سیاستدانوں سے اپیل کرتا ہوں: اردو کو بولیں، اردو کو لکھیں، اردو کو دکھائیں ـــــ بورڈز لگوائیں، اسکولوں میں اردو کی قدر بڑھائیں، اور ہر ممکن سطح پر اردو کی ترویج کا کام کریں۔ اگر ہم سب ایک آواز بن کر مطالبہ کریں تو یہ تبدیلی ممکن ہے۔ یہ ہمارا ثقافتی حق ہے اور ہماری شناخت کا محافظ بھی۔ آئیں اس ضلع کو نہ صرف مساجد کے ذریعے بلکہ زبان و ادب کے ذریعے بھی ممتاز بنائیں۔

دعائے خیر کے ساتھ،

ذاکر نعیمی

دھلی ـــــ الفت نگر ـــــ ٹھاکر گنج

ـــــ کشن گنج (مقیم: نئی دہلی

گلوبل صمود فلاوٹیلا

ابو خالد بن ناظر الدین

فاضل دار العلوم دیوبند

دنیا کے دلیر لوگ ہمیشہ تاریخ کے اوراق میں ایک نمایاں مقام رکھتے ہیں۔ یہ وہ کردار ہیں جو اپنی ذات سے بالاتر ہو کر پوری انسانیت کے لئے سوچتے ہیں، وہ لوگ جو ظلم کے آگے سر نہیں جھکاتے بلکہ اس کا مقابلہ کرتے ہیں، اور وہ جو اپنی زندگیوں کو خطرے میں ڈال کر مظلوموں کی دستگیری کرتے ہیں۔ آج کے دور میں جہاں طاقتور اپنی طاقت کے نشے میں کمزوروں کو کچلنے پر تلا ہوا ہے، وہاں یہ دلیر انسان اپنے ضمیر کی پکار پر لبیک کہتے ہیں اور ساری دنیا کے لئے مثال بن جاتے ہیں۔ فلسطین اور بالخصوص غزہ کی پٹی آج دنیا کی سب سے بڑی جیل بن چکی ہے، جہاں لاکھوں بے قصور انسان محصور ہیں۔ اسرائیلی محاصرہ انہیں خوراک، ادویات، تعلیم اور آزادی جیسی بنیادی نعمتوں سے محروم رکھے ہوئے ہے۔ ایسے میں دنیا کے مختلف خطوں سے اٹھنے والی انسانی ہمدردی کی آوازیں اور عملی کوششیں وہ چراغ ہیں جو ظلمت کے سمندر میں امید کی کرن بن کر ابھرتی ہیں۔

اسی جذبے کا ایک عظیم مظہر "گلوبل صمود فلاوٹیلا" ہے۔ "صمود" عربی کا لفظ ہے جس کے معنی ہیں ثابت قدمی اور استقامت، اور یہی لفظ اس جدوجہد کی روح کو ظاہر کرتا ہے۔ یہ فلاوٹیلا عالمی ضمیر کی ایک گونج ہے۔ یہ پیغام ہے کہ دنیا کے مختلف براعظموں، مختلف زبانوں، رنگوں اور تہذیبوں سے تعلق رکھنے والے انسان سب مل کر ظلم کے مقابلے میں مظلوموں کے ساتھ کھڑے ہو سکتے ہیں۔

اس منصوبے کا آغاز 2025 میں اس وقت ہوا جب غزہ کی جنگ نے انسانی المیے کو نئی بلندیوں تک پہنچا دیا۔ ہزاروں معصوم بچے بھوک اور بیماری سے تڑپ رہے تھے، ہسپتالوں میں دوائیں ختم ہو چکی تھیں، اور لوگ صاف پانی جیسی بنیادی سہولت کے لئے ترس رہے تھے۔ ایسے وقت میں عالمی کارکنان، انسانی حقوق کی تنظیمیں اور عام رضاکار اکٹھے ہوئے اور ایک ایسے سفر کا فیصلہ کیا جو خطرات سے خالی نہیں تھا مگر جس کی منزل انسانیت کی خدمت اور مظلوموں تک پہنچنا تھی۔ گلوبل صمود فلاوٹیلا کی پہلی کشتیاں 31 اگست 2025 کو اسپین کے شہر بارسلونا سے روانہ ہوئیں۔ یہ مقام محض ایک جغرافیائی بندرگاہ نہیں تھا بلکہ علامتی طور پر یہ وہ جگہ تھی جہاں سے عالمی اتحاد کی صدا اٹھی۔ اس کے بعد 4 ستمبر کو تونیسا سے مزید بحری جہاز اس قافلے کا حصہ بنے اور یوں ایک عالمی کارواں تشکیل پایا۔ اس قافلے میں اب تک کم از کم چوالیس ممالک کے نمائندے شریک ہیں، جن میں یورپ، ایشیا، افریقہ اور جنوبی امریکہ تک کے ممالک شامل ہیں۔ مزید برآں اس میں شرکت کرنے والے مسلمانوں سے زیادہ غیر مسلم ہیں۔ یہ تنوع خود اس بات کی دلیل ہے کہ فلسطینی مسئلہ کسی ایک خطے کا مسئلہ نہیں بلکہ یہ انسانی ضمیر کا امتحان ہے۔

اس فلاوٹیلا میں شامل افراد ہزاروں کی تعداد میں ہیں، اور ان میں ہر طبقۂ فکر کے نمائندے شامل ہیں: طبّی عملہ، سماجی کارکنان، اساتذہ، صحافی، فنکار، خواتین، نوجوان اور بزرگ سب ایک ہی مقصد کے ساتھ جمع ہیں۔ ان سب کی زندگیوں میں شاید کوئی اور قدر مشترک نہ ہو، لیکن مظلوم فلسطینی عوام کے لئے ان کی محبت اور ان کے ساتھ کھڑے ہونے کا جذبہ انہیں ایک لڑی میں پروئے ہوئے ہے۔ اس قافلے میں مختلف تنظیمیں شریک ہیں جن میں "فریڈم فلاوٹیلا کولیشن" سب سے نمایاں ہے، جس نے ماضی میں بھی ایسے کئی خطرناک مگر عظیم مشن سر انجام دیے۔ اسی طرح "گلوبل موومنٹ ٹو غزہ"، "مغربی صمود فلاوٹیلا" اور "صمود نوسانترا" جیسی تحریکیں بھی شامل ہیں۔ یہ سب مل کر ایک ایسی آواز بلند کر رہی ہیں جو سرحدوں سے ماورا ہے۔

گلوبل صمود فلاوٹیلا کا مقصد امداد پہنچانا، اور اسرائیلی محاصرے کو توڑنے کی عملی کوشش کرنا ہے۔ یہ وہ محاصرہ ہے جو بین الاقوامی قوانین کے مطابق غیر قانونی ہے، لیکن طاقت کے زعم میں اسرائیل اسے مسلسل جاری رکھے ہوئے ہے۔ فلاوٹیلا کے شرکاء دنیا کو یہ باور کرانا چاہتے ہیں کہ اگر حکومتیں اور عالمی ادارے انصاف نہیں کرتے تو عام انسان اپنے حصے کا فرض ادا کریں گے۔ یہ قافلہ خوراک، ادویات اور طبّی سامان لے کر جارہا، بلکہ یہ دنیا کے ضمیروں کو جھنجھوڑنے کا پیغام بھی ساتھ لے کر جارہا ہے۔

اسرائیل کی طرف سے اس قافلے کو شدید مخالفت کا سامنا ہے۔ اسرائیل نے اسے ایک "میدانِ جنگ" میں داخل ہونے کی کوشش قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ وہ کسی بھی صورت فلاوٹیلا کو غزہ پہنچنے نہیں دے گا۔ بعض کشتیوں پر ڈرون حملے اور راستے میں رکاوٹیں کھڑی کرنے کے واقعات بھی رپورٹ ہوئے ہیں۔ اسرائیل کا دعویٰ ہے کہ اگر امداد واقعی انسانیت کے لئے ہے تو وہ اشدود یا عسقلان میں اتار دی جائے، لیکن فلاوٹیلا کے منتظمین اس تجویز کو مسترد کرتے ہیں کیونکہ ان کا مقصد یہ ثابت کرنا ہے کہ غزہ تک براہِ راست رسائی انسانوں کا بنیادی حق ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ اسرائیل کی شرائط کو ماننا محاصرے کو مزید جائز بنانا ہے۔

یہ سب خطرات اور رکاوٹیں دراصل اس حقیقت کو اور نمایاں کرتی ہیں کہ یہ سفر کتنا دلیرانہ ہے۔ دنیا کے عام انسان جب اپنی جانیں خطرے میں ڈال کر سمندر کی موجوں پر ایسے سفر پر نکلتے ہیں جس کا انجام نامعلوم ہے تو یہ وہ لمحہ ہے جہاں انسانیت اپنی اصل شکل میں سامنے آتی ہے۔ یہ لوگ کسی فوج یا حکومت کے زیر سایہ نہیں ہیں، یہ اپنے ضمیر کے سپاہی ہیں، جو تاریخ میں اسی طرح یاد رکھے جائیں گے جیسے ماضی کے وہ لوگ جو ظلم کے سامنے ڈٹے رہے۔

یہ یاد رکھنا بھی ضروری ہے کہ یہ پہلا موقع نہیں ہے جب فلسطینی محاصرے کو چیلنج کرنے کے لئے فلاوٹیلا روانہ ہوئی ہو۔ 2010 میں "ماوی مرمرہ" کے نام سے جانے جانے والا قافلہ پوری دنیا کے سامنے ایک علامت بنا تھا، جب اسرائیلی فورسز نے اس پر حملہ کر کے کئی افراد کو شہید کر دیا۔ اس وقت بھی دنیا نے اسرائیلی جارحیت کی مذمت کی تھی، مگر اس کے باوجود محاصرہ ختم نہ ہو سکا۔ آج گلوبل صمود فلاوٹیلا اسی روایت کو آگے بڑھا رہی ہے، مگر اس بار شرکاء کی تعداد، ممالک کی شمولیت اور عالمی دباؤ کہیں زیادہ ہے۔

غرض یہ سفر محض کشتیوں کا نہیں، بلکہ یہ عزم اور ایمان کا سفر ہے۔ یہ دنیا کو یہ بتانے کا اعلان ہے کہ دلیر انسان ابھی زندہ ہیں، کہ دنیا کے ہر خطے میں وہ لوگ موجود ہیں جو اپنے آرام کو قربان کر کے دوسروں کی بھلائی کے لئے نکل کھڑے ہوتے ہیں۔ یہ وہ چراغ ہیں جو امید دلاتے ہیں کہ ظلم چاہے کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو، مظلوم کی آواز کبھی دبائی نہیں جاسکتی۔ دنیا کے یہ دلیر لوگ ہماری اجتماعی انسانیت کی اصل طاقت ہیں، اور اگر دنیا میں کوئی حقیقی تبدیلی آ سکتی ہے تو انہی کے قدموں سے آسکتی ہے۔

واضح رہے کہ ان دنوں اقوام متحدہ میں تقریباً ۱۴۴ ممالک نے فلسطین کو تسلیم کر لیا ہے، اس لیے امید ہے کہ اس بار کشتیاں پار لگ جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ حامی و ناصر ہو۔

فَلْتَسْتَمِرَّ سُفُنُ الصُّمودِ رَواسِياً فِي البَحرِ، تَحْمِلُ عِزَّةَ الأَحرارِ

مَا زالَ يَسْطَعُ نُورُها فِي أُفْقِنا يَهْدِي الشُّعوبَ إلى طُرُقِ الانتصارِ

لَا تَنْحَنِي رِيحُ الحُقوقِ لِعاصِفٍ مَا دامَ يَسْنُدُها قُوَّةُ الإِصرارِ

فَلْتَكْتُبِ التَّارِيخَ سُطُوراً خالِدَةً عَنْ أُمَّةٍ صَبَرَتْ عَلَى الأَخطارِ۔

چلو کہ عزم کا پرچم ہوا کے دوش پہ ہے
صمود قافلۂ حُر ہوا کے دوش پہ ہے
نہ ظلم موجِ بلا سے سفینہ روک سکے
یہ کشتیاں ہیں کہ صبر و رضا کے دوش پہ ہیں
جہاں جہاں بھی ستم کی گھٹائیں چھا جائیں
وہاں یہ قافلے خورشید سا کے دوش پہ ہیں
یہی سفینے ہیں آئندہ نسل کی امید
یہی ثبوت وفا ہیں، دعا کے دوش پہ ہیں
لکھے گا وقت کہ تاریخ نے یہ دیکھا ہے
فلاوٹیلا کے یہ قافلے خدا کے دوش پہ ہیں۔

-----منقبت شریف-----

اوج پر ہے بالیقیں اس شخص کا رتبہ شریف
ہوگیا جس کو میسر غوث کا صدقہ شریف
اللہ اللہ دیکھئے شان شہِ جیلاں ذرا
ہے ولی کی گردنوں پر غوث کا تلوا شریف
دل ہے اور آنکھیں ہیں حاضر اور ہیں قلب و جگر
میرے خواجہ کی طرف سے یہ ہے نذرانہ شریف
کر لیا دیدار سمجھو وہ عرب کے چاند کا
خواب میں جس نے بھی دیکھا غوث کا چہرہ شریف
بو حسن نوری کا ہے احسان ہم پر دوستو
بہجتہ الا سرار میں ہے غوث کا تحفہ شریف
ان واحد میں گئے ستر مریدوں کے یہاں
وقت کے نبضوں پہ بھی ہے غوث کا قبضہ شریف
بارہ سالہ ڈوبی کشتی اپ نے ظاہر کیا
ہے حسیں اور دل نشیں یہ غوث کا قصہ شریف
غوث اعظم کے دلارے لیٹے ہیں بہرائچ میں
ان کے در سے بٹ رہا ہے غوث کا صدقہ شریف
یہ قصیدہ غوثیہ کی برکتیں ہیں دوستو
جھوم کر پڑھتا ہے اطہر غوث کا نغمہ شریف

-------فکر و قلم-------

حضرت صوفی عبدالغفار صاحب اطہر نیپالی بستیپور سرلاہی نیپال

ایڈیٹر روحانی سائنس کا روحانی کالم

8976289786
Email
:roohanienter
prises2112@
gmail.com

آپ کے روحانی سوالات اور میرے جوابات۔
واٹس ایپ نمبر+897628978691Emai
l:roohanienterprises2112@gm
ail.com

سحر الخوف

اردو ٹائمز نیپال کے روحانی کالم نگار ڈاکٹر محمد عارف صاحب قبلہ آپ جادو کے تعلق سے کچھ عمل بتادیں ۔ بار بار سحر ہوتا ہے اس کے لیے کوئی عمل کریں تاکہ راحت ہو۔

والسلام

پروین فاطمہ گور کھپور

عالی جناب میری بیٹی 14 سالہ ڈری ڈری رہتی ہے۔ میں نے فارم بھر کر دیا میرا نمبر 502 ہے۔ آپ نے تشخیص کے بعد فرمایا کہ اس کو سحر خوف کا جادو ہے۔ اس کی تفصیل مجھے سمجھا دیں اور روحانی علاج بھی بتادیں ۔

والسلام-----------ابراہیم رائے پور ایم پی

وعلیکم السلام قارئین محترم آپ کو معلوم ہوگا کہ ہم نے گزشتہ چند سالوں سے روحانی سائنس میں سحر کی معلومات کا سلسلہ شروع کیا ہوا ہے، جس میں سحر یعنی جادو کی مختلف اقسام اور ان کے علاج پر مضامین آپ کی خدمت میں پیش کیے لیکن بعد ازاں یہ سلسلہ کچھ منقطع رہا۔ ہمارے معاشرے میں ہونے والے چھوٹے سے چھوٹے اور بڑے سے بڑے ساحر یعنی جادو گر کے بنائے جبال کی علامات و کیفیات کی تفصیل سے آپ کو روشناس کرائیں گے۔ ان شاء اللهسه بازی روحانی سائنس معزز قارئین اسحر الخوف یعنی خوف مسلط کرنے، جیسا کہ نام سے ہی ظاہر ہے کہ جادو کی اس قسم میں ڈر و خوف کے متعلق بیان موجود ہوگا۔ سحر الخوف جادو کی وہ قسم ہے جس سے جادو گر بالواسطہ یا بلا واسطہ اپنے ہدف یعنی مریض پر جادو کے زورت ایسے احساسات مسلط کر دیتا ہے جس سے مریض کو ہر وقت ایک انجانا سا خوف رہتا ہے۔ یہ خوف جسمانی، معاشرتی، اخلاقی، سماجی معاشی یا کسی بھی چیز یا مقصد کے مرد یا خاتون پہلے بالکل ہی ہوتے ہیں لیکن جب ان پر سحر کیا جاتا ہے تو ان کو خوف رہنے لگ جاتا متعلق ہو سکتا ہے۔ مثال کے ہے، جیسے وہ مرنے والے ہیں یا کاروبار میں کوئی نقصان ہونے والا ہے یا کوئی انہونی ہونے والی ہے وغیرہ وغیرہ۔ نوجوان لڑکوں یا لڑکیوں پر اس خوف کو ایسے مسلط کیا جاتا ہے جس سے ان کو ہر وقت یہی محسوس ہو کہ ان کے ساتھ کوئی موجود ہے یا چل رہا ہے، بعض اوقات بلا وجہ دل میٹنے لگتا ہے صحت میں چڑ چڑا پن، کمزوری دماغی تھکان ڈپریشن جیسی علامات بھی واقع ہو جاتی ہے علاوہ ازیں اس سحر سے انسان کی قوت ارادی کو سخت متاثر کیا جاتا ہے، کہ انسان کسی بھی بات کا فیصلہ نہیں کر پاتا کسی ایک چیز پر دل در دماغ کو ٹھہرا نہیں پاتا ہر چیز میں نقصان کا خدشہ رہتا ہے۔

یہ سحر 2 طرز پر مشتمل ہوتا ہے: 1، دائمی سحر
2 میعادی سحر

دائمی سحر میں انسان کے پاؤں کی مٹی، سر کے بال، پہنے کپڑے بالخصوص خواتین کے ناپاک استعمال شدہ کپڑوں پر جادو گر / ساحر کچھ کلمات پڑھ کر کنویں، نہر یا کسی گہرے گڑھے میں پھینک دیتا ہے، اور ساتھ شیاطین و جنات کو حکم لگادیتا ہے کہ فلاں پر فلاں مقصد کے لیے ہر وقت خوف مسلط رکھو۔ اگر اس کا علاج نہ کیا جائے تو مریض خوف کا شکار رہ رہ کر جسمانی کمزوری کے باعث دنیا سے رخصت ہو جاتا ہے۔ میعادی سحر میں بھی اوپر مندرجہ لوازمات یا پھر مریض کی تصویر پر کچھ کلمات لکھ کر ایک مقرر وقت یا کچھ ہفتوں مہینوں یا سالوں کا حکم لگا کر زمین کے نیچے، کنویں میں یا آلو، مچھلی کے منہ اس کو دبا دیا جاتا ہے، جس سے مریض ایک مقررہ مدت تک اس سحر کا شکار رہتا ہے۔ اگر اس دوران علاج کروالیا جائے تو مریض ٹھیک ہو جاتا ہے! دیگر مدت پوری ہو جانے کے بعد خود بخود ہی سحر کا اثر ختم ہو جاتا ہے۔ علاج۔۔۔ ایسے مریض جو سحر الخوف کا شکار ہوں ان کے لیے علاج درج ہے بیماری کے حساب سے 7 یوم، 11 یوم 21 یا حد 41 یوم تک اس پر عمل کر لیں ان شاءاللہ پرانے سے پرانا سحر بھی جڑ سے اکھڑ جائے گا۔

اول آخر 11، 11 بار درود ابراہیمی، سلام قولا من رب الرحیم 4444 بار۔ یا اللہ، یا قادر یا قھار 1000 بار فَلَمَّا أَلْقَوْا قَالَ مُوسَىٰ مَا جِئْتُم بِهِ السِّحْرُ إِنَّ اللَّهَ سَيُبْطِلُهُ إِنَّ اللَّهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِينَ یہ آیت کریمہ 313 بار پڑھ کر پانی کی 5 لیٹر کی بوتل پر دم کر لیں پھر روزانہ اس پانی کو 7 دن تک صبح شام ایک ایک گلاس پئیں ساتھ روزانہ عشاء کے بعد 313 بار أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ وَمِنْ شَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَحْضُرُونِ پڑھ کر سینے پر دم کر لیں .... ان شاء اللہ عز و جل سحر الخوف سمیت دیگر بہت ساری جادو کی قسموں کا علاج ہو جائے گا۔ نیز نظر بد جنات وغیرہ کے مسائل کے لیے بھی بہت ہی عمدہ اور مجرب عمل ہے ۔ ادارہ سے خصوصی اجازت لے کر کریں صحت یابی کے بعد 1 عدد دیں مرغ یا اس کے برابر پیسے کسی بیوہ خاتون پیتیم بچے یا کسی مفلس کو چھپا کر ادا کر دیں

Published By: Ulama Foundation Nepal, Bhairahwa, Rupandehi Lumbini Pradesh Nepal, Reg: 372860
Email:- weeklynepalurdutimes@gmail.com, Web site: www.nepalurdutimes.com, Contact:- +91 8795979383, +977 9817619786, +9779821442810

مسلمانوں پر بڑھتے مظالم اور حکومت کا غیر منصفانہ کردار ہمارے چند مطالبات

تحریر
محمد دلکش رضا سعدی صابری

یہ حقیقت ہر انصاف پسند شہری کے لیے لمحہ فکریہ ہے کہ جب محبتِ رسول ﷺ کے نعرے کو جرم بنا دیا گیا، جب پُرامن احتجاج کرنے والے شہریوں کو لاٹھیوں اور مقدمات سے دبایا گیا، جب علما و مشائخ تک کو نشانہ بنایا گیا، اور جب ملت کے چھوڑے ہوئے اوقاف و امانتیں غیر محفوظ کردی گئیں تو پھر ایک عام مسلمان کس بنیاد پر خود کو محفوظ سمجھے؟

اے مسلمانو! ابھی وقت ہے کہ تم سنبھل جاؤ اور متحد ہو جاؤ، کیونکہ جب تمہارے اوقاف کی جائیدادیں محفوظ نہیں رہیں، جب تمہارے اکابرین ظلم و ستم سے بچائے نہیں جا سکے تو یاد رکھو کل ہر عام مسلمان بھی اسی نشانے پر ہوگا۔ تمہیں بھی نشانہ بنایا جا سکتا ہے۔ آج اگر ہم نے اتحاد و یکجہتی کے ساتھ اپنی آواز نہ بلند کی تو آنے والا وقت مزید سنگین اور کڑا ہوگا۔

حکومت کو یہ سمجھنا ہوگا کہ مذہبی آزادی اور پُرامن احتجاج حقِ آئینی ہے۔ ان دونوں پر قدغن لگانا نہ صرف مسلمانوں کو بلکہ پورے جمہوری ڈھانچے کو کمزور کرنا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج ملتِ اسلامیہ اور تمام انصاف پسند شہری اس بات پر حیران و پریشان ہیں کہ جب محافظ ہی ظالم بن جائیں تو پھر انصاف کہاں تلاش کیا جائے؟ (ہم حکومت وقت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ):

•

• (1) مولانا توقیر رضا خان اور دیگر گرفتار علما و مشائخ کو فوراً رہا کیا جائے۔
• (2) مسلمانوں کے عقائد، شعائر اور پُرامن احتجاج کو جرم بنانے کا سلسلہ فی الفور روکا جائے۔
• (3) مسلمانوں پر درج جھوٹے مقدمات ختم کیے جائیں اور پرامن شہریوں کو تحفظ فراہم کیا جائے۔
• (4) اوقاف اور وقف شدہ جائیدادوں پر قبضے اور مداخلت بند کی جائے۔
• (5) بریلی شریف میں ہوئے وحشیانہ لاٹھی چارج اور ریاستی جبر کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کرائی جائیں۔

اگر حکومت نے اپنی روش نہ بدلی اور جائز و پرامن مطالبات کو نظر انداز کیا تو مسلمان برادران آئینی و جمہوری طریقے سے بڑے پیمانے پر احتجاج کرنے پر مجبور ہوں گے۔ تاریخ گواہ ہے کہ ظلم کی بنیاد پر کوئی طاقت زیادہ دیر تک قائم نہیں رہتی۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اتحاد، صبر اور استقامت عطا فرمائے اور ہمارے حال پر خصوصی رحم فرمائے۔

تحریر محمد دلکش رضا سعدی صابری

بھارت میں موجودہ حالات احتجاج اور نوجوانوں کا استحصال

حافظ افتخار احمد قادری
arahmadquadri@gmail.com

اس وقت بھارت میں سیاسی مفادات مذہبی تعصبات اور فرقہ وارانہ جذبات کی آڑ میں جو حالات پیدا کئے جا رہے ہیں وہ نہ صرف ملک کے امن و امان کے لئے خطرہ ہیں بلکہ معاشرتی توازن اور انسانی حقوق کی بھی سنگین پامالی کا باعث بن رہے ہیں۔ نوجوان نسل کو خاص طور پر سیاست اور مذہب کے نام پر ورغلا کر ان کے جذبات کو غلط سمت میں استعمال کرنا بعض مفاد پرست عناصر اور شدت پسند گروہوں کا پرانا حربہ رہا ہے۔ یہ عناصر نوجوانوں کی جذباتی کمزوریوں اور دینی یا قومی وابستگیوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ان کی سوچ و فکر کو مخصوص نظریات کی طرف موڑ دیتے ہیں جس کے نتیجے میں معاشرے میں نفرت انتشار اور تصادم جنم لیتا ہے۔ اس وقت مختلف شہروں اور ریاستوں میں احتجاجی مظاہروں، دھرنوں اور ریلیوں کا جو سلسلہ چل پڑا ہے وہ روز مرہ کا معمول بنتا جا رہا ہے۔ کبھی یہ مظاہرے کسی متنازعہ سیاسی فیصلے کے خلاف ہوتے ہیں، کبھی کسی مذہبی توہین کے رد عمل میں اور بعض اوقات حکومت کی پالیسیوں یا عدالتی فیصلوں پر عوامی برہمی کے اظہار کے طور پر بھی سامنے آتے ہیں۔ ان میں سے بعض مظاہرے عارضی اور فوری رد عمل ہوتے ہیں جبکہ بعض طویل المدتی، منظم تحریک کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ ان مظاہروں میں ہر عمر، طبقے اور ہر مذہب کے لوگ شامل ہوتے ہیں مگر سب سے زیادہ تعداد نوجوانوں کی ہوتی ہے جو جوش و جذبے سے لبریز اپنے نظریات کے اظہار کے لئے سڑکوں پر نکلتے ہیں۔ یہ مظاہرے جہاں عوامی جذبات کے ترجمان ہوتے ہیں وہیں ان کے انداز، طرزِ عمل اور نظم و ضبط سے مظاہرین کی اخلاقی سطح اور تربیت کا بھی اندازہ ہوتا ہے۔ اگر کوئی مظاہرہ پرامن طریقے سے قانون کے دائرے میں رہ کر کیا جائے تو وہ نہ صرف مؤثر ہوتا ہے بلکہ مثبت تبدیلی کا پیش خیمہ بھی بن سکتا ہے لیکن جب یہی احتجاج پر تشدد شکل اختیار کر لے، توڑ پھوڑ، جلاؤ گھیراؤ قیمتی املاک کی تباہی اور انسانی جانوں کے ضیاع کا سبب بنے تو اس کا فائدہ کم اور نقصان زیادہ ہوتا ہے۔ اس طرح کے رویے احتجاج کو غیر سنجیدہ بنا دیتے ہیں اور اصل مقصد و مطالبات پس منظر میں چلے جاتے ہیں۔ گزشتہ دنوں کانپور شہر میں کچھ نوجوانوں نے اپنے پیارے نبی ﷺ سے والہانہ محبت ہوئے "آئی لو محمد ﷺ" کا ایک بینر لگایا۔ بینر لگانا ان نوجوانوں کی سادہ سی کوشش تھی کہ وہ اپنے جذبات کا پرامن اظہار کریں اور دنیا کو بتائیں کہ وہ اپنے نبی ﷺ سے کتنی شدید محبت کرتے ہیں۔ لیکن افسوس کہ یہ معمولی سی بات بھی بعض حلقوں کو ناگوار گزری۔ پولیس نے فوراً حرکت میں آکر پچیس مسلم نوجوانوں کے خلاف اشتعال انگیزی کا مقدمہ درج کر دیا۔ بس پھر کیا تھا یہ خبر جنگل کی آگ کی طرح پورے ملک میں پھیل گئی۔ ہر مسلمان کا دل تڑپ اٹھا کہ اپنے نبی ﷺ سے محبت کے اظہار پر بھی مقدمات درج ہوں گے؟ ملک بھر میں اس ناانصافی کے خلاف آہستہ آہستہ احتجاج شروع ہوگئے۔ ہر طرف، ہر گلی، ہر محلے میں یہی نعرہ سنائی دینے لگا: "آئی لو محمد ﷺ" نوجوان، بچے، بوڑھے، خواتین سبھی اپنے گھروں سے نکل کر سڑکوں پر آگئے۔ ان کے دلوں میں عشق رسول ﷺ کا جذبہ موجزن تھا۔ انہیں کسی سیاسی فائدے یا نقصان کی فکر نہیں تھی، ان کے لیے بس ایک ہی بات اہم تھی ہمارے آقا ﷺ کی محبت۔ گجرات، تلنگانہ، آندھرا پردیش، اتراکھنڈ، اتر پردیش، مہاراشٹرا، مدھیہ پردیش سمیت ملک کی کئی ریاستوں میں عوام سڑکوں پر آگئے۔ لوگ ہاتھوں میں بینر اور پلے کارڈز لے کر پرامن انداز میں اپنے نبی ﷺ سے محبت کا اظہار کر رہے تھے لیکن بد قسمتی سے پولیس نے ان مظاہروں کو برداشت نہ کیا۔ کہیں پر لاٹھی چارج، کہیں آنسو گیس اور کہیں سیدھی گرفتاریاں۔ پولس نے ان نوجوانوں پر اشتعال انگیزی، امن میں خلل ڈالنے اور پتھراؤ جیسے سنگین الزامات لگا کر جیل میں ڈالنا شروع کر دیا۔ کاشی پور میں حالات اس وقت بگڑ گئے جب "آئی لو محمد ﷺ" کے جلوس پر کچھ شر پسند عناصر نے پتھراؤ شروع کر دیا۔ پتھر پولس اہلکاروں کو بھی لگے، بس پھر معاملہ یکسر بدل گیا۔ پولس نے فوراً کارروائی کرتے ہوئے یہ اعلان کر دیا کہ مظاہرین نے پولس پر حملہ کیا ہے۔ اس کے بعد تو جیسے طوفان آگیا ہو پولس کی جانب سے لاٹھی چارج، گرفتاریاں، مقدمات اور اب تک چار سو سے زیادہ افراد پر کیس درج ہو چکے ہیں۔ یقیناً یہ تمام افراد جلد یا بدیر گرفتار بھی کر لیے جائیں گے۔ پھر میونسپل انتظامیہ حرکت میں آئی۔ مسلم علاقوں کو نشانہ بناتے ہوئے گھروں کو غیر قانونی تعمیر قرار دے کر بلڈوزر چلا دیے گئے۔ یہ سب کچھ اس لیے ہو رہا ہے کہ کچھ نوجوانوں نے اپنے نبی ﷺ سے محبت کا اظہار کرنے کی جرات کی۔ حکومت اور پولیس ایسے ہی مواقع کی تلاش میں ہوتی ہیں اور اب یہ موقع انہیں مل چکا ہے۔ وہ نوجوانوں کو چن چن کر جیلوں میں ڈال رہے ہیں، ان کے خلاف سنگین دفعات لگا رہے ہیں اور ان کے خاندانوں کو بھی پریشان کر رہے ہیں۔

یقیناً عشق رسول ﷺ ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ یہ ہماری زندگی کا سب سے قیمتی سرمایہ ہے لیکن سوال یہ ہے کہ کیا اس محبت کا اظہار سڑکوں پر مظاہرہ کر کے کرنا ضروری ہے؟ کیا ہم یہ نہیں دیکھ رہے کہ دشمن طاقتیں اسی بات کا انتظار کرتی ہیں کہ کوئی موقع ملے اور وہ ہم پر حملہ کر سکیں؟ جب ہم سڑکوں پر آتے ہیں تو شر پسند عناصر بھی بھیس بدل کر ہمارے ساتھ شامل ہو جاتے ہیں۔ وہی لوگ پتھراؤ کرتے ہیں، فساد پھیلاتے ہیں اور پھر سارا الزام ہمارے نوجوانوں پر آجاتا ہے۔ نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ہمارے ہی نوجوان گرفتار ہوتے ہیں، انہیں جیلوں میں ٹھونسا جاتا ہے، ان پر سنگین دفعات لگتی ہیں، ان کے ماں باپ کو ذلت کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور پوری قوم ایک نئی آزمائش میں مبتلا ہو جاتی ہے۔ لہٰذا! نوجوانوں کو چاہیے کہ وہ سڑکوں پر احتجاج سے اجتناب کریں کیونکہ یہ وقت جذبات سے زیادہ حکمت اور صبر کا تقاضا کرتا ہے۔ ہم اگر واقعی عاشق رسول ﷺ ہیں تو ہمیں چاہیے کہ ہم زیادہ سے زیادہ درود پاک کا ورد کریں۔ درود پاک ہی سب سے اعلیٰ اور افضل ذریعہ ہے عشق رسول ﷺ کے اظہار کا۔ نہ اس میں کوئی خطرہ ہے نہ کوئی رکاوٹ۔ نہ کسی کو اعتراض ہو سکتا ہے نہ کوئی مقدمہ درج ہو سکتا ہے۔ اپنے گھروں کو درودِ پاک کی خوشبو سے معطر کریں۔ مساجد میں اجتماعی درود کی محافل سجائیں۔ گلی گلی، محلہ محلہ درود کی صدائیں گونجنی چاہئیں۔ یہی اصل احتجاج اور اصل محبت ہے۔ یہی وہ عمل ہے جو نبی کریم ﷺ کی خوشنودی کا باعث بنے گا اور اللہ تعالیٰ کی مدد بھی شامل حال ہوگی۔

یاد رکھیں کہ نوجوان قوم کی میراث اور قوم کے پاسبان ہوتے ہیں ہمیں ان کی حفاظت اور ان کے جوش و جذبے کی قدر کرنی چاہیے۔ انہیں ایسے راستے پر نہیں ڈالنا چاہیے جو ان کی زندگی تباہ کر دے بلکہ انہیں مسجدوں میں لا کر درود شریف کی محافل میں شامل کیجیے۔ انہیں عشق رسول ﷺ کے آداب سکھائیں کہ ہمارا اصل ہتھیار احتجاج نہیں بلکہ درودِ پاک، دعا، صبر اور حکمت ہے۔ لہٰذا! سڑکوں پر اپنی محبت کو ضائع نہ کریں، پولیس کی لاٹھیاں کھانے سے، جیلوں میں بند ہونے سے، مقدمات کا سامنا کرنے سے بہتر ہے کہ ہم اللہ کے حضور جھک کر درودِ پاک کا ورد کریں، اس کی رحمت کو متوجہ کریں کیونکہ وہی سب سے بڑا مددگار ہے اور سب سے بڑا محافظ ہے۔

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو زندگی کے ہر پہلو میں رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ احتجاج کے سلسلے میں بھی شریعتِ اسلامی نے ہمیں اصول و ضوابط سکھائے ہیں۔ سب سے پہلی اور بنیادی بات یہ ہے کہ احتجاج، دھرنا یا ریلی کسی بھی صورت میں شرعی حدود سے تجاوز نہ کرے۔ اس میں گالم گلوچ، بدکلامی، تشدد، دوسروں کی املاک کو نقصان پہنچانا، ٹریفک میں رکاوٹ ڈالنا یا بے قصور انسانوں کو پریشان کرنا سراسر ممنوع اور ناقابل قبول ہے۔ اسلام ہمیں صبر، برداشت، حسنِ اخلاق اور حکمت کے ساتھ اپنی بات کہنے کی تعلیم دیتا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اپنی زبان اور عمل سے ایسے جذبات کو اجاگر کریں جو دوسروں کے دلوں میں نرمی، فہم و فراست اور بیداری پیدا کریں نہ کہ نفرت و اشتعال۔ یہ بھی ایک اہم پہلو ہے کہ دوران احتجاج جوشِ خطابت یا جذبہ ایمانی میں بہہ کر کوئی ایسا قدم نہ اٹھا لیا جائے جس سے دین اسلام یا امت مسلمہ کی ساکھ کو نقصان پہنچے۔ دشمنانِ اسلام اور میڈیا کے ایسے عناصر جو اسلام کو دہشت گردی سے جوڑنے کے درپے رہتے ہیں وہ ان مظاہروں میں ہونے والی کسی بھی غلطی کو بڑھا چڑھا کر پیش کرتے ہیں۔ لہٰذا! ہمارے احتجاج کا انداز ایسا ہونا چاہیے کہ وہ نہ صرف اسلامی وقار کا عکاس ہو بلکہ غیر مسلموں کے لئے بھی دعوتِ فکر و نظر بن جائے۔ نوجوانوں کو بھی اس بات کی تربیت دینی ہوگی کہ احتجاج کے مفہوم کو سمجھیں۔ صرف نعروں، جلوسوں اور بینروں سے احتجاج مکمل نہیں ہوتا بلکہ اس کے لئے فہم و بصیرت، تدبر، حکمتِ عملی اور نظم و ضبط کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر ہم واقعی اپنے دین، اپنے حقوق اور اپنے نظریات کی حفاظت کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں علم، شعور اور اعلیٰ اخلاق کے ساتھ میدان میں آنا ہوگا۔ آخر میں یہ کہنا بے جانہ ہوگا کہ احتجاج بلاشبہ ہمارا بنیادی حق ہے لیکن اس حق کو استعمال کرتے ہوئے ہمیں اپنی دینی، اخلاقی اور قانونی ذمہ داریوں کا مکمل ادراک ہونا چاہیے۔ احتجاج صرف آواز اٹھانے کا نام نہیں بلکہ یہ ایک بڑی ذمہ داری ہے جو قوموں کی تقدیر بدل سکتی ہے بشرطیکہ یہ احتجاج مثبت، تعمیری، پرامن اور با مقصد ہو۔ کریم گنج، پورن پور، پیلی بھیت، مغربی اتر پردیش

iftikharahmadquadri@gmail.com

بہار کی سیاست: ایک پیچیدہ اور منفرد سیاسی منظر نامہ

شمس آغاز
ایڈیٹر، دی کوریج
9716518126
shamsaghazrs@gmail.com

بہار کی سیاست ہندوستانی جمہوریت کا ایک منفرد اور دلچسپ نمونہ ہے، جہاں مختلف سماجی، مذہبی اور علاقائی عناصر ایک دوسرے سے جُڑ کر انتخابی نتائج پر گہرا اثر ڈالتے ہیں۔ ریاست کی سیاسی فضا کو ذات پات پر مبنی ووٹنگ پیٹرن، قیادت کی شخصیت، ترقیاتی وعدے اور قومی سطح پر بننے والے بیانیے متعین کرتے ہیں۔ ذات پات کا عنصر، خاص طور پر یادو، کوئری، دلت اور برہمن برادریوں کی سیاسی وابستگی، آج بھی انتخابی نتائج میں کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔ مذہبی شناخت، بالخصوص مسلم ووٹ بینک، مختلف جماعتوں کی حکمت عملی میں مرکزی اہمیت رکھتی ہے۔ حالیہ برسوں میں "سیکولر بمقابلہ کمیونل" کا بیانیہ بہار کی سیاست میں غالب رہا ہے۔ آر جے ڈی، کانگریس اور بائیں بازو کی جماعتیں خود کو سیکولر قوتوں کے طور پر پیش کرتی ہیں، جبکہ بی جے پی اور اس کے اتحادیوں کو ہندوتوا نظریے سے جوڑا جاتا ہے۔ اس بیانیے نے ووٹر کے ذہن پر گہرا اثر ڈالا ہے، خاص طور پر نوجوان اور شہری طبقے پر۔ تاہم، اس کے ساتھ ساتھ نئی سیاسی صف بندیاں، علاقائی جماعتوں کا ابھار، اور عوامی سطح پر روزگار، تعلیم، مہنگائی اور بنیادی سہولیات جیسے مسائل بھی انتخابی نتائج پر اثر انداز ہو رہے ہیں۔ بہار کی سیاست اب صرف روایتی بنیادوں پر نہیں، بلکہ ایک پیچیدہ اور بدلتے ہوئے سماجی تانے بانے کے تحت تشکیل پا رہی ہے۔

اب جب کہ ریاست میں اگلے اسمبلی انتخابات کی تیاریاں زور پکڑ رہی ہیں، دو نئی سیاسی طاقتیں انڈیا گٹھ بندھن، بالخصوص آر جے ڈی اور کانگریس کے لیے ایک سنجیدہ چیلنج بن کر ابھر رہی ہیں۔ یہ پرشانت کشور کی جماعت "جن سوراج" اور اسدالدین اویسی کی آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین (اے آئی ایم آئی ایم) ہے۔ اگرچہ دونوں جماعتوں کی بنیاد مختلف ہے، لیکن ان کے اثرات ایک مشترکہ پہلو رکھتے ہیں، یعنی سیکولر ووٹ کا بٹوارا۔ اس تقسیم کا براہِ راست فائدہ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) اور این ڈی اے کو پہنچ سکتا ہے۔ بہار کے گزشتہ دو اسمبلی انتخابات، یعنی 2015 اور 2020، اس بات کا واضح ثبوت ہیں کہ معمولی ووٹ شیئر میں تبدیلی بھی اقتدار کے توازن کو بدل سکتی ہے۔ 2015 میں آر جے ڈی، جے ڈی یو اور کانگریس پر مشتمل مہاگٹھ بندھن نے واضح اکثریت حاصل کی تھی۔ آر جے ڈی کو 80 نشستیں اور 18.4 فیصد ووٹ ملے، جے ڈی یو کو 71 نشستیں اور 16.8 فیصد ووٹ، جبکہ کانگریس نے 27 نشستوں پر کامیابی حاصل کی اور 6.7 فیصد ووٹ حاصل کیے۔ بی جے پی کو اس وقت 53 نشستیں اور 24.4 فیصد ووٹ ملے تھے، جبکہ اس کی اتحادی جماعتوں ایل جے پی اور آر ایل ایس پی کو بالترتیب 2.8 اور 2.6 فیصد ووٹ ملے۔ مجموعی طور پر مہاگٹھ بندھن نے 41.9 فیصد ووٹ شیئر کے ساتھ واضح برتری حاصل کی۔

تاہم 2020 کا انتخابی منظر نامہ یکسر مختلف تھا۔ جے ڈی یو اس بار بی جے پی کے ساتھ این ڈی اے کا حصہ بن چکی تھی، جس کے باعث انتخابی توازن بدل گیا۔ بی جے پی کو 74 نشستیں اور 19.5 فیصد ووٹ ملے، جے ڈی یو کو 43 نشستیں اور 15.4 فیصد ووٹ حاصل ہوئے۔ ایل جے پی اگرچہ صرف ایک نشست جیت پائی، لیکن اس نے 5.6 فیصد ووٹ حاصل کر کے کئی حلقوں میں مہاگٹھ بندھن کو نقصان پہنچایا۔ دوسری طرف آر جے ڈی نے سب سے بڑی پارٹی کے طور پر 75 نشستیں جیتیں اور 23.1 فیصد ووٹ حاصل کیے، جبکہ کانگریس کو 19 نشستیں اور 9.5 فیصد ووٹ ملے۔ بائیں بازو کی جماعتوں نے 16 نشستیں جیت کر مہاگٹھ بندھن کو مزید مضبوط کیا، لیکن مجموعی طور پر مہاگٹھ بندھن کا ووٹ شیئر 37 فیصد رہا، جبکہ این ڈی اے کو 37.3 فیصد ووٹ ملے۔ یعنی صرف 0.3 فیصد کا معمولی فرق این ڈی اے کو حکومت سازی کی دہلیز تک لے گیا۔ ان اعداد و شمار سے یہ بات بخوبی سمجھی جا سکتی ہے کہ بہار کی سیاست میں صرف ایک یا دو فیصد ووٹ کا ادل بدل حکومت سازی کی پوری تصویر کو بدل کر رکھ دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پرشانت کشور اور اویسی کی جماعتوں کی سرگرمیاں مہاگٹھ بندھن کے لیے ایک سنجیدہ چیلنج ہیں۔ پرشانت کشور نے اپنی سیاسی مہم کو "جن سوراج" کے نعرے کے ساتھ شروع کیا ہے، جس کا دعویٰ ہے کہ امیدواروں کا انتخاب گاؤں گاؤں جا کر عوامی مشورے سے کیا جائے گا۔ وہ خود کو ذات پات اور مذہبی سیاست سے الگ، ایک نئی قسم کی عوامی سیاست کے علمبردار کے طور پر پیش کر رہے ہیں۔ لیکن بہار جیسے معاشرے میں، جہاں ووٹ دینے کا فیصلہ اکثر ذات، برادری اور مذہب کی بنیاد پر ہوتا ہے، وہاں ایسی جماعتوں کو ابتدا میں وہی ووٹ ملتے ہیں جو بی جے پی کے مخالف یعنی سیکولر ووٹرز کے مانے جاتے ہیں۔ اگر جن سوراج کو 5 سے 7 فیصد ووٹ بھی حاصل ہو جاتے ہیں تو یہ زیادہ تر وہ ووٹ ہوں گے جو مہاگٹھ بندھن کو ملنے تھے، اور یوں بی جے پی کو راست فائدہ پہنچے گا۔ دوسری طرف اے آئی ایم آئی ایم کا کردار بھی غیر معمولی ہے۔ 2020 میں اویسی کی پارٹی نے سیمانچل کے خطے میں پانچ نشستیں جیت کر سب کو حیران کر دیا تھا۔ سیمانچل میں مسلم آبادی کا تناسب زیادہ ہے اور یہاں کے مسائل دیگر علاقوں سے مختلف ہیں۔ اویسی نے ان مسائل کو اجاگر کیا اور مسلم ووٹرز میں اپنے لیے ایک جگہ بنائی۔ اگرچہ بعد میں ان کے کچھ کامیاب امیدوار آر جے ڈی میں شامل ہو گئے، لیکن اس کامیابی نے یہ ثابت کر دیا کہ اے آئی ایم آئی ایم بہار کی سیاست میں مسلم ووٹ پر اثر انداز ہونے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ اگر آئندہ انتخابات میں اے آئی ایم آئی ایم دوبارہ سیمانچل اور دیگر مسلم اکثریتی علاقوں میں سرگرم ہو گئی، تو آر جے ڈی اور کانگریس کو مسلم ووٹوں کے حوالے سے سخت نقصان ہو سکتا ہے، کیونکہ یہی ووٹ مہاگٹھ بندھن کا بنیادی سہارا رہے ہیں۔ تیجسوی یادو نے ماضی میں بھی واضح طور پر اے آئی ایم آئی ایم کو مہاگٹھ بندھن میں شامل کرنے سے انکار کیا تھا۔ ان کے مطابق اویسی کی جماعت سیکولر ووٹ کو تقسیم کرتی ہے، اور بالآخر اس کا فائدہ بی جے پی کو ہوتا ہے۔ یہ بات 2020 کے انتخابی نتائج سے بھی ثابت ہوئی، جہاں سیمانچل کی بعض نشستوں پر اے آئی ایم آئی ایم کے امیدواروں نے اتنے ووٹ حاصل کیے کہ اگر وہ ووٹ آر جے ڈی یا کانگریس کو ملتے، تو گٹھ بندھن وہاں جیت سکتا تھا۔ تیجسوی یادو کی حکمتِ عملی کا واضح مقصد مسلم ووٹ کو متحد رکھنا ہے اور کسی بھی دوسری سیکولر یا مذہبی جماعت کو اس حلقے میں داخل ہونے سے روکنا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ بہار کے آئندہ انتخابات میں یہ تمام عوامل کس طرح اثر انداز ہوں گے۔ اگر پرشانت کشور کی جن سوراج 5 سے 10 فیصد ووٹ حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتی ہے، اور اے آئی ایم آئی ایم سیمانچل میں اپنی سابقہ کارکردگی دہرانے میں کامیاب رہتی ہے، تو مہاگٹھ بندھن کے لیے راہیں مشکل ہو جائیں گی۔ فی الحال مہاگٹھ بندھن کی سب سے بڑی امید یہ ہے کہ اس کے ووٹرز میں بی جے پی مخالف جذبات بدستور مضبوط ہیں، اور اگر یہ جذبات برقرار رہے تو ووٹ تقسیم ہونے کے بجائے ایک ہی خیمے میں جانے کا امکان ہے۔

Published By: Ulama Foundation Nepal, Bhairahwa, Rupandehi Lumbini Pradesh Nepal, Reg: 372860
Email:- weeklynepalurdutimes@gmail.com, Web site: www.nepalurdutimes.com, Contact:- +91 8795979383, +977 9817619786, +9779821442810

"امام احمد رضا اور اسرائیلی روایات" مطالعاتی میز سے

✍ افسر العلیمی

امام احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کی حیات ظاہری میں اور آپ کے وصال کے بعد بھی متعدد لوگوں نے رضویات کے مختلف گوشوں پر تحقیقی و تصنیفی کام انجام دیے اور ہنوز کئی دہائیوں سے یہ سلسلہ جاری ہے؛ بایں ہمہ اب بھی بہت سے اہم گوشے تشنۂ تصنیف وبیاں ہیں۔ اُنہیں میں سے ایک اہم گوشہ اسرائیلی روایات سے متعلق اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری بریلوی قدس سرہ کی تحقیقات کا بھی ہے جس پر ماہرین رضویات کے مطابق ابھی تک کوئی کام نہیں ہوا تھا۔

زیرِ نظر کتاب ''اِمام احمد رضا اور اسرائیلی روایات'' اسی عظیم کمی کی تکمیل کرتی ہوئی استاذ گرامی وقار حضرت علامہ مفتی کمال احمد علیمی نظامی دام ظلہ العالی کی انتہائی باکمال اور عمدہ تصنیف ہے؛ جسے آپ نے فتاویٰ رضویہ، الملفوظ شریف اور دیگر کتبِ اعلیٰ حضرت میں اِمام احمد رضا خان قادری بریلوی قدس سرہ کی بکھری ہوئی تحقیقات کو انتہائی جاں فشانی اور عرق ریزی کے ساتھ سمیٹ کر مرتب فرمائی ہے۔ یہ اس کتاب کا چوتھا ایڈیشن ہے۔ اس سے پہلے تین ایڈیشن (ایک ہندوستان اور دو پاکستان سے سال ۲۰۲۱ء میں) چھپ کر عوام وخواص سے داد و تحسین حاصل کر چکے ہیں۔

کسی بھی کتاب کی پہچان اُس کے موضوع یا مصنف سے ہی ہوتی ہے۔ اس کتاب کا موضوع جتنا خاص، اہم اور شان دار ہے، اس کے مصنف بھی اتنے ہی باکمال (اسم با مسمی)، باصلاحیت اور بہترین قلم کار و مصنف ہیں۔ ماہر زبان و قلم ہونے کے ساتھ ساتھ درس وتدریس میں بھی اعلیٰ درک رکھتے ہیں۔ ۱۷۶ /صفحات پر مشتمل یہ کتاب بنیادی طور پر تین ابواب میں منقسم ہے۔ پہلے باب میں مبادیات کے تحت مصنف باوقار نے پہلے اپنی تصنیف لطیف کا انتساب کچھ عظیم ہستیوں کی طرف کرنے کے بعد اپنے والدین کریمین کی بارگاہ میں خراجِ عقیدت پیش کیا ہے۔ پیش لفظ کے طور پر کچھ ابتدائی مفید باتیں بیان کی ہیں۔ اس کے بعد ۱۲/ سے ۲۰ صفحات تک مختلف اصحاب علم و فضل نے کتاب پر اپنے تاثرات دیتے ہوئے کتاب کی اہمیت وافادیت کو اُجاگر فرمایا ہے۔ اور یوں باب اول کا اختتام ہوتا ہے م مکمل حضرت علامہ غلام سید علی علیمی صاحب کی انتہائی تحقیقی و معلوماتی تقدیم کے نذر ہے، جس میں آپ نے اسرائیلیات کے تعارف، اسلامیات میں ان کی در اندازی، توریت و انجیل کی تاریخ، اسرائیلیات کے مشہور روات اور دیگر موضوعات پر سیر حاصل بحث کر کے کتاب کی اہمیت وافادیت میں چار چاند لگا دیے ہیں۔ باب سوم سے اصل کتاب کی ابتدا ہوتی ہے جو تین حصوں میں منقسم ہے

۱) ابتدائیہ: اس میں اسرائیلیات کا تعارف، تفسیر میں اسرائیلیات کی آمیزش، اسرائیلیات کی اقسام، اسرائیلیات کے اصل مصادر اور پھر ان پر اِمام اہل سنت کے نظریات وغیرہ پر بہترین گفت گو کی گئی ہے۔

۲) امام احمد رضا کے نزدیک مردود اسرائیلی روایات: اس حصے کے تحت قصہ ہاروت و ماروت، یاجوج ماجوج کی تخلیق، رفع عیسیٰ علیہ السلام، قصہ حضرت ایوب علیہ السلام، قصہ حضرت یوسف علیہ السلام، تابوت سکینہ، کشتی نوح اور نکاح حضرت مریم علیہا السلام وغیرہ کے تعلق سے مردود و باطل اسرائیلی روایات کی اِمام اہل سنت کی کتابوں کی روشنی میں تردید وتغلیط کی گئی ہے۔

۳) امام احمد رضا کے نزدیک مقبول اسرائیلی روایات: اس کے تحت ان اسرائیلی روایات کو بیان کیا گیا ہے جو اِمام اہل سنت کے نزدیک مقبول ہیں۔ مثلا: استغفار آدم علیہ السلام، حضرت ادریس علیہ السلام کا واقعہ، کوہ قاف اور زلزلہ کا سبب، حضرت ایوب علیہ السلام کی زوجہ مقدسہ کا واقعہ، بلعم باعور کا قصہ اور بخت نصر کا واقعہ وغیرہ

حاصل کلام یہ ہے کہ کتاب نہایت علمی و تحقیقی اور اپنے موضوع پر بے مثال ہے۔ اسلوب بیان اس قدر سادہ اور عام فہم ہے کہ قاری بالکل بھی اکتاہٹ کا شکار نہیں ہوتا بلکہ پڑھتا ہی چلا جاتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ کتاب علما و طلبا، عوام و خواص سب کے لیے یکساں مفید ہے۔ اس لیے بالخصوص رضویات سے دلچسپی رکھنے والے حضرات ضرور اسے اپنی لائبریری کی زینت بنائیں۔ خواہش مند حضرات مصنف کتاب سے رابطہ کر کے آسانی سے حاصل کر سکتے ہیں۔

عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیغام محبت

از: محمد شمیم احمد نوری مصباحی
خادم: دار العلوم انوار مصطفیٰ
سہلاؤ شریف، باڑمیر (راجستھان)

انسان کی زندگی کا سب سے قیمتی سرمایہ اس کا دل ہے، اور دل کی سب سے عظیم دولت محبت ہے۔ محبت وہ قوت ہے جو انسان کو معمولی سے غیر معمولی بناتی ہے، غلام کو آقا کے قدموں میں فخر عطا کرتی ہے، اور خاک نشین کو افلاک کا ہم نشین بنا دیتی ہے۔

لیکن سوال یہ ہے کہ دل کی یہ انمول متاع کس کے لیے وقف کی جائے؟ یقیناً صرف ایک ہی جواب ہے: وہ ہستی جو وجہِ وجودِ کائنات، فخرِ موجودات، اور محبوبِ ربِ ذوالجلال ہیں... یعنی ہم سب کے آقا، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

قرآن کا اعلانِ محبت:

اللہ تعالیٰ نے قرآن میں اعلان فرمایا: "النبي أولى بالمؤمنين من أنفسهم" (الاحزاب:6)

یعنی "نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مومنوں کے اپنے نفس سے بھی زیادہ قریب اور محبوب ہیں۔"

یہ اعلان ہمیں بتاتا ہے کہ اللہ رب العالمین کی وحدانیت کے بعد سب سے بڑی دولت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اور آپ کی اطاعت ہے۔ یہی ایمان کی اصل روح اور دین کی جان ہے۔ یعنی کوئی بھی شخص اس وقت تک کامل مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ حضور کو اپنے والدین، اولاد یہاں تک کہ دنیا کی ساری چیزوں سے زیادہ محبوب نہ بنا لے۔

م حمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت دینِ حق کی شرطِ اوّل ہے اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے یہ حقیقت ہے کہ محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایمان کا پہلا اور بنیادی تقاضا ہے۔

اسی تناظر میں شاعر مشرق ڈاکٹر اقبال نے عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت کو ان الفاظ میں بیان کیا:

قوتِ عشق سے ہر پست کو بالا کر دے
دہر میں اسمِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اجالا کر دے

یعنی عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ طاقت ہے جو غلام کو فاتح، کمزور کو غالب، اور اندھیروں کو روشنی میں بدل دیتی ہے۔

محبت کا اظہار:

محبت چھپائے نہیں چھپتی۔ محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی دل، زبان اور عمل میں ظاہر ہوتی ہے۔ جب ایک مسلمان پوری سچائی سے کہتا ہے:

I Love Mohammad" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" تو یہ صرف ایک نعرہ نہیں، بلکہ ایمان کی گواہی، عہدِ وفا اور روح کی گہرائیوں سے نکلی صدا ہوتی ہے۔

موجودہ حالات اور پُرامن احتجاج:

آج دنیا کے مختلف خطوں میں مسلمان عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جذبے کے تحت پُرامن جلوس و اجتماعات نکال رہے ہیں۔ ان جلوسوں کا مقصد کسی کو تکلیف دینا نہیں، بلکہ اپنے ایمان کے تقاضے کے مطابق یہ اعلان کرنا ہے کہ: " I Love Mohammad صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" ہمیں اپنے نبی سے پیار، محبت، اور الفت وعقیدت ہے کیونکہ جس نبی کا ہم کلمہ پڑھتے ہیں ان سے ہم دل وجان سے محبت کرتے ہیں اور اس محبت کا اظہار کرنا یہ ہم مسلمانوں اور آقا کی غلاموں کا حق ہے۔

لیکن افسوسناک بات یہ ہے کہ بعض جگہوں پر ان پُرامن اجتماعات کو روکنے کے لیے انتظامیہ کی طرف سے لاٹھی چارج، گرفتاریاں اور سخت کارروائیاں کی جا رہی ہیں۔ یہ رویہ نہ صرف غیر منصفانہ ہے بلکہ آئینی و جمہوری حقوق کے بھی خلاف ہے۔ ہماری گزارش ہے کہ حکومت وانتظامیہ مسلمانوں کے ان پُرامن اجتماعات کو احترام کی نظر سے دیکھے۔ کیونکہ یہ جلسے و جلوس نفرت نہیں بلکہ محبت کا پیغام لے کر نکلتے ہیں، اور محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ اعلان دلوں کو جوڑنے والا ہے، توڑنے والا نہیں۔

اگر کہیں بد نظمی ہو تو اس کی اصلاح کی جائے، مگر اظہارِ عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فطری اور ایمانی حق کو سلب کرنا انسانیت، انصاف اور آزادیٔ اظہار کے خلاف ہے۔

حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ اور راہِ اسلوب

قسط اول

✍ از قلم: محمد حسن علیمی
مدرسہ قمر العلوم لہرولی نول پراسی نیپال

الا ان اولیاء اللہ لاخوف علیھم ولاھم یحزنون (پارہ۱۱، رکوع۱۲)

ترجمہ سن لو بیشک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف اور نہ کچھ غم۔ (کنز الایمان)

ہم سب کے بڑے پیر سیدنا غوث پاک رضی اللہ عنہ سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اخلاق و عادات کے مظہر کامل ہیں اسی لئے اولیاء عظام اور علماء کرام نے آپ کی بارگاہ غوثیت میں نذر عقیدت پیش کیا اور اپنی قسمت چمکانے کیلئے آپ کی شان و عظمت کو یوں بیان کیا کہ میرے مولی حضرت سیّدنا غوث اعظم شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر غمزدہ اور پریشاں حال کی دستگیری فرماتے مفلس و قلاش لوگوں کی مدد فرماتے بڑوں کی عزت اور چھوٹوں پہ شفقت فرماتے لوگوں کی کوتاہیوں کو عفو در گزر فرماتے خدمت کرنے والوں کو نذر و نیاز اور تحفہ عطاء فرمایا کرتے تھے امیر ہوں یا غریب سب کی دعوت قبول فرمایا کرتے بھوکوں کو کھانا کھلانا اور محتاج یتیم اور بیواؤں کی حاجت پوری کرنا آپ کے کرم خاص میں شامل تھا۔

جود وسخا کا یہ عالم تھا کہ ایک ہی مجلس سے متعدد لوگوں کو ولایت کے مقام اور منصبۂ جلیلہ پر فائز کر دیا کرتے تھے شریعت کی اس قدر پابندی کی خلاف شرع کام انجام دینے والوں کو للکار کر خلاف شرع امور سے روکتے اور آپ کبھی بھی کوئی کام نام ونمود کے لیے نہیں کیا کرتے کوئی بھی کام انجام دیتے تو خالص لوجہ اللہ۔

مذکورہ بالا اوصافِ جمیلہ کے علاوہ بہت سارے اوصاف اور اخلاق وعادات کے حامل تھے

معزز قارئین۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ یوں تو اس خاک دان گیتی پر بہت سارے اولیاء و مشائخ کو اللہ رب العزت نے پیدا کیا اور تا قیامت یہ نورانی و عرفانی سلسلہ جاری رہے گا لیکن جماعت اولیا و مشائخ میں جو مقام و مرتبہ میرے بڑے پیر غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حاصل ہے وہ ہر ولی کو حاصل نہیں۔

نسب مبارک

نام مبارک: سید عبد القادر رضی اللہ عنہ
کنیت: ابو محمد
لقب: محی الدین، غوث اعظم، محبوب سبحانی، پیران پیر دستگیر
مقام ولادت: ایران کا ایک شہر گیلان (جیلان)
تاریخ ولادت: یکم رمضان المبارک 470 ہجری
تاریخ وصال: 11 ربیع الآخر 561 ہجری
مزار مبارک: بغداد شریف
عمر مبارک: 91 سال
والد ماجد: حضرت ابو صالح موسی جنگی دوست رضی اللہ عنہ ہے
والدہ ماجدہ: ام الخیر فاطمہ ثانی

بڑے پیر غوث پاک رضی اللہ تعالی عنہ خاندانی شرافت اور نسبی وجاہت کے اعتبار سے حسنی سید بھی ہیں اور حسینی سید بھی ہیں والد ماجد کی جانب سے آپ کا شجرہ نسب حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالی عنہ سے ملتا ہے اور والدہ ماجدہ کی جانب سے اپ کا سلسلہ نسب حضرت امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ سے جا کر ملتا ہے.

اسی مضمون کی عکاسی کرتے ہوئے بریلی کے تاج دار امام عشق و محبت اعلی حضرت رضی اللہ تعالی عنہ یوں بیان فرماتے ہیں۔

تو حسینی حسنی کیوں نہ ہو محی الدین
اے خضر مجمع بحرین ہے چشمہ تیرا۔

جب سیدنا عبد القادر جیلانی کو مرتبہء غوثیت و مقام محبوبیت سے نوازا گیا تو ایک دن جمعہ کی نماز میں خطبہ دیتے وقت اچانک آپ پر ایک کیفیت طاری ہو گئی اور اسی وقت زبانِ فیض سے یہ کلمات جاری ہوئے: قدمی ھذا علی رقبة کل ولی اللہ کہ میرا قدم تمام اولیاء اللہ کی گردن پر ہے۔

آپ بچپن کا مبارک

تمام اولیائے کرام اور علمائے اسلام اس بات پر متفق ہیں کہ سیدنا غوثِ اعظم عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ مادر زاد یعنی پیدائشی ولی ہیں.

بچپن میں عام طور سے بچے کھیل کود کے شوقین ہوتے ہیں لیکن آپ بچپن ہی سے لہو و لہب سے دور رہے۔ آپ کا ارشاد ہے کہ 'جب بھی میں بچوں کے ساتھ کھیلنے کا ارادہ کرتا تو میں سنتا تھا کہ کوئی کہنے والا مجھ سے کہتا تھا اے برکت والے، میری طرف آجا''۔

ولایت کا علم

ایک مرتبہ بعض لوگوں نے سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ کو ولایت کا علم کب ہوا؟ تو آپ نے جواب دیا کہ دس برس کی عمر جب میں مکتب میں پڑھنے کے لئے جاتا تو ایک غیبی آواز آیا کرتی تھی افسحوا الولی اللہ جس کو تمام اہلِ مکتب بھی سُنا کرتے تھے کہ ''اللہ کے ولی کے لئے جگہ کشادہ کر دو''۔

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا
اونچے اونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا

علما فرماتے ہیں کہ '' اللہ تعالیٰ رحمتیں دینے والا، سید الانبیا رحمت عالم مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تقسیم فرمانے والے اور اُولیائے کرام اور علمائے دین اِس کا ذریعہ ہیں'' اللہ تعالیٰ کی معرفت کے لئے علما و مشائخ نے ایک خوبصورت اور زریں اُصول یہ پیش کر دیا ہے کہ بارگاہِ ربوبیت تک رسائی آقائے دوجہاں سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعے اور بارگاہِ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم تک رسائی اُولیا اللہ کے ذریعہ سے ہی ممکن ہے اِن اولیا اللہ کی صف اول میں صحابہ کرام اور اہلِ بیت اطہار رضوان اللہ علیھم اجمعین شامل ہیں اِن کے بعد تابعین، ائمہ مجتھدین، ائمہ شریعت وطریقت کے علاوہ صوفیاء اتقیاء اور دیگر اولیاء بھی شامل ہیں۔

اولیا کرام تو بہت ہوئے اور قیامت تک ہوتے رہیں گے لیکن اِس میں کوئی شک وشبہ کی گنجائش نہیں کہ علم و فضل، کشف و کرامات، مجاہدات وتصرفات اور حسب ونسب کی بعض خصوصیات کی وجہ سے حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کو اولیاء کی جماعت میں جو خصوصی امتیاز حاصل ہے وہ کسی اور کو نہیں۔ خالقِ کائنات اللہ رب العزت جن خوش نصیب بندوں کو مقام ولایت عطا فرماتا ہے اُن کی ولایت کو کبھی زائل نہیں فرماتا ہے۔

جاری۔۔۔۔۔۔

این۔ای۔بی امتحان میں طالب علم حبیب القادری کی شاندار کامیابی!

کاٹھمانڈو (ابو امجد امجدی):

یہ نہایت مسرت وشادمانی کی بات ہے کہ نیپال کے ضلع مہوتری، بھنگہا نگر پالیکا، رام نگر برتا کے رہائشی اور علمی گھرانے سے تعلق رکھنے والے طالب علم مفتی محمد حبیب القادری صمدی مسعودی ابن محمد ادریس میاں نے حالیہ این۔ای۔بی۔ (ایس۔ایل۔سی) امتحان میں نمایاں نمبرات کے ساتھ شاندار کامیابی حاصل کی ہے۔

مفتی حبیب القادری نے ابتدائی تعلیم نیپال اور ہندوستان کے مختلف مدارس سے حاصل کرنے کے بعد جامعہ صمدیہ پھپھوند شریف (ضلع اوریا، یوپی، انڈیا) سے عالمیت و فضیلت مکمل کی۔ پھر جامعہ عبد اللہ بن مسعود (کولکاتا) میں تخصص فی الفقہ مکمل کیا اور ۲۰۲۱ء میں دستارِ تحقیق وافتاء سے نوازے گئے۔ اس دوران ان کے مقالات و مضامین ہندو پاک اور نیپال کے اخبارات و رسائل میں شائع ہوتے رہے۔ مزید اعلیٰ تعلیم کے لیے جامعہ ازہر (قاہرہ، مصر) تشریف لے گئے۔ چند مہینوں کے بعد ایس۔ای۔ای کا امتحان دینے کے لیے وطن واپس آئے، شری سیکینڈری اسکول (سیتاپور، بھنگہا نگر پالیکا، ضلع مہوتری) سے ایس۔ای۔ای کا امتحان دیا اور شاندار کامیابی حاصل کی۔ بعد میں ایس۔ایل۔سی کا ارادہ بنا تو کاٹھمانڈو تشریف لے گئے اور گرامین

آدرش ملٹیپل کیمپس میں اسکالرشپ پر داخلہ حاصل کیا، جہاں انہوں نے پوری توجہ اور دلچسپی کے ساتھ تعلیم حاصل کی۔ تعلیم کے ساتھ ساتھ ان کی تحریری خدمات (اردو، نیپالی اور انگلش) نے بھی علمی حلقوں میں خاص مقام حاصل کیا۔

حالیہ این۔ای۔بی۔ (ایس۔ایل۔سی) امتحان میں انہوں نے ۲.۸۵ (۷۱.۲۵) جی۔پی۔اے کے شاندار نمبرات کے ساتھ اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوایا۔

قابل ذکر بات یہ ہے کہ مفتی حبیب القادری بنیادی طور پر مدرسہ فیلڈ سے تعلق رکھتے ہیں اور عالمیت، فضیلت اور تخصص فی الفقہ کی اعلیٰ اسناد رکھتے ہیں۔ لکھنؤ بورڈ سے منشی، مولوی، عالم اور کامل بھی مکمل کیے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے اسکول بورڈ کے امتحان میں بھی نمایاں کامیابی حاصل کر کے ثابت کر دکھایا کہ اگر انسان عزم، حوصلہ اور محنت سے کام کرے تو دینی و عصری دونوں میدانوں میں کامیابی حاصل کی جاسکتی ہے۔

اہلِ علاقہ، اساتذہ اور احباب نے اس کامیابی پر دلی مبارکباد پیش کی ہے اور روشن مستقبل کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا ہے۔

نیپال اردو ٹائمز کی پوری ٹیم کی جانب سے میں انہیں مبارکباد پیش کرتا ہوں، اور نیک خواہشات کا اظہار کرتا ہوں۔

جمعہ کا تقدس اور احتجاج کا لائحہ عمل

جمعہ کا دن اسلام میں ایک روحانی اجتماع، اصلاحِ احوال وافکار اور اتحاد بین الامت کا دن ہے۔ یہ دن محض ایک نماز کی ادائیگی کا موقع نہیں بلکہ امت مسلمہ کے قلبی واجتماعی ربط و ضبط کا مظہر ہے——

ایسے میں اگر یہی دن احتجاجی مظاہروں، نعرہ بازی، سڑکوں کی غیر قانونی بندش اور بعض اوقات تصادم کی نذر ہو جائے تو سوال پیدا ہوتا ہے——

کیا ہم اس دن کے تقدس کو سمجھ پائے ہیں؟ کیا ہمارے پاس دوسرے ایام نہیں جن میں ایسے امور انجام پائیں؟

در اصل ہمارے معاشرے میں ایک قابل افسوس رواج بنتا جا رہا ہے کہ جیسے ہی کوئی مذہبی غیرت یا دینی جذبات سے جڑا واقعہ پیش آتا ہے، ہمارے قائدین کی جانب سے احتجاج کی کال جمعہ کے دن دی جاتی ہے——

بلاشبہ مسلمان اپنے نبی کریم ﷺ سے شدید محبت رکھتے ہیں، اور آپ سے عشق و محبت کے اظہار واقرار میں کسی قسم کی رکاوٹ یا کسی بھی گستاخی یا بے ادبی پر خاموش نہیں رہ سکتے۔

یہ غیرتِ ایمانی ہمارے ایمان و ایقان کا حصہ ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا اس غیرت کے اظہار کے لیے جمعہ ہی کے دن کا انتخاب ضروری ہے؟

کیا ہم جان کائنات ﷺ کی عزت و حرمت کی حفاظت کے لیے ایسا طریقہ اختیار نہیں کر سکتے جو حبیب کائنات ﷺ کے دین کے دوسرے پہلوؤں کو متاثر نہ کرے؟ کیا بہتر نہیں کہ ایک منظم، سنجیدہ، اور نتیجہ خیز لائحہ عمل کے تحت کسی اور دن احتجاج کیا جائے، تاکہ جمعہ کا دن مخصوص عبادات کے لیے مخصوص رہے؟ اور کسی بھی طرح اس مخصوص عبادت میں حکومت کی گندی نظر نہ پڑے——

اور ہاں احتجاج اگر نبی کریم ﷺ کے لیے ہے، تو اس کا طریقہ بھی حضور ﷺ کی سنت اور اسوہ حسنہ کے مطابق ہونا چاہیے، بدر واحد سے لے کر صلح حدیبیہ جیسے واقعات پیش نظر رہنا چاہیے، نبی رحمت ﷺ نے ہمیں تہذیب و تمدن، تفکر و تدبر، اور صبر و استقلال کے ساتھ آواز بلند کرنا سکھایا ہے۔ اگر ہم اُن کی عزت وناموس کی حفاظت کرنا چاہتے ہیں تو ان کے طریقوں کو بھی اپنانا ہوگا——

جمعہ کے دن سڑکوں کا بند ہونا، اور بعض اوقات پولیس یا مخالفین سے تصادم کے خطرات وہ مناظر ہیں جو احتجاج کی روح کو مجروح کر دیتے ہیں۔ نہ صرف ہمارے دین کا چہرہ بگڑتا ہے بلکہ اس کا فائدہ بھی دشمنانِ اسلام کو پہنچتا ہے، جو ہمیں شدت پسند اور بد نظم قوم کے طور پر پیش کرنا چاہتے ہیں وہ اپنے ایجنڈے کی ترسیل میں کامیاب ہو جاتے ہیں——

لہٰذا ضرورت اس بات کی ہے کہ عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور دینی وملی جذبات کا اظہار ضرور ہو، مگر ایک منظم اور مؤثر حکمتِ عملی کے ساتھ۔ قائدین ملت اسلامیہ، علماء ذوی الاحترام اور مذہبی و سماجی تنظیمیں مل کر کوئی ایسا دن اور طریقہ طے کریں جو مؤثر بھی ہو اور پرامن بھی۔ ہمیں سوچنا ہوگا کہ احتجاج کا اصل مقصد کیا ہے جذبات کا وقتی اظہار ہے یا دیرپا نتائج کا حصول؟

اگر ہم واقعی حضور سید کونین ﷺ سے محبت کرتے ہیں تو ہمیں اُن کے دین اور دن دونوں کا ادب کرنا ہوگا——

ابن التہذیب
محمد آصف نوری
مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی

محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے تقاضے

راقم الحروف: ڈاکٹر محمد عبدالسمیع ندوی

(اسسٹنٹ پروفیسر)
مولانا آزاد کالج آف آرٹس،
سائنس اینڈ کامرس اورنگ آباد
موبائل نمبر
9325217306:

محبت انسانی زندگی کا سب سے حسین جذبہ ہے، لیکن جب یہ محبت رسول اکرم ﷺ کے ساتھ ہو تو یہ ایمان کا بنیادی حصہ اور روحِ دین قرار پاتی ہے۔ اللہ تعالی نے قرآن کریم میں فرمایا: قُلْ إِنْ كَانَ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ وَإِخْوَانُكُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ وَأَمْوَالٌ اقْتَرَفْتُمُوهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسَاكِنُ تَرْضَوْنَهَا أَحَبَّ إِلَيْكُمْ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَجِهَادٍ فِي سَبِيلِهِ فَتَرَبَّصُوا حَتَّى يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرِهِ (التوبہ: 24)

اس آیت سے واضح ہوتا ہے کہ ایمان کے کمال کے لیے رسول اللہ ﷺ کی محبت ہر چیز پر غالب ہونی چاہیے۔ جیسا کہ شاعر نے کہا ہے۔

اس کے ایمان میں ہے یقینا کمی
جس کے دل میں نبی کی محبت نہیں

موجودہ حالات اور محبتِ رسول ﷺ:

آج افسوسناک حقیقت یہ ہے کہ جب امت کے زخموں پر مرہم رکھنے کے بجائے نمک چھڑکا جا رہا ہے، ناموسِ رسالت ﷺ کو بار بار نشانہ بنایا جا رہا ہے، ایمان والوں کے دل چھلنی کیے جا رہے ہیں، اور I Love Muhammad ﷺ کہنے کو جرم سمجھا جا رہا ہے، تو ایسے حالات میں سوشل میڈیا پر یہ صدا دل کو سکون ضرور دیتی ہے۔ یہ نعرہ ایمان کا ترجمان اور غلامیِ رسول ﷺ کا مظہر ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ کیا یہ کافی ہے؟ کیا صرف زبان سے I Love Muhammad ﷺ کہنا ہی محبت کا ثبوت ہے؟ اگر دعویٰ محبت کے باوجود نماز چھوڑ دی جائے، نگاہیں بے حیائی میں ڈوبی رہیں، بازاروں میں جھوٹ اور دھوکہ دہی کا چلن عام ہو، گھروں میں غفلت اور دنیا کی محبت کا سایہ ہو، تو یہ کیسی محبت ہے؟ یہ تو صرف ایک وقتی فریب ہے، ایک خود ساختہ دھوکہ ہے۔

محبت کے حقیقی تقاضے: محبتِ رسول ﷺ کے کچھ لازمی تقاضے ہیں جو ہر مسلمان کی عملی زندگی میں جھلکنے چاہئیں:

اتباعِ سنت: نبی اکرم ﷺ کی زندگی ہر شعبہ؟ حیات میں ہمارے لئے کامل نمونہ ہے۔ عبادات ہوں یا معاملات، اخلاق ہوں یا عائلی زندگی—— محبت کا اصل ثبوت سنت پر عمل ہے۔

اطاعتِ اوامر: اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے احکام کو ماننا اور ان پر عمل کرنا محبت کا لازمی جز ہے۔ اطاعت کے بغیر محبت کا دعویٰ کھوکھلا ہے۔ کثرتِ درود و سلام: درود وسلام محبت کی زبان ہے۔ یہ نہ صرف قلب کو سکون دیتا ہے بلکہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تعلق کو تازہ کرتا ہے۔ دین کی نصرت وخدمت: محبت کا تقاضا یہ ہے کہ انسان اپنی صلاحیتیں، وقت اور وسائل دینِ اسلام کی سربلندی کے لئے وقف کرے۔ یہ وہ عملی قربانی ہے جس کے بغیر محبت کا دعویٰ بے جان ہے۔ اخلاقِ نبوی اپنانا: رسول اکرم ﷺ کے اخلاق عظیم تھے۔ سچائی، دیانت، انصاف، عفو و درگزر، اور انسانیت کی خدمت—— یہ سب محبت کی روح ہیں۔ جیسا کہ ایک اور شاعر نے حقیقت کو یوں بیان کیا۔

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

ہماری کمزوری: آج امت کا سب سے بڑا المیہ یہ ہے کہ ہم نے محبت کو رسم بنا دیا ہے اور غلامی کو نعروں تک محدود کر دیا ہے۔ ہماری مساجد ویران، ہمارے اعمال زنگ آلود، اور ہماری زندگیاں سنت سے خالی ہیں۔ دشمن ہماری نسلوں کو ایمان سے دور کر رہا ہے اور ہم محض ہیش ٹیگز پر مطمئن ہیں۔

عملی انقلاب کی ضرورت: حقیقی محبت یہ ہے کہ I Love Muhammad ﷺ صرف ایک جملہ نہ رہے بلکہ ایک عملی تحریک بن جائے۔ یہ نعرہ ہماری نمازوں کی پابندی، ہماری نگاہوں کی حیا، ہماری زبان کی پاکیزگی، ہمارے کاروبار کی دیانت، ہمارے گھروں کی طہارت اور ہماری زندگی کے ہر پہلو میں جھلکنا چاہیے۔ حدیث شریف میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ (بخاری و مسلم) ترجمہ: ”تم میں سے کوئی اس وقت تک کامل مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اسے اس کے والد، اولاد اور سب انسانوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔“ اے جوانو! اب وقت ہے کہ زبانی دعوؤں کو چھوڑ کر عملی محبت اختیار کرو، اپنے نعروں کو کردار کا آئینہ بناؤ، اپنی غفلت کو بیداری میں بدلو، اور اپنی زندگیاں سیرتِ طیبہ کا عکس بنادو۔ دنیا دیکھ لے کہ I Love Muhammad ﷺ محض ایک نعرہ نہیں بلکہ ایک انقلاب ہے، ایک طرزِ حیات ہے، اور یہی انقلاب امت کو پھر سے عروج عطا کرے گا۔

☆☆☆

نئی نسل کا زوال یا شعور کا فقدان؟ اسلامی تجزیات کے آئینہ میں

پریس ریلیز
نیپال اردو ٹائمز
بقلم محمد عادل ارریاوی

قارئین کرام! آج ہم ایک ایسے دور میں جی رہے ہیں جہاں جدیدیت کی چکا چوند نے نوجوان ذہنوں کو الجھا کر رکھ دیا ہے۔ اخلاق وکردار کی پختگی دینی شعور اور اُمت کی فلاح جیسے الفاظ محض کتابوں کی زینت بنتے جا رہے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ کیا یہ واقعی نئی نسل کا زوال ہے؟ یا صرف شعور اور رہنمائی کا فقدان؟

موجودہ دور مغربی فکر وفلسفہ اور مادی نظاموں کے غلبے کا دور ہے۔ مغرب کی موجودہ فکر نے اِنسانیت پر صرف اپنے گہرے اثرات ہی نہیں مرتب کیے بلکہ حیاتِ انسانی کو اپنے مطلوبہ سانچوں کے مطابق ڈھالا بھی ہے جس کی وجہ سے اَقدار و روایات کا مضبوط نظام تہہ وبالا ہو کر رہ گیا ہے۔ اِنسانیت بڑی سخت معنوی تبدیلیوں سے گزر رہی ہے۔ ان کٹھن اور تلخ حالات نے سب سے زیادہ مسائل ہمارے مسلم نوجوانوں کے لئے پیدا کئے ہیں جو ایک ایسے دین کے پیروکار ہیں جو اپنے دائمی اور عالمگیر ہونے کا دعویٰ کرتا ہے جو اپنی تعبیر میں لا محدود وسعتوں کا قائل ہے ایسے دین کی اِتباع میں اس سے غیر متعلقہ پیوند کاری کی کیسے گنجائش نکل سکتی ہے؟

ایک اَلمیہ یہ ہے کہ وہ اپنے ماحول اور معاشرے میں اپنی دینی ثقافت کا رنگ بھی نہیں پاتا۔ اس کے پاس اَسلاف سے رشتہ و ناطہ جوڑنے کا صرف ایک ہی ذریعہ ہے یعنی وہ لٹریچر جو اَسلاف نے اپنے دور کے تقاضوں کو ملحوظ خاطر رکھ کر تیار کیا تھا۔ بالعموم ہمارے مسلم نوجوان ان مسائل کا شکار ہیں کیونکہ بوڑھوں کی زندگی جن سانچوں میں ڈھلی ہوئی تھی وہ اپنے دور کے فکری تقاضوں کے بقدر ہم آہنگ تھے۔ وہ انہیں پہ کاربند ہیں اور انہی کے مطابق رہنا چاہتے ہیں۔ چاہے حالات کا طوفان جس طرف بھی بہہ جائے جبکہ نوجوان ہر آنے والی تبدیلی کا بری طرح شکار ہوتے ہیں۔

آج امتِ مسلمہ جن چیلنجز سے دوچار ہے ان میں سب سے بڑا چیلنج ہماری نوجوان نسل کی تباہی اور بربادی ہے یہی نوجوان کل کے معمار رہنما اور قوم کے سپاہی ہیں مگر بدقسمتی سے آج انہیں گمراہی بے راہ روی فکری انتشار اخلاقی زوال اور مغربی ثقافت کی اندھی تقلید نے اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے

اگر بغور جائزہ لیا جائے تو نوجوانوں کی گمراہی واِنحراف کے کئی اَسباب سامنے آتے ہیں کیونکہ نوجوانی کی عمر ہی ایک ایسی عمر ہے جس میں انسان پر جسمانی فکری اور عقلی حیثیت سے بڑی تیزی سے تبدیلیاں رونما ہو رہی ہوتی ہیں۔ اِنسانی جسم نشوونما اور اِرتقا کی طرف گامزن ہوتا ہے۔ ہر لمحہ نئے تجربات اور تازہ احساسات عقل وفکر کے دریچے کھولتے جاتے ہیں۔ پھر اس کے ساتھ ساتھ شعور واِدراک کی نت نئی منازل بھی طے ہونا شروع ہو جاتی ہے جس کی بنا پر انسان سوچ وفکر کی نئی راہیں متعین کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ دوسری طرف جذبات کی شدت فیصلوں میں عجلت پر مجبور کرتی ہے۔ ان اَحوال میں نوجوانوں کو ایسے مربیوں کی ضرورت ہوتی ہے جو اعلیٰ اور لطیف حکمت و بصیرت کے ساتھ اِعتدال کا دامن اُن کے ہاتھ سے چھوٹنے نہ دیں۔ بڑے احتیاط اور صبر و تحمل کے ساتھ صراطِ مستقیم کی طرف لے چلیں۔ اب ہم ایک مربی کے لیے ہم ان پانچ اَہم ترین اَسباب کا ذکر کرتے ہیں جو آج کل کے نوجوانوں کے بگاڑ میں نمایاں کردار اَدا کرتے ہیں تاکہ بعد میں حسبِ حال اِصلاح ممکن ہو سکے۔

سب سے پہلی اور بنیادی وجہ قرآن وسنت سے دوری ہے۔ نوجوان نسل دین کے بنیادی عقائد فرائض اور اخلاقی اصولوں سے ناواقف ہوتی جا رہی ہے۔ جب دل میں اللہ کا خوف نہ رہے تو انسان کو برائی میں کوئی رکاوٹ محسوس نہیں ہوتی۔

نوجوانوں کی تباہی وہلاکت کا اہم ترین سبب فراغت ہے۔ جسم انسانی کو اللہ تعالی نے اصلاً متحرک وفعال بنایا ہے۔ لہٰذا اس کی ساخت اور کیفیت تقاضا کرتی ہیں کہ یہ ہر دم حرکت میں رہے۔ حرکت کا تعطل اس کے لیے فکری عقلی بلکہ ظاہری اِعتبار سے بھی زہر قاتل ہے۔ فکری پراگندگی واِنتشار ذہنی رذالت وسطحیت مجاہدانہ اُلوالعزمی کی بجائے کم حوصلگی خواہشاتِ نفسانی اور وساوس شیطانی فراغت کے ہی کرشمے ہیں کیونکہ جسم نے تو اپنے تقاضے کے مطابق حرکت میں رہنا ہی ہے۔ اب وہ حرکت بالخصوص اس وقت جب اسے شدتِ جذبات کی پشتیبانی بھی حاصل ہو تو بجائے مثبت اور تعمیری کاموں پر لگنے کے وہ منفی اور تخریبی

اُمور سرانجام دیتی ہے۔ جس سے معاشرتی بگاڑ پیدا ہوتا ہے اور مسلّمہ اَقدار کی بے حرمتی ہونا شروع ہو جاتی ہے۔

سوشل میڈیا، فلموں، ڈراموں، فیشن، اور لادینی نظریات نے ہمارے نوجوانوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔ وہ اسلامی شناخت پر فخر کرنے کے بجائے مغربی انداز کو ترقی سمجھنے لگے ہیں۔

والدین واساتذہ کی غفلت

تربیت کا نظام کمزور ہو چکا ہے۔ والدین اور اساتذہ صرف دنیاوی تعلیم پر زور دیتے ہیں مگر کردار سازی اور روحانی تربیت کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ ہمارے تعلیمی ادارے طلبہ کو صرف روزگار کے قابل بنانے کی فکر کرتے ہیں مگر انہیں انسانیت دین داری اور اخلاق کے زیور سے آراستہ نہیں کرتے۔

جب نوجوان کے پاس کوئی واضح ہدف نہ ہو تو وہ ہر اس راستے پر چل پڑتا ہے جو وقتی مزہ دے۔ نشہ فحاشی گیمز اور دیگر لغویات میں وقت اور صلاحیتیں ضائع ہو جاتی ہیں

سے نوجوان طبقہ فکری طور پر اِسلام کے بارے میں بہت سی بدگمانیوں کا شکار ہوا ہے۔ چنانچہ مغربی فلسفے کے تمام اِعتراضات کو اگر پیش نظر رکھا جائے تو اسلام کے حوالے سے مجموعی طور پر یہ تاثر ابھرتا ہے کہ اسلام ایک ایسا دین ہے جو انسان کی آزادی سلب کر کے اسے فکری و عملی لحاظ سے قید کر کے رکھ دیتا ہے ترقی کے دروازے مسدود کر دیتا ہے صلاحیتوں پر بندشیں عائد کر دیتا ہے اور انسان کو دقیانوس بنا دیتا ہے۔ یہی وہ اعتراض و خدشات ہیں جو دورِ جدید کے نوجوانوں کے قلب وذہن پر طاری ومسلط ہو جاتے ہیں جس کی وجہ سے وہ اسلام سے بباطن یا بظاہر اظہارِ بیزاری اور برات کا اظہار کر دیتا ہے۔ نعوذ باللہ

نوجوان وہ فصل ہے جسے جیسا بویا جائے ویسا ہی کاٹا جائے گا۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ امت کا مستقبل روشن ہو تو ہمیں آج کے نوجوان کو سنوارنا ہوگا۔ انہیں علم کردار دین حیا غیرت محنت اور تقویٰ کا پیکر بنانا ہوگا۔ یہی ان کی دنیا وآخرت کی کامیابی ہے اور یہی امتِ مسلمہ کی بقا کا راز۔

اس تحریر کے مطابق نوجوانی ایک حساس عمر ہے جس میں مربی رہنما اور فکری رہنمائی کی شدید ضرورت ہوتی ہے۔ اگر اس عمر میں نوجوانوں کی درست تربیت نہ کی جائے تو وہ گمراہی کی طرف مائل ہو جائیں گے۔

اللہ ربّ العزت تمام امت مسلمہ کو دین صحیح سمجھ عطا فرمائے ان کو بے جا خرافات سے لغویات سے مکمل حفاظت فرمائے آمین ثم آمین یارب العالمین

جہان میں جو بھی ہے سارے سارا مصطفیٰ کا ہے

یہ رنگ و نور سے روشن نظارہ مصطفیٰ کا ہے
جہاں میں جو بھی ہے سارے کا سارا مصطفیٰ کا ہے

فرشتے آمنہ کے گھر میں جب جھولا جھلاتے تھے
تو خود جبریل نے صدقہ اتارا مصطفیٰ کا ہے

نبی کے نام پر ہم جان بھی قربان کردیں گے
ہمیں ناموس اپنی جاں سے پیارا مصطفیٰ کا ہے

کوئی اس سے الجھنے کی حماقت کر نہیں سکتا
جسے حاصل زمانے میں سہارا مصطفیٰ کا ہے

فلک کا چاند یہ کہنے لگا سارے ستاروں سے
کہ ہم دو ٹکڑے ہوجائیں اشارہ مصطفیٰ کا ہے

صحابہ کی جماعت میں ابو بکر و عمر جیسا
نظر آتا ہے جو روشن ستارا مصطفیٰ کا ہے

اے فیضی اس لیے ہم غم کی لہروں سے نہیں ڈرتے
ہمیں معلوم ہے ہر اک کنارہ مصطفیٰ کا ہے

محمد فرقان فیضی
امام احمد رضا لائبریری
برہم پوری سرلاہی نیپال

Published By: Ulama Foundation Nepal, Bhairahwa, Rupandehi Lumbini Pradesh Nepal, Reg: 372860
Email:- weeklynepalurdutimes@gmail.com, Web site: www.nepalurdutimes.com, Contact:- +91 8795979383, +977 9817619786, +9779821442810

حضرت مولانا افضل حسین مصباحی، لوکہاوی کچھ یادیں کچھ باتیں

محمد رضا قادری مصباحی نقشبندی

۲، ربیع الآخر ۱۴۴۷ھ مطابق ۲۵، ستمبر ۲۰۲۵ء بروز پنجشنبہ کو شام میں یہ خبر واٹس ایپ کے ذریعے پڑھنے کو ملی کہ ضلع مدھوبنی کے مردم خیز قصبہ لوکہا سے تعلق رکھنے والے معروف عالم دین حضرت مولانا حافظ وقاری الحاج افضل حسین مصباحی جو عرف عام میں مولانا افضل امام مصباحی حبیبی کے نام سے معروف تھے، طویل علالت کے بعد دہلی کے اپولو ہاسپٹل میں اللہ کو پیارے ہو گئے، اس خبر کو سن کر سکتہ کی کیفیت طاری ہو گئی۔ میں نے ''اناللہ وانا الیہ راجعون'' پڑھا۔ اور مرحوم کے حوالے سے گہرے تفکرات میں ڈوب گیا، ان سے تقریبا ہر بار لوکہا کے سفر میں ملاقات، گفت وشنید اور باہمی تبادلۂ خیالات کے لمحات کو یاد کرنے لگا، مولانا افضل امام مرحوم سے ہماری ملاقات اور شناسائی کا دائرہ دو دہائیوں پر محیط ہے۔ جب آپ کے قصبہ لوکہا میں ۲۰۰۴ء میں میری شادی ہوئی اس وقت سے ہی آمد ورفت کا نہ ختم ہونے والا ایک سلسلہ قائم ہو گیا۔ ہمارے خسر محترم الحاج محمد رفیق برکاتی صاحب کے گھرانے سے ان کے گھرانے کا ایک گہرا ربط و تعلق پہلے سے قائم تھا اس رشتۂ مودت اور تعلق کے اعتبار سے ان کے چچا حضرت مفتی عابد حسین قادری مصباحی، مفتی جھارکھنڈ، شیخ الحدیث مدرسہ فیض العلوم جمشید پور اور ان کے دوسرے بھائی جناب حامد رضا صاحب کو چچا کہہ کر بلاتے ہیں۔

میں جب بھی لوکہا جاتا خواہ ایک دن کا ہی قیام کیوں نہ ہو، حضرت مولانا افضل امام مرحوم کی دکان پر ضرور ایک بار ان سے ملاقات کے لیے حاضر ہوتا اور وہ پرتپاک انداز میں مجھ سے ملتے، میرے لیے ناشتہ منگواتے، چائے اور پان کا اہتمام ضرور کرتے۔ دیر تک کسی نہ کسی دینی اور علمی مسئلے پر ان سے گفتگو ہوتی رہتی۔ کبھی کبھی ہدایہ کی عبارت لفظ بلفظ پڑھ کر سناتے اور کہتے مولانا مجھے ہدایہ کی عبارتیں ابھی تک یاد ہیں۔ اس سے ان کی قوت استحضار کا اندازہ ہوتا۔ وہ بڑے ذہین اور نکتہ رس انسان تھے۔ پوری زندگی نہایت سادگی کے ساتھ گذار دی۔ کرتا، پاجامہ اور رام پوری ٹوپی عموماً پہنا کرتے تھے۔ یہی ان کی پوشاک تھی۔ تکلف اور تصنع سے بہت دور رہے۔ مختلف پروگراموں میں ہمارا اور ان کا ساتھ بیٹھنا ہوا۔ میں نے دیکھا ان کی تقریر اپنے موضوع پر نہایت مدلل اور مختصر ہوا کرتی تھی۔ لفاظی کرنا ان کی عادت میں شامل ہی نہیں تھا، گذشتہ تین سالوں سے ہم لوگوں کی ملاقات نہیں ہو سکی تھی۔ وجہ یہ ہے کہ اس عرصہ میں اپنی گوناگوں مصروفیات کے باعث میں نے لوکہا کا سفر نہیں کیا۔ بلکہ گذشتہ سال عرس حضور حافظ ملت کے موقع پر اپنے خسر محترم کو ہی یہاں بلا لیا تاکہ بچوں سے ان کی ملاقات ہو جائے۔

مولانا افضل امام کے خاندانی پس منظر کے بارے میں شاید اکثر حضرات کو معلوم نہ ہوگا، ان کی زندگی کے نشیب وفراز کو سمجھنے کے لیے خاندانی بیک گراؤنڈ کا جاننا نہایت ضروری ہے۔

مولانا مرحوم نے جس خانوادہ میں آنکھیں کھولیں وہ اس خطے کا علمی، دینی اور صاحب وجاہت خانوادہ تھا۔ جہاں علمی وروحانی بصیرت پہلے سے موجود تھی، آپ کا شجرۂ نسب کچھ اس طرح ہے۔

مولانا افضل حسین مصباحی حبیبی ابن شیخ عبدالحق رضوی (۱۹۴۰ء - ۲۰۱۶ء) ابن مناظر اہل سنت، تلمیذ رشید محدث احسان علی فیض پوری، مرید حضور حجۃ الاسلام، مولانا محمد یونس رضوی حامدی (۱۹۲۲ء - ۱۹۹۲ء) ابن شیخ محمد ابراہیم ابن شیخ حسین بخش ابن شیخ مولانا بخش۔

آپ کا خاندان محمد پور، موتی پور، ضلع مظفر پور سے ہجرت کر کے لوکہا میں آباد ہوا۔ آپ کے جد اعلیٰ مولانا بخش کی قبر موتی پور ہی میں موجود ہے۔ مولانا مرحوم کے دادا مولانا یونس رضوی کے دادا شیخ حسین بخش انگریزی عہد حکومت میں پولیس والوں سے کسی معاملے میں نزاع ہو جانے کے سبب تین پولیس والوں کا کام تمام کر کے جان بچا کر سرحدی علاقے کی طرف آئے، اور سرحد پر واقع بستی لوکہا کو اپنی جائے سکونت بنایا۔ پھر یہیں آپ کی نسل پھلی پھولی۔

شروع ہی سے آپ کا خاندان، جرأت، بہادری اور حمیت وغیرت دینی میں ممتاز رہا۔ آپ کے دادا مولانا محمد یونس رضوی مرحوم دربھنگہ کمشنری کے منتخب علما میں سے ایک تھے۔ آپ کی اعلیٰ تعلیم وتربیت مدرسہ منظر اسلام بریلی شریف سے ہوئی۔ اور وہیں سے فارغ التحصیل بھی ہوئے، قیام بریلی ہی کے زمانے میں آپ نے حضور حجۃ الاسلام کے ہاتھ پر شرف بیعت حاصل کیا۔ مختلف مقامات پر دین کی خدمت انجام دی۔ انہیں میں ایک مدرسہ ''لطیفیہ بحر العلوم کٹیہار'' بھی ہے، جس زمانے میں حضور ملک العلما وہاں تدریسی فریضہ انجام دے رہے تھے، آپ بحیثیت مدرس وہاں موجود تھے۔ آپ کے کٹیہار میں قیام کا زمانہ (۱۹۶۰ء - ۱۹۵۹ء) کا ہے۔ مولانا افضل امام کے والد شیخ عبدالحق اپنے تمام بھائیوں اور بہنوں میں سب سے بڑے تھے۔ میں نے ان کی زیارت کی ہے۔ بہت جری اور شجاع انسان تھے۔ آپ کے چچا حضرت مفتی عابد حسین مصباحی اس عہد کے یکتائے روزگار عالم دین اور فقیہ ہیں، ظاہر وباطن کا سنگم ہیں، درجنوں کتابوں کے مصنف اور مرتب ہیں، فقہ وفتاویٰ، افتا وقضا آپ کا خاص میدان ہے، حضور قائد اہل سنت علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ آپ کی ذات پر بے پناہ اعتماد فرمایا کرتے تھے۔ مفتی صاحب اخلاص، توکل، صبر وشکر اور زہد و ورع کے اعلیٰ صفات سے متصف ہیں۔

جن کو اس زمانے میں باعمل عالم دین کو دیکھنا ہو وہ آپ کی صحبت کا فیض اٹھائے۔ جب بھی مبارک پور آتے ہیں اس فقیر کو ضرور یاد کرتے ہیں، سسرالی نسبت سے وہ ہمارے خسر ہوتے ہیں اس وجہ سے اور بھی زیادہ محبت فرماتے ہیں۔

اس طرح مولانا افضل امام کو ایک دینی وعلمی خاندان نصیب ہوا اور وہ گھرانہ ملا جس کو اعلیٰ حضرت امام اہل سنت کے گھرانے سے کئی پشتوں سے نسبت غلامی حاصل ہے۔

مولانا افضل امام اپنے نو بہنوں اور بھائیوں میں سب سے بڑے تھے۔ ابتدائی تعلیم اپنے دادا الحاج محمد یونس رضوی سے حاصل کی۔ پھر جامعہ حنفیہ غوثیہ جنک پور، نیپال میں داخلہ لیا اور وہاں سے اکتساب علم کیا۔ حفظ قرآن کے لیے ۱۹۷۷ء میں مرکز علم وادب الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور میں داخلہ لیا اور حضرت حافظ قاری جمیل احمد عزیزی کی بافیض بارگاہ سے حفظ قرآن مکمل کیا۔

اس کے بعد درس نظامی کی تکمیل کے لیے کامل نو سال آپ نے جامعہ اشرفیہ میں گزارے اور ۱۹۸۷ء میں درجۂ فضیلت سے فارغ ہوئے۔ اپنی ذہانت وفطانت کے سبب اپنی جماعت میں پہلی پوزیشن آپ کو حاصل تھی۔

روحانی نسبت کے لیے آپ نے ہندوستان کی ایک مرتاض اور مرنجان مرنج شخصیت کا انتخاب کیا جن کو دنیا مسیحائے سنیت، مجاہد ملت، علامہ حبیب الرحمٰن عباسی رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے جانتی ہے۔

حضور مجاہد ملت کے دست مبارک پر بیعت ہو کر سلسلۂ قادریہ رضویہ میں نسبت حاصل کی، اور اس نسبت سے حبیبی کہلائے۔

اگر آپ کسی درسگاہ سے وابستہ رہتے تو آج ان کے ہزاروں تلامذہ ہوتے مگر شان درسگاہی پر شانِ تجارت کو ترجیح دی اور اپنے ہی گھر میں آپ نے ہارڈویر اور میٹریل کی ایک بڑی دکان کھولی اور بڑی خودداری اور عزت نفس کے ساتھ تجارت میں مصروف رہے۔

آپ کا نظریہ تھا کہ دین کی خدمت فی سبیل اللہ ہونی چاہیے اور کسب معاش کے لیے کوئی جائز ذریعہ معاش ہونا چاہیے۔

ایک تاجر کی حیثیت سے سنت مصطفوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر عمل کرتے ہوئے ایمان داری اور دیانت کے ساتھ آپ نے تجارت فرمائی۔

آج ہمارے درمیان گو بظاہر وہ موجود نہیں تاہم وہ ہماری جلوت وخلوت میں زندہ ہیں، ان کی یادیں، ان کی باتیں، ان کے حسن اخلاق اور ان کے ملنے کا طریقہ ہمارے ذہنوں میں تازہ ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے، ان کے صغائر وکبائر معاف فرمائے، ان کی تربت پر شب وروز رحمت وغفران کی بارش فرمائے اور ہم میں ان کے امثال پیدا فرمائے۔

محمد رضا قادری مصباحی نقشبندی
خادم تدریس جامعہ اشرفیہ، مبارک پور
یکم اکتوبر، ۲۰۲۵ء، بروز چہار شنبہ /۸، ربیع الآخر ۱۴۴۷ھ

نوٹ: خاندانی بیک گراؤنڈ سے متعلق تفصیلات میں نے فقیہ عصر مفتی محمد عابد حسین قادری کی تالیف ''تجلیات مولانا یونس رضوی'' سے اخذ کی ہیں۔ مزید تفصیل کے لیے اس کتاب کی طرف رجوع کریں

مدارس کے طلبہ اور غفلت کا المیہ

بہت ہی سنجیدگی اور متانت کے ساتھ آج مجھے یہ کہنا پڑ رہا ہے کہ آخر ہمارے مدارس کے طلبہ کہاں جا رہے ہیں؟ ہم سب دور دراز کا سفر طے کر کے مدرسہ آتے ہیں تاکہ دینِ متین کی تعلیم حاصل کریں، مگر افسوس! یہاں آکر نہ پڑھائی کرتے ہیں، اور نہ ہی مقصدِ تعلیم کو پورا کرتے ہیں، بلکہ بعض طلبہ نے مدرسے کو کھیل تماشے کی جگہ بنا رکھا ہے۔ مدرسے کے چمن کو علم کے گلابوں سے مہکنا تھا، مگر افسوس! آج یہ کانٹوں اور خار زاروں میں بدلتا جا رہا ہے۔ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ بہت سے بچے فری فائر کھیلنے میں وقت ضائع کرتے ہیں، کھلے عام گندی اور فحش ویڈیوز دیکھتے ہیں، اور رات رات بھر اپنی گرل فرینڈز سے چیٹنگ اور کالنگ میں لگے رہتے ہیں (معاذ اللہ)۔ یہ سب ایسی مہلک بیماریاں ہیں جو علم ودین سے غفلت میں ڈال دیتی ہیں۔

یاد رکھو! جس قوم کے طالبِ علم غفلت کے بستر پر سو جائیں، اُس قوم کی تقدیر کا جنازہ خود اُٹھ جاتا ہے۔ حد تو یہ ہے کہ بزرگانِ دین کی وہ عظیم کتابیں، جو برکتوں اور فیوض و برکات کا سرچشمہ ہیں، ان کے سامنے بیٹھ کر بھی یہ بے ہودہ مشغلے جاری رہتے ہیں (معاذ اللہ)۔ یہی سبب ہے کہ ہم ان کتابوں کے فیوض سے محروم، اور ان کے معانی و مطالب کو سمجھنے سے قاصر رہ جاتے ہیں۔ کتابیں چیخ چیخ کر کہہ رہی ہیں: ہمیں پڑھو! مگر ہم اپنے کانوں کو موبائل کی فحش دھنوں میں بہرا کر بیٹھے ہیں۔ ہمارے ذہنوں میں یہ خیال بیٹھ گیا ہے کہ آخر کار ہمیں صرف امامت و خطابت کرنی ہے، لیکن یاد رکھو! کل یہی سوچ ہمیں دھوکہ دے سکتی ہے۔ اگر ہم نے اپنی فکر نہ بدلی تو آنے والے دور میں باصلاحیت اور حقیقی علماء ڈھونڈنا دشوار ہو جائے گا، جو درس وتدریس کا حق ادا کر سکیں۔ اُمت کے نونہال اگر یہی روش اپنائیں گے تو کل مساجد میں امام تو ہوں گے، مگر علم کا نور ڈھونڈنے سے بھی نہ ملے گا۔ آج ہمیں باتیں یاد کیوں نہیں رہتیں؟ اس کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ ہم انہیں لکھتے نہیں ہیں۔ جیسا کہ کہا گیا ہے: مَن کَتَبَ حَفِظَ، وَمَن لَم یَکتُب نَسِيَ (جس نے لکھ لیا اُس نے محفوظ کر لیا، اور جس نے نہ لکھا وہ بھول گیا)۔

میرے مشفق ومہربان استاذ، حضرت علامہ مفتی نعیم القادری (حفظہ اللہ تعالیٰ) اکثر درسگاہ میں ارشاد فرماتے ہیں: "جو بات اچھی لگے اُسے اپنی ڈائری میں لکھ لیا کرو۔" اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضرت کے اس فرمان پر عمل کرنے، اپنے اساتذہ کی تعظیم و تکریم بجالانے، علمِ دین حاصل کرنے، اس پر عمل کرنے، اور والدین کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

از: محمد نقی انجم رضوی، کشن گنج بہار
متعلم: دار العلوم مظہر اسلام، بریلی شریف (یوپی)

شفافیت کی آڑ میں حق رائے دہی پر سوالیہ نشان

سرحدوں پر بہت تناؤ ہے کیا؟
کچھ پتا کرو، چناؤ ہے کیا؟

جب بھی ہندوستان میں الیکشن کا وقت قریب آتا ہے تو حکومت کی جانب سے کسی نہ کسی نئی سازش یا اقدام کا اعلان ضرور کیا جاتا ہے۔ عوام کو الجھانے اور ان کی توجہ اصل مسائل سے ہٹانے کے لیے نت نئے جال بچھائے جاتے ہیں۔ کبھی نوٹ بندی کے نام پر عوام کو پریشان کیا جاتا ہے، کبھی CAA اور NRC کے نام پر، اور اب SIR کے نام پر۔ سوال یہ ہے کہ آخر ان سب غیر ضروری اور پیچیدہ اقدامات کی ضرورت کیوں پیش آتی ہے؟ کیا ان سے حکومت یا عوام کو کوئی حقیقی فائدہ پہنچا ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ ایسے اقدامات صرف حکومت کے ووٹ بینک کو مضبوط کرنے اور اقتدار کی کرسی بچانے کے لیے کیے جاتے ہیں، جبکہ عوامی مسائل کو یکسر نظرانداز کر دیا جاتا ہے۔

حال ہی میں ریاست بہار میں ووٹر لسٹ کی غیر معمولی مشق، جسے (Special Intensive Revision (SIR کا نام دیا گیا ہے، اسی سلسلے کی ایک کڑی معلوم ہوتی ہے۔ ریاست میں چند ماہ بعد اسمبلی انتخابات ہونے والے ہیں، اور الیکشن کمیشن نے ووٹر لسٹ کی نظر ثانی کا پروگرام 25 جون سے شروع کر کے 26 جولائی تک مکمل کرنے کی ہدایت دی۔ سوال یہ ہے کہ اتنے کم وقت میں اتنے بڑے پیمانے پر نظر ثانی کیسے ممکن ہے؟

الیکشن کمیشن ایک خود مختار ادارہ ہے جس کی اولین ذمہ داری صاف وشفاف انتخابات کرانا ہے۔ لیکن موجودہ اقدام اپنی آئینی ذمہ داریوں کو پس پشت ڈال کر عوام کو بلاوجہ زحمت میں ڈالنے کے مترادف ہے۔ کیا یہ بہتر نہ ہوتا کہ ایسی تیاری پہلے سے کی جاتی تاکہ شہریوں کو گھبراہٹ اور دشواری کا سامنا نہ کرنا پڑتا؟ مزید یہ کہ 22 سال بعد ووٹر لسٹ پر خصوصی نظر ثانی کی کیا فوری ضرورت پیش آگئی؟

2011ء کی مردم شماری کے مطابق بہار کی آبادی 10 کروڑ سے زائد ہے۔ اتنی بڑی آبادی کے لیے چند ہفتوں میں ووٹر لسٹ کی مکمل اور درستگی پر مبنی نظر ثانی ایک ناقابل فہم بات ہے۔ اس سے قبل جب 2002ء میں ووٹر لسٹ کی نظر ثانی کی گئی تھی تو تقریباً دو سال سے زیادہ کا وقت لگا تھا، حالانکہ اس وقت ریاست کی آبادی موجودہ نسبت سے کہیں کم تھی۔ الیکشن کمیشن نے ووٹر لسٹ میں شامل رہنے کے لیے چند دستاویزات کو لازمی قرار دیا ہے، لیکن حیرت انگیز طور پر آدھار کارڈ، پین کارڈ، راشن کارڈ، منریگا جاب کارڈ اور ڈرائیونگ لائسنس کو قابل قبول نہیں مانا گیا۔ اس کے برعکس پیدائش کا سرٹیفکیٹ، اسکول سرٹیفکیٹ یا دیگر ایسے دستاویز مانگے گئے ہیں جو عوام کی بڑی تعداد کے پاس موجود ہی نہیں۔

اعداد و شمار کے مطابق بہار میں محض 8.2 فیصد افراد کے پاس پیدائش کا سرٹیفکیٹ ہے، جبکہ اسکول کے سرٹیفکیٹ صرف 12 سے 13 فیصد لوگوں کے پاس ہیں۔ ایسے حالات میں لاکھوں افراد ووٹر لسٹ سے باہر ہو جائیں گے اور اپنا حقِ رائے دہی استعمال نہیں کر سکیں گے۔ مزید حیرت کی بات یہ ہے کہ چند برس قبل الیکشن کمیشن نے آدھار کارڈ کو ووٹر آئی ڈی سے جوڑنے کی بھرپور مہم چلائی تھی، مگر آج اسی آدھار کارڈ کو ناقابلِ قبول قرار دے دیا گیا ہے۔ یہ تضاد بذاتِ خود شکوک و شبہات کو جنم دیتا ہے۔ الیکشن کمیشن کے نئے قواعد بالخصوص غریب، دیہی اور پسماندہ طبقے کے لیے نہایت پریشان کن ہیں۔ جن کے پاس ایک وقت کی روٹی کا بندوبست مشکل ہو، وہ اپنے کاغذات کہاں سے لائیں گے؟ کسان طبقہ کھیتی باڑی میں مصروف ہے، ان کے لیے چند دنوں میں ایسے نایاب دستاویزات جمع کرنا کیسے ممکن ہوگا؟

ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ووٹر لسٹ کی اس خصوصی نظر ثانی کے پردے میں دراصل NRC جیسے متنازع اقدامات کو نافذ کرنے کی تیاری کی جا رہی ہے۔ یہ بھی بعید از امکان نہیں کہ اس عمل کے ذریعے لاکھوں افراد کو ووٹر لسٹ سے باہر کر کے بہار کے انتخابی نتائج پر اثر انداز ہونے کی کوشش کی جائے۔

یہ طرزِ عمل صرف عوام کو پریشان کرنے کا نہیں بلکہ ہندوستانی جمہوریت کو کمزور کرنے کا بھی خطرناک منصوبہ ہے۔ بی جے پی اور آر ایس ایس کی پالیسیوں کو دیکھتے ہوئے یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ الیکشن کمیشن کو استعمال کر کے عوامی حقِ رائے دہی پر قدغن لگائی جا رہی ہے۔ یہ جمہوریت کو محدود کر کے چند طبقات کے ہاتھوں میں اقتدار دینے کی کھلی سازش ہے۔ نتیجہ اور تجویز ہماری رائے یہ ہے کہ الیکشن کمیشن کو چاہیے کہ عوام کو مناسب وقت دے تاکہ وہ ضروری دستاویزات تیار کر سکیں۔ اس کے علاوہ بنیادی اور عام دستاویزات، جیسے آدھار اور راشن کارڈ، کو لازمی تسلیم کیا جائے۔ اگر نظر ثانی کا عمل واقعی ناگزیر ہے تو اسے آئندہ سال تک مؤخر کیا جائے تاکہ انتخابی ماحول میں بدنظمی اور بدامنی پیدا نہ ہو۔ بہار کے عوام کے حقِ رائے دہی کی حفاظت کرنا صرف ایک ریاستی ضرورت نہیں، بلکہ یہ ہندوستانی جمہوریت کے مستقبل کی بقا کا مسئلہ ہے۔

زین العابدین قرطبی انسٹیٹیوٹ آف اکیڈمک ایکسیلینس روحیا، کشن گنج، بہار

مفتی بدرالدین مصباحی حافظ ملت ایوارڈ سے سرفراز۔

خلیل آباد حلقہ میں خوشی کی لہر، علماء نے مبارک باد پیش کی

پریس ریلیز
نیپال اردو ٹائمز
سنت کبیر نگر (اخلاق احمد نظامی)

رضائے مصطفےٰ نوجوان میلاد کمیٹی مدینہ مسجد نہرو نگر، منگلور کرناٹک کے زیر اہتمام پندرہ سو سالہ جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مناسبت سے منعقد پروگرام میں تحصیل خلیل آباد ضلع سنت کبیر نگر کے معروف عالم دین مولانا مفتی بدرالدین مصباحی خلیفہ حضور تاج الشریعہ و حضور محدث کبیر بانی مرکز ضیاء السنہ منگلور کو اولاد رسول حضور غیاث ملت سید شاہ غیاث الدین احمد قادری ترمذی جانشین خانقاہ محمدیہ کالپی شریف اتر پردیش کے مقدس ہاتھوں سے حضور حافظ ملت ایوارڈ سے نوازا گیا جس کی اطلاع پر جہاں مولانا مفتی بدرالدین مصباحی کے اساتذہ و تلامذہ اور عقیدت مندوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی تو وہیں ضلع سنت کبیر نگر کے اہل سنت والجماعت حلقہ میں بے پناہ مسرت وشادمانی دیکھی جا رہی ہے اس موقع بدر الفقہاء کے استاذ گرامی مولانا الحاج حیدر علی اشرف سابق صدر

مدرس دار العلوم رضویہ اہلسنت دساواں نے مسرت وشادمانی کا اظہار کرتے ہوئے کہا مفتی بدرالدین مصباحی کو حافظ ملت ایوارڈ ملنے پر میں دل کی گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتا ہوں اور دعویٰ کرتا ہوں کہ یہ ایوارڈ نہ صرف ان کی محنت، لگن، اور علمی خدمات کا اعتراف ہے بلکہ شعبۂ افتاء اور مرکز ضیاء السنہ کے لیے بھی ایک بے مثال اعزاز ہے۔ ایسے لمحات کسی بھی تعلیمی ادارے کے علمی وقار کو بلند کرتے ہیں اور شاگردوں کے لیے ایک درخشاں مثال قائم کرتے ہیں مولانا اشرفی نے کہا کہ مفتی بدرالدین مصباحی کے اندر وہ تمام خوبیاں موجود ہیں جو کسی بھی علمی رہنما کا خاصہ ہوتی ہیں۔ ان کی محنت، افتاء اور نثری ادب پر گہری گرفت، اور اپنے فن سے محبت نے انہیں اس اعلیٰ مقام تک پہنچایا۔ یہ ایوارڈ اس بات کا ثبوت ہے کہ وہ اپنی علمی قابلیت اور تحقیقی صلاحیتوں کے ذریعے افتاء کے افق پر روشن ستارہ بن کر چمک رہے ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی کامیابیوں کا سلسلہ مزید وسیع کرے اور ان کے علم وہنر سے آئندہ نسلیں بھی فیض یاب ہوں۔ یہ کامیابی ان کے لیے نئی بلندیوں کی جانب ایک سنگِ میل ثابت ہو، اور وہ افتاء کے میدان میں مزید کامیابیوں کے علم بلند کریں

مولانا اختر حسین قادری، قاری اخلاق احمد نظامی، حافظ نعمان اشرف، مولانا فیضان اشرف نظامی ازہری مولانا نذیر الدین نظامی وغیرہ نے بھی مفتی بدرالدین مصباحی کو حافظ ملت ایوارڈ ملنے پر خوشی کا اظہار کیا ہے اور مبارک باد پیش کی ہے

اپنی نگارشات ومضامین ہمارے وہاٹشپ ارسال کریں
+918795979383-
-+977 9817619786
+91 7398 208 053

Published By: Ulama Foundation Nepal, Bhairahwa, Rupandehi Lumbini Pradesh Nepal, Reg: 372860
Email:- weeklynepalurdutimes@gmail.com, Web site: www.nepalurdutimes.com, Contact:- +91 8795979383, +977 9817619786, +9779821442810